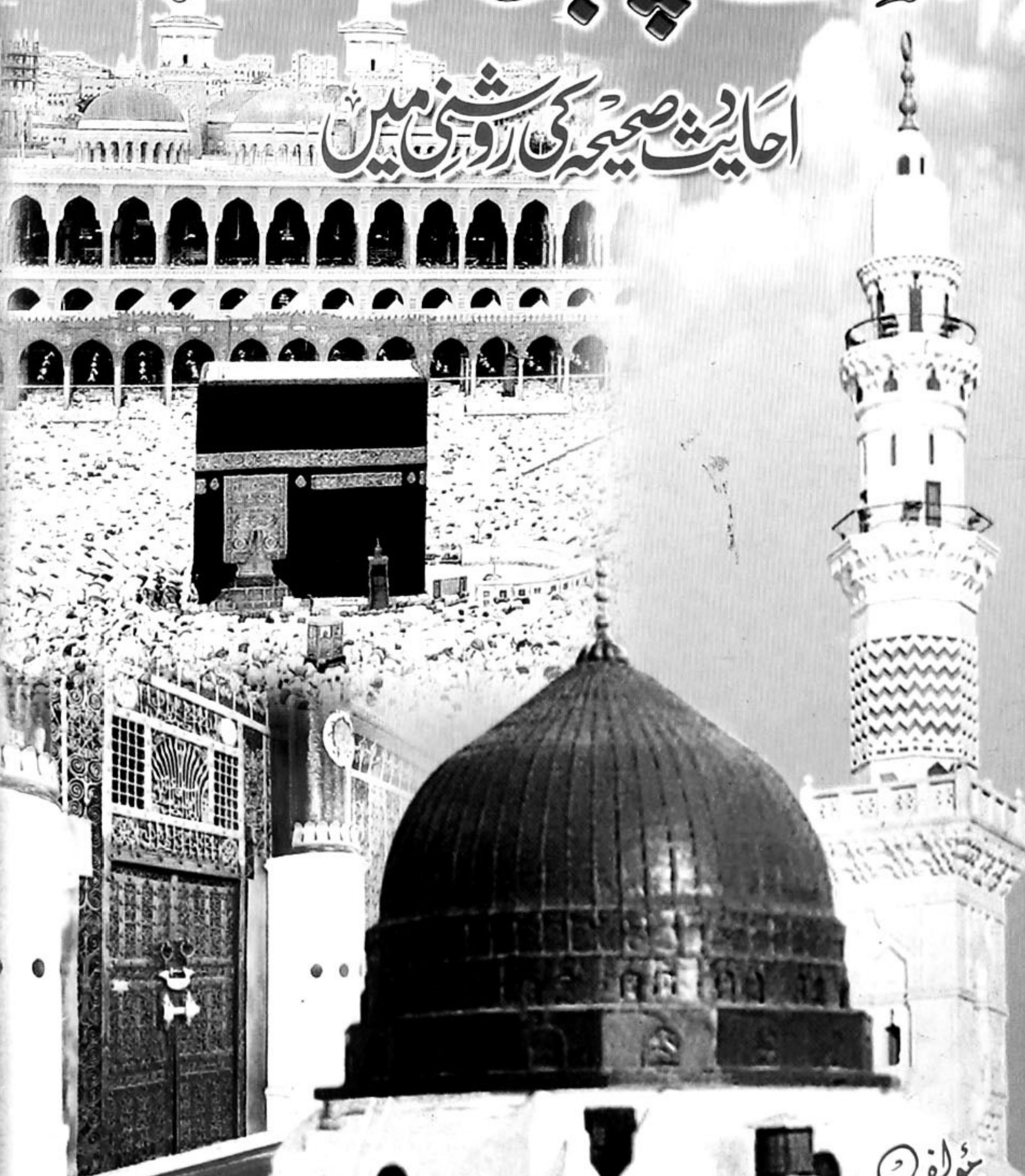


صَلَوَاتٌ كَمَا رَأَيْتُ مُولَى الصَّلَوةِ

صلوات انتظامیانہ

احادیث صحیحہ کی روشنی میں



القائم بالکیدمی کلپی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُوْلَف

صَلَوَاتٌ كَمَا يُؤْمِنُ إِلَيْهِ

مِنْ سَبَقَتْ كَانَ
أَحَادِيثُ صَاحِبِ الْجَامِعِ



بِرْلَانْد
جَعْلَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

الْفَالْمَلِكُ كَيْدَنِي كَلْجَي

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : مذکور پنج گانہ، احادیث صحیحہ کی روشنی میں

اشاعت اول : ربیعہ ۱۴۲۵ھ ستمبر 2004ء

قیمت : 70 روپے

کمپوزنگ : مولانا ناصر خان چشتی (ایڈیٹر ماہنامہ النعیم)، مولانا منظور احمد کار ساز

شارع کردہ : الفائز لکنڈ میں کلچر 0300-2723319

طبعات : فیر فین پر لیس، اردو بازار، کراچی - 2625369

﴿ادارہ کی مطبوعات مندرجہ ذیل پتوں سے مل سکتی ہیں﴾

۱) مکتبہ غوثیہ پرانی سبزی منڈی، کراچی۔

۲) ضیاء القرآن پبلیکیشنز انفال سینٹر اردو بازار، کراچی۔

۳) دارالعلوم زینت الاسلام سعید آباد، کراچی۔

۴) جامع ربانیہ غوثیہ اصحابی ٹاؤن، نزد فریال اسکول ماؤل کالونی، کراچی۔

۵) جامع مسجد مدینہ، سیکھر-E بھٹائی کالونی، کورنگی کراسنگ، کراچی۔

۶) جامع مسجد مدینہ میں بازار عظیم پورہ، کراچی۔

افتساب

میں اپنی اس کاوش کو اس ذاتِ گرامی سے منسوب کرتے ہوئے فخر محسوس کرتا ہوں
جنہوں نے مجھے ہاتھ تھام کر زندگی کے نشیب و فراز پر چلنا سکھایا

جو جو میری آئیڈیل شخصیت ہیں

جن کی جہدِ مسلسل مجھے یہاں تک لے آئی

جو اس تحریر کے اصل محرک بنے

جنہوں نے ہر مشکل وقت میں میری دستگیری فرمائی

جو

خود حافظ قرآن ہیں اور حافظ گر بھی

شمیس القراء ہیں اور قراء گر بھی

رجل عظیم ہیں اور رجال گر بھی

عظیم مدرس ہیں اور مدرس گر بھی

یعنی

اپنے مشفیق و مہربان عظیم والد گرامی کے نام

سوئے دریا تھفہ آور دم صدف گر قبول افتدا ز ہے عز و شرف

کیے از کفشن بردار

ابوالتمیین محمد احمد رضا سیالوی

اہداء

میں اپنی اس کاؤش کو اپنے محسن استاد جناب فخر المتكلّمين، عمدۃ الحفّاظین شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد رضا المصطفیٰ صاحب متعنا اللہ بطول حیاتہ ”شیخ الحدیث جامعہ رضویہ ضیا القرآن ڈنگہ ضلع گجرات“ کی خدمت اقدس میں بطور ہدیہ پیش کرتا ہوں

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

نیازکیش

محمد احمد رضا سیالوی

فہرست عنوانات

۱۵	پیش لفظ
۱۹	طہارت و پاکیزگی قرآن و سنت کی نظر میں
۲۱	طہارت کے بغیر نماز نہیں
۲۲	غسل جنابت کا سنت طریقہ
۲۳	وضو کا صحیح اور سنت طریقہ
۲۴	مسواک کرنے کے فضائل
۲۵	تین بار کلی کرنا اوتین بار ناک میں پانی چڑھانا
۲۶	حکمت
۲۶	اعضاے وضو تین تین بار دھونا
۲۷	حکمت
۲۷	دائیں طرف کے عضو کو پہلے دھونا
۲۸	ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا
۲۹	حکمت
۲۹	داڑھی کا خلال کرنا
۳۰	چوتھائی سر کا مسح فرض ہے
۳۱	کانوں کا مسح سنت ہے
۳۱	وضو میں گردن کا مسح سنت ہے
۳۲	گردن کے مسح کا طریقہ
۳۲	سر کے مسح کا صحیح طریقہ
۳۳	حکمت
۳۳	وضو میں ایڑیوں کو خاص احتیاط سے دھونا
۳۴	حکمت

۳۲	صحیح اور مکمل وضو کرنے کے فضائل
۳۵	حکمت
۳۵	وضو سے فارغ ہو کر پڑھے
۳۶	حکمت
۳۷	ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھنا
۳۸	بوس و کنار سے وضو نہیں ٹوٹتا
۳۸	بول و براز اور خروج رتح سے وضو ہے
۴۱	نواقض وضو
۴۱	ق (اللہ) منہ بھر کر ہو تو ناقض وضو ہے
۴۱	مذی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
۴۲	لیٹ کر یا شیک لگا کر سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے
۴۳	جب بیت الخلاء جانا چاہے تو کیا پڑھے
۴۴	بینٹھ کر پیشاب کرنا سنت ہے
۴۵	بیت الخلاء میں چہرہ و پشت کس طرف ہونا چاہیے
۴۶	قدس اشیاء کا ناپاک جگہوں پر لے جانا
۴۶	تبغیہ
۴۶	شرمنگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونا مکروہ ہے
۴۷	پانی سے استنجاء کرنے کی فضیلت
۴۹	بیت الخلاء میں (برہنہ حالت میں) گفتگو، سلام اور جواب کی ممانعت
۵۰	جب بیت الخلاء سے نکلے تو پڑھے
۵۱	اذان کی ابتدا کیسے ہوئی
۵۲	فضائل اذان
۵۳	اذان کے بعد درود و پاک پڑھنا
۵۳	اذان کے بعد کی دعاء

۵۶	اذاں کا جواب دینا
۵۶	اذاں اور اقامت کے درمیانی وقفے میں دعا قبول ہوتی ہے
۵۸	کیا نابینا اذاں دے سکتا ہے؟
۵۸	وقت سے پہلے دی جانے والی اذاں کا حکم
۵۸	اذاں کے بعد مسجد سے نکلا
۵۹	اقامت کا بھی جواب دینا چاہیے
۵۹	اقامت کے الفاظ اذاں کی طرح دو، دو مرتبہ ہیں
۵۹	خالص اللہ کیلئے مسجد بنانے کا ثواب
۶۰	تنبیہ
۶۰	نماز کیلئے مسجد میں حاضر ہونے کی فضیلت
۶۱	مسجد میں داخل ہونے کا سنت طریقہ
۶۱	مسجد میں داخل ہونے کی دعا
۶۲	مسجد سے نکلنے کی دعا
۶۲	نماز کی طرف اطمینان اور وقار سے آنا
۶۳	مسجد کی صفائی کرنے کے فضائل
۶۳	مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنا
۶۴	جس جگہ پر نماز پڑھنا درست نہیں
۶۵	وہ کام جن کا مسجد میں کرنا مکروہ ہے
۶۵	بدبو والی چیزیں کھا کر مسجد میں جانا
۶۶	مشکل حالات میں نماز کیلئے مسجد میں حاضر ہونا
۶۷	نماز کی فرضیت قرآن حکیم سے
۶۸	نماز کی فرضیت احادیث مبارکہ سے
۶۸	نماز کی اہمیت قرآن حکیم سے
۶۹	نماز کی اہمیت احادیث مقدسہ سے

۶۹	فرض نمازوں کی تعداد قرآن کریم سے
۷۰	نماز کی رکعات
۷۱	تنبیہ
۷۲	نماز فجر کا وقت
۷۲	نماز فجر کا مستحب وقت
۷۲	سنت فجر
۷۳	سنت فجر قضا ہو جائیں تو پھر کیا کرے
۷۳	فجر کے کل وقت میں اور عصر کے بعد نوافل پڑھنا
۷۴	نماز فجر اور عشاء کی خصوصی فضیلت
۷۴	نماز ظہر کا وقت
۷۵	نماز ظہر کا مستحب وقت
۷۶	ظہر سے پہلے چار رکعت سنت
۷۶	اگر ظہر سے پہلے کی چار سنت رہ جائیں تو کیا کرے
۷۷	عصر سے پہلے چار رکعت سنت
۷۷	نماز عصر کا وقت
۷۷	نماز عصر کا مستحب وقت
۷۸	نماز مغرب کا وقت
۷۸	نماز مغرب کا مستحب وقت
۷۸	نماز مغرب کے بعد دور رکعت سنت
۷۹	نماز عشاء کا وقت
۸۰	نماز عشاء کا مستحب وقت
۸۱	پانچ نمازوں کے فضائل
۸۱	نماز باجماعت کا ثواب
۸۲	جماعت ضروری ہے اسے لازم پکڑو

83	جب نماز کیلئے گھر سے نکلنے پڑھے
83	نماز کے وقت کھانے کا سامنے حاضر ہو جانا
85	صفیں سیدھی کرنے کی اہمیت
86	صف میں دائیں طرف کھڑے ہونے کی فضیلت
86	تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ کا نوں تک بلند کرنا
87	تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ کہاں تک اٹھائے
87	تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے
88	قیام کے دوران ہاتھ کیسے باندھے
89	نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے
90	حکمت
90	تعوذ، تسمیہ، آمین آہستہ کہنا
91	نماز میں قرأت کی ابتداء (الحمد لله) سے
92	جب امام کے پیچھے نماز پڑھے تو خود قرأت نہ کرے
93	آمین کہنے کے فضائل
93	رفع یہ دین صرف ایک مرتبہ یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت ہے
95	ركوع کرنے کا درست طریقہ
96	ركوع میں کمر سیدھی رکھنا
96	ركوع و وجود کو صحیح طریقے سے ادا کرنا
97	ركوع و وجود میں امام سے پہل کرنا
98	تسبيحات رکوع و وجود
98	ركوع سے انٹھ کر کہے
99	سات اعضا پر سجدہ کرنا
100	سجدے کی ادائیگی کی کیفیت
101	سجدے میں پاؤں کھڑے رکھنا

۱۰۱	دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی کیفیت
۱۰۱	دوسری رکعت میں شنا اور تعوذ نہیں
۱۰۲	نماز میں کپڑے اڑنا اور بالوں کو سنوارنا
۱۰۲	فرائض کی پہلی دور کعات میں فاتحہ کیسا تھا سورت ملانا
۱۰۲	جلسہ استراحت
۱۰۳	قعدہ اولیٰ میں صرف تشهد ہی پڑھے
۱۰۳	جس کو نماز میں شک پیدا ہو جائے تو وہ یقین پر عمل کرے
۱۰۳	نماز میں بھول جانے پر کیا کرے
۱۰۵	تشهد (التحیات) میں کیا پڑھے
۱۰۶	تشهد (التحیات) آہستہ آواز سے پڑھے
۱۰۶	تشهد (التحیات) میں انگلی سے اشارہ کرنا
۱۰۷	سجدہ سہوکی ادا یگلی کا طریقہ
۱۰۷	حضور اکرم ﷺ پر درود
۱۰۸	تشهد و درود کے بعد کون سی دعا پڑھے
۱۰۸	قعدہ اخیرہ میں درود شریف کے بعد کی ایک مسنون دعا
۱۰۸	سلام کیسے کہے
۱۰۹	سلام پھیرنے کے بعد کیا پڑھے
۱۱۱	نماز پڑھنے والا اپنے سامنے "سترہ" کھڑا کر لے
۱۱۲	سترہ بالکل سامنے نہ کھڑا کیا جائے
۱۱۲	نماز کے بعد کی تسبیحات
۱۱۳	نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا
۱۱۳	دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا
۱۱۵	دعا کیلئے ہاتھ کہاں تک اٹھائے
۱۱۶	نماز کے متصل بعد امام کا قبلے سے پھرنا

۱۱۶	نماز کے بعد امام صرف اپنے لئے دعا نہ کرے
۱۱۷	نماز میں کپڑا لٹکانا
۱۱۷	نماز کے دوران ضرر سا چیزوں کو مارنا
۱۱۸	جب کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو
۱۱۸	کئی نمازیں رہ جائیں تو پہلے کوئی پڑھے
۱۱۹	نمازی کے آگے سے گزرنا
۱۲۰	تنبیہ
۱۲۰	مریض کی نماز
۱۲۱	تنبیہ
۱۲۱	امام نماز میں تخفیف کرے
۱۲۳	امام مقتدیوں کی نماز کا ضمن ہے
۱۲۳	نماز کے لئے معین جگہ
۱۲۳	نوافل باعث نجات ہیں
۱۲۵	جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت سنتیں اور نوافل ادا کرنا جائز ہیں
۱۲۶	گھر میں نفل پڑھنا
۱۲۷	نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا
۱۲۷	کھڑے کی نماز کا اجر بیٹھے کی نماز سے دو گنا ہے
۱۲۸	نماز جمعہ کیلئے دواڑا نیں ہیں
۱۲۸	فضائل جمعہ
۱۳۰	تنبیہ
۱۳۰	جمعہ کی نماز کیلئے تیاری کرنا
۱۳۱	جمعہ کے دن غسل
۱۳۲	جمعہ کے دن لوگوں کی گرد نیں پھلانگنا
۱۳۲	تنبیہ

۱۳۳	- جمع کی سنتیں
۱۳۴	- جمع سے پہلے کی سنتیں
۱۳۵	- خطبہ جمعہ
۱۳۶	- خطبہ سننے کے آداب
۱۳۷	- تنبیہ
۱۳۸	- مقبولیت کی گھڑی
۱۳۹	- بغیر عذر جمعہ چھوڑنا
۱۴۰	- جمعہ کن لوگوں پر فرض نہیں
۱۴۱	- نمازو ترا واجب ہے
۱۴۲	- وتر کب پڑھیں
۱۴۳	- تنبیہ
۱۴۴	- نمازو ترا تین رکعت ہے
۱۴۵	- نمازو ترا تین رکعت ہیں ایک سلام کے ساتھ
۱۴۶	- دعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھے یا بعد میں
۱۴۷	- دعاء قنوت
۱۴۸	- وتروں کی قضاۓ ہے
۱۴۹	- نمازو ترا واتح
۱۵۰	- نمازو ترا واتح عہد نبوی ﷺ میں
۱۵۱	- مزید تفصیل
۱۵۲	- نمازو ترا واتح بیس رکعت ہے

پیش لفظ

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله

واصحابه اجمعين

تمام تعریفات اور حمد اقسام حمد خداوند قدوس کیلئے جس نے انسان کو بیان سکھایا اور اسے عقل و خرد کی دولت سے نوازا۔ اور مجھ پھر مدد اس کو چند صرف افادہ عام کیلئے رقم کرنے کی جرأت بخشی۔

اس کتاب کو تالیف کرنے کا نہ تو بندے کا کوئی منصوبہ تھا اور نہ ہی خیال مگر ایک محسن و مرتبی کے حسب خواہش قلمبرداشتہ لکھنے کا عزم کر لیا۔

ابتدائی طور پر اس کی جمع و ترتیب کا ہدف اسکولوں کے بعض مخصوص درجوں کے طلباء و طالبات تھے جبکہ بعد ازاں اس مقصد کو وسیع کر کے باقاعدہ ایک درمیانے کے درجے کی مگر جامع نماز کی کتاب کا ہدف مقرر کیا گیا۔ لیکن اسے مطالعے میں لانے سے پہلے کچھ ضروری باتیں بطور تمہید عرض کی جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ذہنی اور فکری طور پر انسانوں کو متنوع بنایا اور یوں کائناتِ ارضی کو رنگیں کیا۔ گویا کہ رنگینی کائنات فکر انسانی کے تنوع ہی کی مر ہون منت ہے۔ چنانچہ یہی انسانی فطرت ہے کہ وہ فکری طور پر کسی دوسرے سیکھی طور پر ہم آہنگ نہیں اور یہی خصوصیت بھی ہے، اور حدیث نبوی کہ ”میری امت ۳۷ فرقوں میں بٹ جائے گی“، اسی فطرتِ انسانی کی طرف اشارہ ہے، ہمارے روزمرہ کے مشاہدات بھی اس پر شاہی ہیں کہ کسی کپڑے کا ایک رنگ کسی کیلئے سخت راہت کا باعث اور کسی دوسرے کیلئے مرغوب اور پسندیدہ تر! کوئی کھانے کی چیز کسی کو بہت پسند اور کسی کیلئے غیر پسندیدہ الغرض کائنات کا یہ ”چلن“، فکری تنوع ہی کا مر ہون منت ہے۔

کسی سے مطلقاً ذہنی، علمی و عملی اختلاف ہرگز نا مناسب نہیں اور نہ ہی یہ اختلاف مناءِ ربانی کے خلاف ہے، تاوقتیکہ اس میں تعصب اور ہٹ دھرمی کی آمیزش نہ ہو جائے۔ اور اگر یہ اختلاف قصدِ حق سے انحراف کی بنیاد پر ہے تو اس کے براہونے میں کوئی شک نہیں۔ چنانچہ

اسی اصول فطرت کی بنیاد پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم میں بھی متعدد مسائل میں اختلاف رونما ہوا جیسا کہ معراج جسمانی، خون کا ناقص وضو ہونا، سماع موتی، ایام حیض کی مدت، قطع یہ کی حد میں مال، مسرورہ کی مقدار، سرکار کی تدفین کا مسئلہ، بدر کے قیدیوں سے سلوک کا مسئلہ وغیرہ ہائے شمارا یے مسائل ہیں جن میں صحابہ کرام کا اختلاف ثابت ہے۔

کسی عمل پر حدیث مبارکہ پیش کرنے پر محض یہ کہہ کر حدیث کو رد کر دینا کہ ”یہ حدیث ضعیف ہے“، قطعی طور پر نادرست ہے کیونکہ حدیث مبارکہ جو کہ فی الواقع ضعیف ہے درج میں ہو بعض اوقات کسی دوسری وجہ سے قوی ہو ”صحیح“ کے درجے میں آ جاتی ہے۔ مثلاً:

۱) کئی سندوں سے روایت ہو جائے۔

۲) کوئی مسلمہ مجتہدا سے بطور دلیل استعمال کر لے۔

۳) عام مسلمانوں کا اس پر عمل ہو۔

۴) اس حدیث مبارکہ کو کسی ولی اللہ کے کشف کی تائید حاصل ہو۔

۵) اہل علم حضرات اس پر عمل شروع کر دیں۔

۶) فضائل اعمال ضعیف بھی صحیح ہے۔ علماء نے تقریباً ۱۵ اوجه ذکر کی ہیں کہ جن میں حدیث ضعیف بھی قوت پا جاتی ہے۔

یاد رکھیے کہ حدیث کا صحیح ہونا یا حدیث صحیح صرف صحاح ستہ میں منحصر نہیں اور نہ ہی ایسا ہے کہ صحاح ستہ میں صرف صحیح احادیث ہی ہوں ضعیف نہ ہوں بلکہ قدرت کے ہر طبقہ کتب میں صحیح اور غیر صحیح دونوں طرح کی احادیث میں فرق صرف اتنا ہے صحاح ستہ میں احادیث صحیح کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے یا یوں کہ لیجئے کہ صحاح ستہ کی تدوین میں صرف صحیح احادیث جمع کرنے کا ہدف رکھا گیا لیکن ان کتب میں کچھ ضعیف احادیث بھی شامل ہو گئیں جس سے ان عظیم المرتبت کتب کی شان میں کوئی فرق نہیں آتا۔

جب یہ کہا جاتا ہے کہ ”فلان حدیث صحیح نہیں“، تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا ہے کہ معاذ اللہ یہ حدیث پاک غلط ہے۔ بلکہ علماء کبار نے حدیث پاک کے جو متعدد درجے مقرر کئے ہیں ان میں سے ایک خاص درجہ حدیث کا نام ”صحیح“ ہے چنانچہ اگر کوئی حدیث مبارک صحیح نہیں تو وہ کسی اور درجہ حدیث سے تعلق رکھتی ہو گی جیسا کہ حدیث حسن، متواتر، مشہور، عزیز، غریب،

مرسل، معصل، ملسوں، مفعون، مدرج، مرفوع، موقوف وغیرہا ۱۰۰ سے زائد فتنمیں ہیں۔
میں اپنے تمام ان کرم فرماؤں کا مشکور ہوں جنہوں نے کسی بھی طور پر اس کتاب کی
تدوین میں میرے ساتھ اخلاقی معاونت کی۔

اس کی تدوین کیلئے میں نے سب سے زیادہ استفادہ دارالعلوم نعیمیہ کی لاہوری سے کیا
اس کے بعد مجلس علمی جمشید روڈ کی لاہوری سے نیزاصل مآخذ تک رسائی کیلئے شرح صحیح مسلم
سے بھی استفادہ کیا اللہ کریم ان کو جزاۓ جزیل عطا فرمائیں اور اس کتاب کو میرے لئے اور
میرے والدین، میرے جملہ اساتذہ و مشائخ کیلئے صدقہ جاریہ فرمائے۔

محمد احمد رضا سیالوی

طہارت و پاکیزگی قرآن و سنت کی نظر میں

صفائی کی اسلام میں کیا اہمیت ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نظافت و پاکیزگی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے۔ اور دل و نگاہ کی پاکیزگی، فکر و خیال، قلب و قلب اور ارد گرد کے ماحول کی ظاہری و باطنی صوری و معنوی پاکیزگی کا ہر مسلمان سے بحثیت مسلم مطالبہ کیا گیا۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے کہ:

۱ - عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْطَّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ

حضرت مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی ﷺ نے فرمایا کہ: ”طہارت (اور پاکیزگی حاصل کرنا) نصف ایمان ہے۔“

(صحیح مسلم: جلد اصحاب ۱۱۸)

شریعتِ مطہرہ میں جسم کی ظاہری پاکیزگی کے لئے وضو اور غسل جب کہ باطنی پاکیزگی کے لئے خود احتسابی، تزکیۃ نفس، جہاد بالنفس اور دیگر معاشرتی معاملات کے بارے میں مفصل راہنمائی فراہم کی گئی ہے۔

نیز مدینۃ منورہ کے قریب بستی قبا کے رہنے والوں کی قرآن کریم میں تعریف و توصیف صرف اس لئے کی گئی ہے کہ وہ قوم نفاست پسند تھی۔

فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ ۝

اس (مسجد قبا) میں ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی و نظافت کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نظافت پسندوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (سورۃ التوبۃ: ۱۰۸)

اللہ تبارک و تعالیٰ نے محبوب کبریاء ﷺ کی آل پاک کے فضائل کا بیان فرمایا تو بھی ان کی طہارت و پاکیزگی کا ذکر نہیں فرمایا۔

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذَهِّبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا
بِلَا شَبَهٍ! اللَّهُ تَعَالَى چاہتا ہے کہ تم (اہل بیت) سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور کر دے اور

تمہیں خوب ستر اکر دے۔ (سورہ احزاب: ۳۳)

اس کے علاوہ بھی قرآن حکیم میں جگہ جگہ طہارت کی اہمیت اور اس کے پسندیدہ ہونے کے بارے میں ارشاداتِ رباني وارد ہوئے ہیں۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَابِينَ وَيُحِبُّ الْمَتَطَهِّرِينَ
بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور بہت زیادہ صاف ستر ارنے والوں کو۔ (سورہ البقرہ: ۲۲۲)

وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهِرُوا

”اور اگر تم جنبی ہو تو خوب (اچھے طریقے سے) پاکیزگی حاصل کرو،“ (سورہ المائدہ: ۶)

اسی طرح قرآن حکیم کو ہاتھ لگانے کے لئے بھی طہارت و پاکیزگی کو ضروری قرار دیا گیا ہے تاکہ باطنی صفائی کے لئے ظاہری صفائی تمہید بن جائے۔

لَا يَمْسُأُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ۝

”نہ چھوئے (مس کرے) کوئی شخص (اس قرآن عظیم کو) مگر پاکیزگی (اور طہارت) کی حالت میں۔“ (سورہ الواقعہ: ۹۷)

نظافت و طہارتِ ظاہری کے لئے شریعتِ مطہرہ کا امر ایک نہایت اچھوتا اور دلفریب عمل ”وضو“ ہے، جس کے فضائل احادیث مقدسہ میں یوں توبہ ذکر ہوئے ہیں، لیکن یہاں من جملہ ان فضائل میں سے چند ایک ذکر کئے جاتے ہیں:-

۲ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ أَوَ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتْ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بَعِينُهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اخِرِ قَطْرَةِ الْمَاءِ نَحْوُ هَذَا وَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ أَوْ مَعَ اخِرِ قَطْرَةِ الْمَاءِ حَتَّى يَخْرُجْ نَقِيًّا مِنَ الذُّنُوبِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان وضو کرتا ہے تو اس کے منہ کے دھونے سے پانی کے ساتھ ہروہ گناہ بھی

جھڑ جاتا ہے، جس کی طرف اس نے صرف اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوتا ہے اور جب (کہنیوں سمیت) ہاتھ دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ ہاتھوں سے کیا ہوا ہروہ گناہ جھڑ جاتا ہے جو اس نے ہاتھوں سے کیا ہوتا ہے (یہ جامع ترمذی کی روایت ہے، مشکلۃ شریف اور صحیح مسلم کے حوالے سے یہ بھی ہے کہ) اور جب وہ پاؤں دھوتا ہے تو پانی کے ساتھ ہروہ گناہ جھڑ جاتا ہے جس کی طرف پاؤں چل کر گئے ہوتے ہیں، حتیٰ کہ وہ گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہو جاتا ہے۔

۳۶ (جامع ترمذی: صفحہ ۳۸، مشکلۃ صفحہ ۳۸، مسلم صفحہ ۱۱۲)

۳- عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ تَوَضَّأَ فَإِخْسَنَ الْوُضُوءَ خَرَجَ
خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتَّىٰ تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِهِ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ：“ جس شخص نے نہایت بہتر طریقے سے وضو کیا، اس کے تمام جسم کے گناہ جھڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ ناخنوں کے نیچے کے گناہ بھی،”۔ (تفق علیہ بحوالہ مشکلۃ المصالح: صفحہ ۳۸)

۴- عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَا مِنْ اِمْرَءٍ مُسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةً
مَكْتُوبَةً فَيَحْسُنُ وُضُوءَ هَاوَخُشُوعَهَا وَرُكُوعَهَا إِلَّا كَانَتْ كَفَارَةً لِمَا
قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوبِ مَالْمُؤْتَ كَبِيرَةً۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہروہ مسلمان جس کو فرض نماز پڑھنا نصیب ہوئی، پس اس نے اچھے طریقے سے وضو کیا خداخونی سے نمازادا کی اور درست طریقے سے رکوع کیا تو یہ عمل اس کے تمام سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا، جب تک کہ وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے۔

(مشکلۃ: صفحہ ۳۸، صحیح مسلم: صفحہ ۱۲۱)

ٹھہارت کے بغیر نمازنہیں

۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا تُقْبِلُ صَلَاةً مَنْ أَحْدَثَ حَتَّىٰ
يَتَوَضَّأَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

”جس شخص کا وضو نہیں، اس کی نماز قبول نہیں کی جاتی، یہاں تک کہ وہ وضو کر لے (اور پھر وہ نماز پڑھے)۔ (صحیح مسلم: جلد اصحفہ ۱۱۹، صحیح بخاری: جلد اصحفہ ۲۵، مشکوٰۃ المصانع: صفحہ ۳۰)

۶- عَنْ أَبْنِي عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهُورٍ
وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُولٍ -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب لواک ﷺ نے فرمایا کہ: ”بغیر وضو کے نماز اور حرام مال سے صدقہ (اوہ دیگر خیرات وغیرہ) قبول نہیں کئے جاتے۔ (صحیح مسلم: جلد اصحفہ ۱۱۹، مشکوٰۃ المصانع: صفحہ ۳۰)

۷- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْطَّهُورُ -

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا طہارت نماز کی کنجی ہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۳)

غسل جنابت کا سنت طریقہ

۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ
الْجَنَابَةِ بَدَا بِغَسْلٍ يَدِيهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْأَنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فُرْجَهُ
وَتَوَضَّأُ وَضُوءَةً لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُشَرِّبُ شَفْرَةً
الْمَاءُ فَحُثِّيَ عَلَى رَاسِهِ ثَلَاثَ حَثِيَّاتٍ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو برتن میں ہاتھ داخل کرنے سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے، بدن کے مخصوص حصے کو دھوتے۔ پھر نماز کی طرح کا وضو فرماتے۔ پھر بالوں کو پانی سے تر فرماتے اور سراقدس پر تین چلوپانی ڈالتے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۱۵، صحیح مسلم: صفحہ ۱۲۷)

۹- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ
الْجَنَابَةِ بَدَا فَغَسَلَ يَدِيهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ
بِهَا أَصْوُلَ الشَّعْرِ ثُمَّ يَصْبِبُ عَلَى رَاسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدِهِ ثُمَّ يَفْيِضُ
الْمَاءُ عَلَى جَلْدِهِ كُلِّهِ وَفِي الْمُسْلِمِ بِلَفْظِهِ -

(۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ جب غسلِ جنابت شروع فرماتے تو پہلے ہاتھ مبارک پانی میں ڈال کر بالوں کی جڑوں کو تر فرماتے۔ پھر تین چلوپانی سراقدس پر ڈالتے، پھر تمام جسم اطہر پر پانی بھاتے۔“
(صحیح بخاری: صفحہ ۳۹، صحیح مسلم: صفحہ ۱۲۷)

وضو کا صحیح اور سنت طریقہ

۱۰ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ
إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بُرُؤْ اُسْكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ -
اے ایمان والو! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہونے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو اور
(دونوں) ہاتھ کہنوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں
سمیت دھولیا کرو۔

(سورۃ الاماۃ: آیت ۶)

۱۱ - إِنَّ حُمَرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَانَ دَعَا
بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَيْهِ ثَلَاثَ مَرَاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَثْرَ ثُمَّ
غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ
مَرَاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَالِكَ ثُمَّ بِرَاسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ
الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ
ذَالِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضُوئِيْ هَذَا.....

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حمران بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور پھر وضو کیا، پس انہوں نے تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا (اور ناک صاف کیا) پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا پھر دائیں میں ہاتھ کو کہنوں سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر با میں ہاتھ کو اسی طرح تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر دائیں میں پاؤں کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھویا، پھر با میں کو بھی اسی طرح تین مرتبہ دھویا پھر (یہ عمل پورا کرنے کے بعد) فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی

طرح وضو فرماتے ہوئے دیکھا، جیسے میں نے وضو کیا ہے۔

(صحیح بخاری: صفحہ ۲۶، صحیح مسلم: صفحہ ۱۹)

مسواک کرنے کے فضائل

۱۲ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَوْلَا أَشْقَى عَلَىٰ أُمَّتِي لَأَمْرُ
تُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں تمہیں ہر نماز کے لئے مسوک کرنے کا حکم دیتا۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۵، سنن نسائی: صفحہ ۶) ۲۹

۱۳ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُصَلِّي بِاللَّيلِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ
يَنْصِرِفُ فِي سَتَاكُ -

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ رات کے وقت دودور کعت کر کے نماز ادا فرماتے پھر جب واپس لوٹتے تو مسوک فرماتے۔ (ابن ماجہ: صفحہ ۲۵)

۱۴ - عَنْ أَبِي أُمَّامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: تَسْوُكُوا فَإِنَّ السِّوَاكَ مُطَهِّرٌ
لِلْفِيمِ مِرْضَاةً لِلرَّبِّ مَاجَاءَ نِيْ جِبْرِائِيلُ إِلَّا أَوْصَانِي بِالسِّوَاكِ حَتَّى
لَقَدْ خَشِيْتُ أَنْ يَفْرُضُ عَلَيَّ وَعَلَىٰ أُمَّتِي، وَلَوْلَا إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَشْقَى
عَلَىٰ أُمَّتِي لَفَرَضْتُهُ لَهُمْ -

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مسوک کیا کرو، کیونکہ مسوک منہ کو پا کیزہ بنانے والی ہے اور رب تعالیٰ کی رضا اور خوشی کا باعث ہے، جبرائیل علیہ السلام جب بھی میرے پاس آئے مجھے ہمیشہ مسوک کرنے کی نصیحت کرتے رہے، حتیٰ کہ مجھے اپنے اور اپنی امت پر مسوک کے فرض کئے جانے کا اندر یہ شہ ہوا اور اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا (کہ وہ یہ عمل ہمیشگی کے ساتھ نہ کر سکیں گے) تو میں مسوک کرنے کو ان کے لئے فرض قرار دے دیتا۔ (ابوداؤد: صفحہ ۸، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۵)

تین بار کلی کرنا اوتین بار ناک میں پانی چڑھانا

۱۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَشَقَ مِنْ كَفٍ وَاحِدٍ فَعَلَ ذَالِكَ ثَلَاثَةً۔

۱۶- وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْمَضْمَضَةُ وَالْإِسْتِشَاقُ مِنْ كَفٍ وَاحِدٍ يَجْزِئُ وَيُفَرِّقُهُمَا أَحَبُّ إِلَيْنَا۔

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا (آپ وضو فرمائے تھے) آپ ﷺ نے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا ایک ہاتھ سے اور یہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ کیا۔ بعض محقق علمائے کرام نے فرمایا کہ کلی اور ناک میں پانی چڑھانا ایک ہی چلو سے کافی تو ہے لیکن الگ الگ چلو سے یہ عمل کرنے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۲۵)

۱۷- عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطٍ بْنِ صَبَرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ؟ قَالَ: أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَبَالْغُ فِي الْإِسْتِشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا۔

حضرت عاصم بن لقیط رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت با برکت میں عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! مجھے وضو کے بارے میں کچھ بتائیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کامل طور پر وضو کرو اور کلی اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرو (یعنی خوب زیادتی کرو) مگر روزے کی صورت میں مبالغہ نہ کرو۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۳)

۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سْتَقْظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأْ فَلَيَسْتَثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِينُ عَلَى خَيْشُومِهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین مرتبہ ناک صاف کرے کیونکہ شیطان ناک کے ایک مخصوص حصے (خیشوم) میں رات گزارتا ہے۔

(سنن سنن نسائی: صفحہ ۲۷)

۱۹- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَمْضِمضَ وَاسْتَشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى
فَفَعَلَ هَذَا ثَلَاثَةً قَالَ هَذَا طَهُورٌ نَبِيُّ اللَّهِ
—

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیلئے پانی منگوایا، کلی فرمائی اور ناک میں پانی چڑھایا اور ناک کو با میں ہاتھ سے جھاڑا، یہ عمل آپ نے تین مرتبہ کیا اور پھر فرمایا کہ حضور رحمت عالم ﷺ کے وضوء کا یہی طریقہ ہے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۲۷)

حکمت

۱) وضو کیلئے جو پانی درکار ہوتا ہے، اس کو تین حالتوں سے پر کھنا ضروری ہے کہ اس کا رنگ، بو اور ذائقہ کیسا ہے۔ ہاتھ دھونے سے پانی کا رنگ..... کلی کرنے سے پانی کا ذائقہ اور ناک میں پانی چڑھانے سے پانی کی بو کا تعین ہو جاتا ہے۔

۲) کلی کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ میں نے منه یا زبان سے جو گناہ، گالی دے کر، چغلی کر کے، غیبت کر کے یا زبان سے کسی کو دکھ دے کر کئے ہیں، ان تمام سے میں توبہ کرتا ہوں اور ناک میں پانی چڑھا کر صاف کرنے سے گویا کہ غرور و تکبر اور خود پسندی سے خود کو پاک کرنے اور پاک رکھنے کا پختہ ارادہ کیا جاتا ہے۔

اعضاً وضو تین تین بار دھونا

۲۰- عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثَةً ثَلَاثَةً۔

حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وضو فرماتے (تو اعضاً وضو کو) تین تین بار دھوتے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۵)

۲۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْفَى قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثَةً ثَلَاثَةً
وَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً۔

حضرت عبد اللہ بن او فی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو فرماتے ہوئے دیکھا آپ نے اعضاً وضو کو تین تین مرتبہ دھوایا اور ایک بار سر کا مسح کیا۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۵)

۲۲- عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا بِمَا إِنْ شَاءَ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً فَقَالَ هَذَا وَظِيفَةُ الْوُضُوءِ أَوْ قَالَ وَضُوءٌ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ لَمْ يُقْبَلُ اللَّهُ لَهُ صَلَوةً ثُمَّ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَضُوءٌ مَنْ تَوَضَّأَ هُوَ أَعْطَاهُ اللَّهُ كِفْلَيْنِ مِنَ الْأَجْرِ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا فَقَالَ هَذَا وَضُوءٌ وَوَضُوءٌ الْمُرْسَلِينَ قَبْلِيْ -

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے وضو کیلئے پانی منگوایا اور اعضائے وضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا اور فرمایا یہ وہ وضو ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر وضوفرمایا اور اعضائے وضو کو دو، دو مرتبہ دھویا اور فرمایا کہ جس شخص نے یہ وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کو دو پیارے ثواب کے بھر کے عطا فرمائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے وضوفرمایا اور اعضائے وضو کو تین مرتبہ دھویا پھر فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے والے تمام رسولوں کا وضو ہے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۳)

حکمت

وضوء جیسے ظاہری طہارت ہے، ویسے ہی یہ باطنی طہارت کا باعث بھی ہے کہ اس سے تمام اعضاء سے کئے گئے گناہ پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں اور ہر عضو کا تین مرتبہ دھونا دراصل اسی باطنی پاکیزگی کی طرف اشارہ ہے کہ توبہ کے تین اركان ہیں:

- ۱) گناہ کی موجودہ کیفیت سے نکلنا۔
- ۲) سابقہ گناہوں پر ندامت کا اظہار۔
- ۳) آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا۔

گویا کہ تین بار ہر عضو کو دھونا تین اركان توبہ کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح میں ظاہری نجاستوں سے اپنے جسم کو پاک کر رہا ہوں، اسی طرح باطنی نجاستوں سے بھی اپنے آپ کو پاک کرتا ہوں۔

دائیں طرف کے عضو کو پہلے دھونا

۲۳- عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُنَّ فِي غُسْلٍ إِبْنَتِهِ أَبْدَأْ بِمَيَامِنِهَا

وَمَوَاضِعُ الْوُضُوءِ مِنْهَا -

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان عورتوں کو (جو آپ کی صاحبزادی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو غسل میت دے رہی تھیں) فرمایا کہ غسل دائیں جانب سے اور وضو کے اعضاء سے شروع کریں۔ (صحیح بخاری: صفحہ ۲۹)

۲۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يُحِبُّ التَّيْمِنَ فِي الطُّهُورِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي إِنْتِعَالِهِ إِذَا تَنَعَّلَ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ دائیں طرف سے پہل کو پسند فرماتے۔ وضو و غسل میں کنگھا کرنے اور جوتا پہننے میں جب جوتا پہنتے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۲)

۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِذَا تَوَضَأْتُمْ فَابْدُوا بِيَامِنِكُمْ
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم وضو کرو تو دائیں (طرف کے اعضاء) سے ابتداء کرو۔ (سنن بن ماجہ: ۳۳)

ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا

۲۵- عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِذَا تَوَضَأْتُمْ فَاسْبِغُ الْوُضُوءَ وَخَلِلُ بَيْنَ الْأَصَابِعِ -

حضرت عاصم بن لقیط رضی اللہ تعالیٰ عنہا پنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم وضو کرو تو مکمل وضو کرو اور اپنی انگلیوں (ہاتھ اور پاؤں دونوں کی انگلیوں) کے درمیان خلال کرو۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۰)

۲۶- عَنِ الْمَسْتُورِ بْنِ شَدَادِ الْفَهْرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَأَ ذَلِكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخُنْصِرِهِ -

حضرت مستور بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ذریعے پاؤں مبارک کی انگلیوں کے درمیان خلال کیا۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۲۵)

حکمت

عام طور پر انگلیوں کے درمیان کا حصہ تھہ بہ تھہ ہوتا ہے، جس کو اہتمام سے نہ دھونے پر خشک رہ جانے کا احتمال ہوتا ہے اور بالخصوص عمر سیدہ افراد کی جلد کے جھری دار ہونے کی وجہ سے خصوصاً سردیوں میں یہ احتمال اور بھی بڑھ جاتا ہے، اس لئے خلال کا حکم فرمایا گیا، تاکہ کسی ادنیٰ حصہ کے خشک رہ جانے کی وجہ سے آدمی کی تمام محنت جو اس وضو کیلئے یا وضو کے بعد عبادت کی صورت میں عمل میں لائی گئی، رائیگاں نہ ہو جائے۔

داڑھی کا خلال کرنا

۲۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفَافًا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنِكِهِ فَخَلَلَ بِهِ لِحْيَتَهُ وَقَالَ هَذَا أَمْرَنِي رَبِّي -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرماتے وقت ایک چلوپانی لیا اور اسے اپنی ٹھوڑی شریف کے نیچے لے گئے، پھر اس چلو سے اپنی داڑھی مبارک کا خلال فرمایا اور فرمایا اسی طرح کرنے کا مجھے میرے رب نے حکم فرمایا ہے۔ (سنن ابو داؤد: صفحہ ۲۱)

۲۹- عَنْ حَسَانِ بْنِ بَلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَلَ لِحْيَتَهِ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اتَّخَلَلَ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ وَأَنَسِ وَابْنِ أَبِي أَوْفَى وَابْنِ أَيُوبِ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ إِنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثُ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

حضرت حسان بن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا اور پھر اپنی داڑھی کا خلال کیا، میں نے سوال کیا کہ کیا آپ ﷺ نے داڑھی کا خلال فرمایا؟ (یعنی کیا یہ عمل مسنون ہے) آپ نے فرمایا بھلا! مجھے اس عمل سے کون سی شے روک سکتی ہے، حالانکہ میں نے خود رحمت دو عالم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنی داڑھی مبارک کا خلال فرمایا، یہی حدیث مبارک حضرت عائشہ، حضرت ام سلمہ، حضرت انس، حضرت ابن ابی

اوی اور حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مروی ہے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ اپنی داڑھی مبارک میں خلاں فرمایا کرتے تھے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۶)

سند ۲۱

چوتھائی سر کا مسح فرض ہے

۳۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عَمَامَةٌ قِطْرِيَّةٌ فَادْخُلْ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعَمَامَةِ فَمَسَحَ مَقْدَمَ رَاسِهِ فَلَمْ يَنْقُضِ الْعَمَامَةَ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں محبوب کریم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا جب کہ آپ نے سرخ رنگ کا منقش قطری عمامة باندھا ہوا اتھا۔ آپ ﷺ نے عمامة شریف کے نیچے (تر) ہاتھ داخل فرمایا اور سر کے اگلے حصے کا مسح فرمایا اور عمامة شریف نہیں کھولا۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۱)

۱- قَالَ عَلَىٰ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُرْغِيْنَانِيُّ فِي كِتَابِهِ رَوَىٰ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ وَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِهِ وَخُفْيِهِ حضرت علی بن ابی بکر المرغینانی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب (حدایہ) میں لکھا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قوم کی روڑی (یعنی کوڑا ذالنے کی جگہ) پر تشریف لائے اور پیشاب کیا پھر وضوفرمایا اور سر کے اگلے حصے پر مسح فرمایا اور موزوں پر مسح فرمایا۔ (الہدایہ: صفحہ ۳)

نوٹ: افکھائے احتاف کا موقف یہ ہے کہ آیت قرآنی وَ اَمْسَحُوا بَرُءًا وَ سِكْمًٌ مجمل ہے، اور یہ احادیث مبارکہ اس اجمال کی تفسیر ہیں، یعنی حکمِ الہی ہے کہ ”وضو میں سروں پر مسح کرو“۔ تو سوال یہ تھا کہ سر کے کتنے حصے پر مسح کریں۔ چنانچہ حدیث پاک میں حضور نبی کریم ﷺ کا عمل بیان ہوا کہ آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی مقدار (یعنی چوتھائی سر) پر مسح فرمایا کہ اس آیت مبارکہ کی تشریح فرمائی۔ جب کہ پورے سر کا مسح کرنا نیست ہے۔

نوٹ ۲: جن احادیث مبارکہ میں سر کے اگلے حصے اور عمامة پر مسح کا ذکر ہے وہ بھی چوتھائی

مسح سر پر دلیل ہیں کیونکہ عمائد صحیح نہیں بالکل ایسے ہی جیسے تمم میں منه پر کپڑا ڈال کر اوپر مسح کرنا جائز نہیں ان احادیث کو امام مسلم اور امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔
(مسلم صفحہ ۱۳۲ جلد اول، ابو داؤد صفحہ ۲۲، سنانی صفحہ ۱۳۰)

کانوں کا مسح سنت ہے

۳۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ أَذْنَيْهِ دَاخِلَهُمَا بِالسَّبَابَتِينِ وَخَالَفَ إِبْهَامَيْهِ الَّتِي ظَاهِرِ أَذْنَيْهِ فَمَسَحَ ظَاهِرَهَا وَبَاطِنَهَا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں سے کانوں کے اندر ورنی حصے کا اور دونوں مبارک انگوٹھوں سے کانوں کے بیرونی حصوں کا مسح فرمایا۔ پس آپ ﷺ نے کانوں کے ظاہر اور باطن دونوں کا مسح فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۵، سنن نسائی صفحہ ۲۹)

۳۳- عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيَكَرَبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِرَاسِهِ وَأَذْنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا

حضرت مقدار بن معدیکرب فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے وضوفرمایا تو اپنے سر مبارک کا اور اپنے کانوں کے اندر ورنی اور بیرونی حصوں کا مسح فرمایا۔

(سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۵)

وضو میں گردن کا مسح سنت ہے

۳۴- إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عُنْقَهُ لَمْ يُغَلُّ بِالْأُغْلَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (تلخیص الحجیر صفحہ ۳۰)

سید الکوئین ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اپنی گردن کا مسح کیا، اسے قیامت کے روز (کسی جرم کی پاداش میں) طوق نہیں پہنایا جائے گا۔

۳۵- مَنْ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ يَدِيهِ عَلَىٰ عُنْقِهِ أَمِنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْغِلَّ -

محبوب کائنات ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا اور (وضو میں) اپنے دونوں ہاتھوں (کی پشت) سے گردن کا مسح کیا وہ قیامت کے روز (ہر قسم کے) طوق سے

محفوظ رہے گا۔ (فردوس الاخبار مع تسدید القوس جلد چہارم صفحہ ۳۰)

گردن کے مسح کا طریقہ

۳۶- عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ وَمَسَحَ رَقْبَتَهُ وَبَاطِنَ لِحِيَتِهِ بِفَضْلِ مَاءِ الرَّأْسِ
حضر سید عالم ﷺ نے اپنی گردن مبارک کا مسح فرمایا اور اپنی ریش نورانی کے
اندرونی حصے سے خال فرمایا (نئے پانی سے نہیں بلکہ) سر کے مسح سے بچی ہوئی تری
سے۔ (معجم طبرانی کبیر جلد ۲۲ صفحہ ۵۰)

شرح

گردن کا مسح سر کے بچے ہوئے پانی سے کرنے کی صورت یہ ہے کہ جب سر کا مسح کیا
جائے تو تین انگلیاں اور ہتھیلیاں استعمال کیجاں ایں اور شہادت کی انگلی سے کانوں کا اندرونی
حصہ اور انگوٹھوں سے کانوں کا بیرونی حصہ کے مسح کیا جائے اور چونکہ ہاتھوں کی پشت اب تک
غیر مستعمل ہے اس لئے بغیر نیا پانی لئے دونوں ہاتھوں کی پشت سے گردن کا مسح کیا جائے۔

سر کے مسح کا صحیح طریقہ

۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدِيهِ فَاقْبَلَ بِهِمَا
وَأَذْبَرَ بِمَقْدَمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى
الْمَكَانِ الَّذِي بَدَا ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ، قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
زَيْدٍ أَصَحُّ -

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے سر
انور کا دونوں ہاتھوں سے مسح فرمایا۔ اس طرح کہ دونوں ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے
میں رکھ کر گدی تک لے گئے اور پھر واپس ابتدائی مقام تک لے آئے، پھر آپ ﷺ
نے اپنے دونوں پاؤں مبارک دھوئے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۷، سنن نسائی: صفحہ ۲۸)

۳۸- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَاعِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً -

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو
دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے سر اقدس کا ایک مرتبہ مسح فرمایا۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۳)

حکمت

۱) سر سے بذات عموماً کوئی گناہ سرزد نہیں ہوتا بلکہ آنکھ، ناک، منه اور زبان وغیرہ سے گناہ ہوتے ہیں، جو سر کے ساتھ متعلق ہیں، اس لئے سر کا صرف مسح ہی رکھا، دھونا مشروع نہیں فرمایا۔

۲) سراور کانوں کے دھونے میں بڑا حرج تھا کہ سخت ٹھنڈے علاقوں میں دن میں پانچ مرتبہ سر کا دھونا بڑی تکلیف کا باعث تھا، حالانکہ وہاں سراور کانوں کی سردی سے بڑی حفاظت کی جاتی ہے۔ لہذا سراور کانوں کا مسح جائز رکھا گیا، دھونے کا حکم نہیں دیا۔

وضو میں ایڑیوں کو خاص احتیاط سے دھونا

۳۹-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَبْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ قَوْمًا يَتَوَضَّؤُونَ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ فَقَالَ وَيْلٌ لِلْلَّاعِقَابِ مِنَ النَّارِ أَصْبِغُوا الْوُضُوءَ-

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا کہ ان کی ایڑیاں خشک ہیں، تو فرمایا: ہلاکت ہے آگ کی، ایڑیوں کیلئے، وضو کامل طریقے سے کرو۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۸، سنن ابو داؤد: صفحہ ۱۲)

۴۰-عَنْ أَبِي صَالِحِ الْأَشْعَرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَيَزِيرِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَشُرَحْبِيلِ بْنِ حُسَنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ كُلُّ هُؤُلَاءِ سَمِعُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ أَتِمُّوا الْوُضُوءَ وَيْلٌ لِلْلَّاعِقَابِ مِنَ النَّارِ-

حضرت ابو صالح اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے بیان فرمایا عبد اللہ اشعری نے اور ان کو بتایا خالد بن ولید، یزید بن ابی سفیان اور شرحبیل بن حسنة اور عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کہ ان سب نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وضو کو مکمل (صحیح طریقے سے) کرو (کیونکہ اکثر خشک رہ جانے کی وجہ سے) ایڑیوں کیلئے آگ کا عذاب ہے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۵)

صحیح اور مکمل وضو کرنے کے فضائل

۱- عنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَتَمَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ فَالصَّلُوتُ الْمُكْتُوبَةُ كَفَارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ -

حضرت عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه بيان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کامل طور پر وضو کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو (اس شخص کیلئے) فرض نمازوں (اس کے گناہوں کا) کفارہ ہو جاتی ہیں جو گناہ اس نے ان نمازوں کے درمیان کئے تھے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۶)

۲- عنْ أَبِي أَيُوبِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أَمْرَ صَلَوةً كَمَا أُمِرَ غُفرَلَهُ مَا قَدَمَ مِنْ عَمَلٍ -

حضرت ابو ایوب انصاری رضي الله تعالى عنه فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص نے وضو کیا جیسا کہ (وضو کرنے کا) حکم دیا گیا ہے اور نماز پڑھی جیسی نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، تو اس کے تمام سابقہ (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۲)

۳- عنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ أُمَّتِي يَدْعُونَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ غُرَّاً مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غَرَّتَهُ فَلَيَفْعَلْ -

حضرت ابو ہریرہ رضي الله تعالى عنه بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت قیامت کے روز اس حالت میں بلائی جائے گی کہ ان کے اعضاء وضو چمکتے ہوں گے، پس جو چاہتا ہو کہ اس کے اعضاء وضو کی چمک زیادہ ہو تو وہ اس عمل میں زیادہ کوشش کرے۔ (صحیح بخاری: صفحہ ۲۵)

۴- عنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَكَ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ: أَرَئَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرَّ مُحَجَّلَةٌ فِي خَيْلٍ بُهْمٍ ذُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ قَالُوا بَلَى ، قَالَ فَإِنَّهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ غُرَّاً مُحَجَّلِينَ مِنْ

الْوُضُوءُ وَأَنَا فَرَطْهُمْ عَلَى الْحَوْضِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے بعد میں آنے والے لوگوں کو آپ قیامت کے دن کیسے پہچانیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: ”تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کسی شخص کے سفید پیشانی والے گھوڑے، مکمل سیاہ اور مکمل سفید گھوڑوں میں مل جائیں تو وہ اپنے گھوڑوں کو پہچان لے گا یا نہیں؟ صحابہ نے کہا کیوں نہیں، فرمایا میری امت بھی قیامت کے دن اعضاءِ وضو کی چمک سے پہچانی جائے گی اور میں ان کے لئے پہلے سے حوض کو ثرپر جا کر بندوبست کرنے والا ہوں۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۶)

۲۵-عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهْنَيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ تَوَضَّأَ فَإِنْ حَسِنَ الْوُضُوءُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يُقَبَّلُ عَلَيْهِمَا بِقُلْبِهِ وَوَجْهِهِ وَجَبَتُ لَهُ الْجَنَّةُ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ”جس نے بہترین طریقے سے وضو کیا پھر دو رکعتیں خلوص نیت کے ساتھ ادا کیں تو اس شخص کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۳۶)

حکمت

روز اول سے ہی رحمانی اور شیطانی قوتیں باہم برسر پیکار ہیں اور ہر انسان کے اندر بھی ان دونوں کا حصہ موجود ہے۔ انسان جسے چاہے غالب کر لے اور جسے چاہے مغلوب کر لے۔ نیکی کرتا رہے تو جسم میں موجود رحمانی طاقت، قوی سے قوی تر ہوتی چلی جاتی ہے، جب کہ گناہ سے شیطانی قوت..... وضو کرنے سے جسم کے گرد نور کا رحمانی قوت کا حامل ایک حصار قائم ہو جاتا ہے، جس کی موجودگی میں شیطانی قوت کا عمل دخل بہت کم ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ عبادات کے لئے وضو مقرر کیا گیا تاکہ عبادات میں شیطانی عمل دخل کم سے کم ہو سکے اور اسی لئے وضو قرب خداوندی کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔

وضو سے فارغ ہو کر پڑھے

۲۶-عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: مَنْ تَوَضَّأَ

فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فُتَحَتْ لَهُ ثَمَانِيَّةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ۔

حضرت عمر بن خطاب رضي الله تعالى عنه فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بہترین وضو کیا پھر پڑھا اشہدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں) اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے، داخل ہو جائے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۲۵، سنن ابو داؤد: صفحہ ۲۵، صحیح مسلم: صفحہ ۱۲۲)

۷- عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ فُتَحَتْ لَهُ ثَمَانِيَّةُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ وَغُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ -

حضرت عمر بن خطاب رضي الله تعالى عنه فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بہترین وضو کیا پھر پڑھا (أشہدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ) اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جس دروازے سے چاہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۹)

حکمت

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ وضو ظاہری طہارت و پاکیزگی کا سبب ہونے کے ساتھ ساتھ باطنی رذائل (براہیوں) سے نجات کا سبب بھی ہے، گویا کہ جب آدمی نے اللہ تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کی نیت سے ہاتھ دھوئے تو ظاہری طور پر ہاتھوں سے میل کچیل کو دور کیا اور

باطنی طور پر ہاتھوں سے کئے گئے گناہوں سے توبہ کی اور ہاتھوں کو آئندہ خدائے بزرگ و برتر کی نافرمانی میں استعمال نہ کرنے کا عہد کیا۔ اسی طریقے پر جب مکمل وضو کیا تو چونکہ وضو میں سات اعضاء کو دھویا، اس لئے بد لے میں جنت کے سات دروازوں سے گزرنے کی بشارت دی گئی اور خداوند قدوس نے احسان فرماتے ہوئے ایک مزید دروازے سے گزرنے کی اجازت بطور انعام عطا فرمائی، یوں سات اعضاء کے دھونے پر جنت کے آٹھوں دروازے بندے پر کھولے جانے کا مرشدہ جانفرزا سنایا گیا ہے۔

رحمت حق بہانہ می جوید بہا نبی جوید
کے مصدق اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی بخشش و مغفرت کے لئے طرح طرح کے اعمال، قسم کی عبادات اور بے شمار پڑھنے کے الفاظ اور مختلف النوع موقع مہیا فرمائے، تاکہ انسان اپنے رب کی بے پناہ رحمتوں کا کسی نہ کسی طرح حق دار قرار پاسکے۔ اور انتہائی آسان اور باسہولت اعمال و افعال کے نتیجے میں رب العزت کی لازوال اور دامنِ نعمتوں سے ممتنع ہو سکے۔
ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھنا

۲۸—عَنْ سُلَيْمَنِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ
بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا
لَمْ تَكُنْ تَصْنَعَهُ قَالَ عَمَدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ۔

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے دن ایک ہی وضو سے کئی نمازیں ادا فرمائیں اور موزوں پر فرماتے رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آج آپ نے وہ کام کیا جو عام طور پر آپ نہیں کرتے، فرمایا کہ میں نے ایسا جان بوجھ کر کیا ہے۔ (صحیح مسلم: صفحہ ۱۳۵، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۸)

تشريع

حضور سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ ہر نماز کے لئے تازہ وضو فرماتے، لیکن کبھی کبھی اپنی امت پر شفقت فرماتے ہوئے ایک وضو سے کئی نمازیں بھی ادا

فرمائیں تاکہ یہ بھی امت کے لئے سنت قرار پا جائے۔

بوس و کنار سے وضو نہیں ٹوٹتا

۴۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَرْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ (بعض اوقات) اپنی
کسی زوجہ محترمہ کا بوسہ لیتے پھر نماز ادا فرماتے اور وضو تازہ نہیں فرماتے تھے۔

(سنن نبی: صفحہ ۳۹)

۵۰- عَنْ غُرْوَةَ بْنِ زُبَيرٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنی کسی زوجہ
محترمہ کا بوسہ لیا پھر نماز ادا کرنے کے لئے (گھر سے) نکلے اور نیا وضو نہیں فرمایا۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۸)

تشریح

اس سے معلوم ہوا کہ زوجہ کا بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح کسی عورت کو چھو لینے
سے بھی وضو ختم نہیں ہوتا۔ نبی کریم ﷺ کا یہ عمل معاذ اللہ کسی نفسانی خواہش کے زیر اثر نہیں،
کیوں کہ آپ کی ذات با برکات اس سے بہت بلند ہے، بلکہ یہ بتانے اور بطور نمونہ پیش کرنے
کے لئے ہے کہ زوجہ کا بوسہ ناقض وضو (وضو توڑنے والا) نہیں ہے، اس کے علاوہ بھی اس عمل
سے متعدد مسائل مستبط ہونے کے علاوہ بے شمار حکمتیں ہیں جو ہماری پشمانتان ظاہر ہیں سے
پوشیدہ ہیں۔

بول و براز اور خروج رفع سے وضو ہے

۱۵- قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَمَرَنَا
أَنْ لَا نَزِعَةَ ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنُوْمٍ۔

صفوان بن عسال کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اکرم ﷺ کی ساتھ سفر میں ہوتے
تو آپ ہمیں تین دن تک موزے نہ اتارنے کا حکم فرماتے خواہ بول و براز کریں یا

سوئیں مگر جنابت سے غسل کرنے کیلئے موزے اتارنے پڑتے تھے۔

(سنن نبی صفحہ ۲۷)

۵۲-عَنْ عَلِيٍّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا فَسَاءَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصِرِفْ وَلَيَتَوَضَأْ وَالْيَعْدُ الصَّلَاةُ۔

حضرت علی بن طلق کہتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا جب کسی کاتم میں سے نماز میں وضوؤٹ جائے تو ائے پاؤں پھر جاؤ (اور خاموشی سے جا کر) وجو کراور واپس آ کر نماز کو لوٹا دو۔ (ابوداؤ دشیریف صفحہ ۳۱)

۵۳-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ شَكِيُّ إِلِي النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ لَا يَنْصِرِفْ حَتَّىٰ يَجِدَ رِيحًا أَوْ يَسْمَعَ صَوْتاً۔

حضرت عبد اللہ بن زید کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے دوران ہوا خارج ہونے کا شک ہٹنے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا نماز نہ چھوڑ دیہاں تک کہ کوئی بُو پائے یا آواز سنے۔ (ابوداؤ دشیریف صفحہ ۳۱)

شرح

پہلی حدیث مبارک میں ”خواہ بول و براز کریں“، کے الفاظ محل استدلال ہیں کہ موزے کا سفر میں اصول یہ ہے کہ جنابت کے علاوہ کسی طریقے سے بھی وضوؤٹ موزے نہیں اتارے جاتے بلکہ وضو کر کے موزوں پر مسح کر لیا جاتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں ”بول و براز (پیشاب، پاخانہ) کو بھی وضوٹ نہ کا ایک سبب گردانا گیا ہے۔ جب کہ دوسری دونوں حدیثوں میں ہوا (رتیع) کے خارج ہونے کو وضوٹ نہ کا سبب بتایا گیا ہے، اور اگر کوئی ایسا شخص ہو کہ اسے بار بار وضوٹ جانے کا وہم ہوتا ہو تو اس کے لئے حکم یہ ہے کہ اسے جب تک بدبو یا آواز محسوس نہ ہوتب تک وہ نماز نہ توڑے بلکہ اپنے باوضو ہونے پر ہی یقین رکھے۔

نواقص وضو

ق (الثی) منه بھر کر ہو تو ناقض وضو ہے

۵۴- عَنْ أَبِي دُرْدَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَاءَ فَتَوَضَّأَ

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے قے کی تو

پھر وضو فرمایا۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۱۳)

شرح

منہ بھر کر ق (الثی) آنے سے بھی وضو ثبوت جاتا ہے اور جسم کے کسی بیرونی حصے سے خون ظاہر ہو کر بھے تو بھی وضو نہیں رہے گا کیونکہ بھنے والے خون کی حرمت اور ناپاکی کو قرآن کریم نے بھی جگہ جگہ بیان فرمایا ہے۔ اگر خون نکل کر بھے نہیں تو وہ ناقض وضو نہیں، یہی حکم پیپ، زرد پانی وغیرہ کا بھی ہے۔

ندی سے وضو ثبوت جاتا ہے

۵۵- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ عَنِ الْمَذِيْ، فَقَالَ: يَغْسِلُ مَذَا كِيْرَةٌ وَيَتَوَضَّأُ -

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ سے مذی کے بارے میں پوچھنے کا کہا تو (ان کے پوچھنے پر) آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”اپنے آلات کو دھولوا اور وضو کرو۔“ (سنن نسائی: صفحہ ۲۷)

۵۶- عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ الْقَىَ مِنَ الْمَذِيْ شِدَّةً وَكُنْتُ أَكْثُرُ مِنْهُ الْإِغْتِسَالُ فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَ إِنَّمَا يَجْزِئُكَ مِنْ ذَالِكَ الْوُضُوءُ -

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے مذی کی وجہ سے بہت

زیادہ نہان پڑتا تھا، میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (مذی سے نہانے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ) وضو کافی ہے۔

(ابوداؤ: صفحہ ۳۱)

نوث: مذی دراصل وہ مادہ ہے جو آکہ پیشاب سے بوقت شہوت خارج ہوتا ہے اور اس سے غسل لازم نہیں ہوتا، صرف وضو ثابت ہے۔

لیٹ کر یا ٹیک لگا کر سونے سے وضو ثابت جاتا ہے

۷۵—عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتَّىٰ غَطَّ أَوْنَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ قُلْثُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّكَ قَدْ نَمْتَ قَالَ أَنَّ الْوُضُوءَ لَا يَجِبُ إِلَّا عَلَىٰ مَنْ نَامَ مُضْطَجِعاً فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرَخَتْ مَفَاصِلُهُ، وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ هُرَيْرَةَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ سجدہ کرتے ہوئے سو گئے اور خرانے لینے لگے پھر کھڑے ہوئے اور بقیہ نماز پڑھی (راوی کہتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ تو سو گئے تھے (پھر نماز کو بھی جاری رکھا) فرمایا جب کوئی لیٹ کر سو جائے تب وضو ثابت ہے، کیونکہ اس وقت اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں (یعنی لیٹ کر سونے سے)۔ اسی حدیث کو حضرت عائشہ، حضرت عبداللہ بن مسعود اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی روایت کیا۔

۳۷ (جامع ترمذی: صفحہ ۱۲)

شرط

اس حدیث مبارک میں سرکار دو عالم ﷺ کا ایک عمل ہے اور دوسرا فرمان۔ سرکار ﷺ کی وی خصوصیت ہے کہ آپ ﷺ کا وضو نیند سے بھی نہیں ٹوٹتا، کیونکہ وضو ثابت ہے بے خبر اور بے توجہ لیٹ کر گھری نیند سونے سے۔ جب کہ نبی کریم ﷺ کی سوتے میں صرف آنکھیں سوتی تھیں اور دل جا گتا تھا جب کہ عام انسان بے خبر ہو کر سوتے ہیں، جس کی وجہ سے تمام اعضاء ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اس صورت میں رتع (ہوا) کے خارج ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں یقینی طور پر کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا۔ یہی سبب ہے کہ ٹیک لگا کر یا لیٹ کر سونے پر وضو ثابت کا حکم لگایا گیا ہے۔

جب بیت الخلاء جانا چاہے تو کیا پڑھے

۵۸- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: "أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ"

حضرت مسد در پی احادیث علی عنہ نے عبد الوارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے: "أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" (میں شریجنوں اور جنیوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں)۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶، سنن ابو داؤد: صفحہ ۲)

۵۹- عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ-

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو پڑھتے: "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" اے اللہ! میں شریجنوں کے شر سے (محفوظ رہنے کیلئے) تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(سنن ابو داؤد: صفحہ ۳، سنن نسائی: صفحہ ۲۶، جامع ترمذی: صفحہ ۳، صحیح بخاری: صفحہ ۲۶)

۶۰- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ-

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ (بیت الخلاء وغیرہ) شیاطین کے حاضر ہونے کی جگہیں ہیں پس جب تم بیت الخلاء کی طرف آؤ تو کہو "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ" میں شریجنات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶، سنن ابو داؤد: صفحہ ۳)

۶۱- عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ-

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں

داخل ہوتے تو پڑھتے ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَغُوذُكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْجَنَّاثِ“ اے اللہ تعالیٰ! میں خبیث جنوں اور جنیوں کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

”جیسے چاہو جیو“ کے اصول پر زندگی بس رکنا فرزندانِ اسلام کا طریقہ نہیں ہے، کیونکہ جب اسلام کو دل و جان سے قبول کر لیا تو پھر اپنے مال اور جان کو جنت کے بدالے میں خدا تعالیٰ کے ہاتھ نیچ دیا۔ لہذا جب جسم اور جسم کے اعضاء، خیالات و خواہشات اپنی نہیں رہیں تو اپنی چاہت اور پسند و ناپسند کا کیا معنی۔ اور پھر اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارے ہی فائدے کے لئے دنیا اور آخرت میں کامیابی کے اصول سکھاتا ہے اور ہر چھوٹے سے چھوٹے عمل کے بارے میں مکمل راہنمائی فراہم کرتا ہے، حتیٰ کہ اس بارے میں بھی کہ جب پیشاب کرو تو کس طرح بیٹھو، کس طرح پیشاب کرو، نگاہیں کدھر رکھو، استنجاء کیسے کرو، پانی کتنا استعمال کرو، کیا پڑھ کر داخل ہو وغیرہ وغیرہ اور دلچسپ بات یہ کہ ہر ہر بتابے گئے عمل میں طبی اور سائنسی فوائد بھی بے شمار ہیں۔ اس پر تمام کائنات کے خالق و مالک کا جس قدر شکر ادا کیا جائے، کم ہے۔

بیٹھ کر پیشاب کرنا سنت ہے

۶۲—عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرِ قَالَ رَئِنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبُولُ قَائِمًا، فَقَالَ: يَا عُمَرُ! لَا تَبْلُ قَائِمًا فَمَا بُلْتُ قَائِمًا بَعْدُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد (حضرت عمر) سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو، پس اس کے بعد میں نے بھی بھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

۶۳—عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوا هُمَا كَانَ يَبُولُ إِلَّا قَاعِدًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو تمہیں یہ بتائے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے تو تم اس کی تصدیق نہ کرو بلکہ آپ (نبی

کریم ﷺ) بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۲۶، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶، سنن نسائی: صفحہ ۱۱)

۶۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبُولَ قَائِمًا
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے
کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶، جامع ترمذی: صفحہ ۲۶)

بیت الخلاء میں چہرہ و پشت کس طرف ہونا چاہیے

۶۴- عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدَ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى
أَنْ أَشْرَبَ قَائِمًا وَأَنْ يَبُولَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ۔

حضرت جابر نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنائے کہ بنی
کریم ﷺ نے مجھے کھڑے ہو کر پانی پینے اور قبلہ رخ (ہو کر) پیشاب کرنے سے منع
فرمایا ہے۔ (ابن ماجہ: صفحہ ۲۷)

۶۵- عَنْ أَبِي أَيُوبِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدِرُوا هَا
لِغَائِطِ أَوْ بَوْلِ۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی کریم ﷺ نے
فرمایا کہ پیشاب وغیرہ کے لئے نہ تو قبلہ رخ ہو کر بیٹھو اور نہ ہی قبلہ کی جانب پشت
کرو۔ (سنن نسائی: صفحہ ۱۰)

۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا أَنَّكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالَدِ
أَعْلَمُكُمْ فَإِذَا آتَيْتُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدِرُو هَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
میں تم لوگوں کے لئے باپ کے درجے میں ہوں (اور زندگی گزارنے کے آداب)
تمہیں سکھاتا ہوں، پس جب تم میں سے کوئی قضاۓ حاجت کے لئے جائے تو
قبلہ رخ ہو کر اور قبلہ کی طرف پشت کر کے نہ بیٹھے۔ (سنن ابو داؤد: صفحہ ۳)

شرط

کعبۃ اللہ، اللہ تعالیٰ کے انوار و تجلیات کا مرکز ہے، اس کی تعظیم کیلئے یہ حکم فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ پیشاب وغیرہ کے علاوہ بھی تعظیماً کعبۃ اللہ کی طرف پاؤں پھیلانے، پشت کرنے اور تھوک پھینکنے سے بچنا چاہئے، کیونکہ یہی ادب کا تقاضا ہے۔

قدس اشیاء کا ناپاک جگہوں پر لے جانا

۶۸- عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتِمَةَ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء جانے کا ارادہ فرماتے تو اپنی انگوٹھی اتار دیتے تھے۔ (سنن ابو داؤد: صفحہ ۲۷، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

تنبیہ

۱) مطلقاً انگوٹھی اتارنا ضروری نہیں بلکہ وہ انگوٹھی یا کوئی ایسی چیز جس پر کوئی مقدس عبارت کندہ ہو، اس کا الگ کرنا ضروری ہے۔ حدیث مذکورہ بالا میں جس مقدس انگوٹھی کا ذکر ہے، اس پر عبارت ”مُحَمَّدُ رَسُولُ اللَّهِ“ کندہ تھی جو حکمرانوں سے مراست میں بطور ”سرکاری مہر“ استعمال ہوتی تھی۔

۲) ایسے میں وہ حضرات جو بازو وغیرہ پر نام لکھواتے ہیں اور اسی نام کی تحریر کے ساتھ وہ بیت الخلاء وغیرہ میں بھی جاتے ہیں اور یوں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے نام کی بے ادبی کرتے ہیں، انہیں اس مکروہ فعل سے بچنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ فرمائے۔

۳) معلوم ہوا کہ مقدس اشیاء کا ان کے احترام کے باعث ناپاک جگہوں خصوصاً بیت الخلاء وغیرہ میں لے جانا سخت منع ہے۔ ہاں اگر تعویذ وغیرہ موم جامہ کر کے محفوظ کر لیا گیا ہو تو اس میں کوئی مصالقہ نہیں ہے، لیکن احتیاط پھر بھی بہتر ہے۔

شرمنگاہ کو دا میں ہاتھ سے چھونا مکروہ ہے

۶۹- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي إِنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسُّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَسْتَتْجِ بِيَمِينِهِ

حضرت عبد اللہ بن ابی قادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص قضاۓ حاجت (پیشاب) کرے تو اپنے آکہ پیشاب کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔

(ابن ماجہ: صفحہ ۲۷، سنن نسائی: صفحہ ۱۱)

۷۔ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ: إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرَبَ فَلَا يَشْرَبُ نَفْسًا وَاحِدًا۔

حضرت ابو قادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرے تو آکہ پیشاب کو دایاں ہاتھ نہ لگائے اور جب بیت الخلاء میں جائے تو دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کرے اور جب کوئی چیز پیئے تو ایک ہی سانس میں نہ پی جائے۔ (ابوداؤد: صفحہ ۶)

۸۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: إِذَا شَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْأَنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمْسُ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّخُ بِيَمِينِهِ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی قادہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کوئی چیز پیئے تو برتن کے اندر سانس نہ لے اور جب بیت الخلاء جائے تو آکہ پیشاب کو دائیں ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ ہی دائیں ہاتھ سے استنجاء کرے۔ (صحیح بخاری: صفحہ ۲۷)

پانی سے استنجاء کرنے کی فضیلت

۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: نَزَّلْتُ فِي أَهْلِ قُبَّاءَ فِيهِ رِجَالٌ يُحْبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ، قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَّلْتُ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

یہ آیت اہل قباء کی شان میں نازل ہوئی: ”اس بستی میں ایسے افراد ہیں جو صفائی سترہائی کو بہت زیادہ پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ صاف سترہار ہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ پھر فرمایا کہ قباء والے پانی کے ساتھ استنجاء کرتے تھے، تب یہ آیت نازل ہوئی۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۰)

۳۷- عَنْ أَبِي أَيُوبِ الْأَنْصَارِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَّلَتْ "فِيهِ رَجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا مَعْشِرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَثْنَا عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ، فَمَا طُهُورُكُمْ؟ قَالُوا: نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَجِنُ بِالْمَاءِ، قَالَ: فَذَلِكَ فَعَلَيْكُمُوهُ۔

حضرت ابوایوب انصاری، حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اس بستی میں ایسے افراد ہیں جو پاکیزگی کا بہت خیال رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے گروہ انصار! اللہ تعالیٰ تمہاری تعریف فرماتا ہے، تمہاری نفاست پسندی کی وجہ سے، تمہاری صفائی و پاکیزگی کا طریقہ کار کیا ہے؟۔ تمام انصار نے جواب دیا، ہم نماز کے لئے وضو کرتے ہیں جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجاء کرتے ہیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس عمل کو لازم پکڑو۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۳۰)

شرط

اس زمانے میں پانی کیاب تھا اور عام دستیاب نہیں ہوتا تھا، جیسا آج ہے۔ ایسے میں اسلام نے پاکیزگی و نظافت کا اس قدر اہتمام فرمانا۔ اسے اسلام کی نفاست پسندی اور انسانوں کی بھلائی پر حریص ہونے کے سوا بھلا اور کیا نام دیا جا سکتا ہے۔ صحت و صفائی کی آج کے دور میں جو اہمیت واضح ہو چکی ہے، وہ سب پر اچھی طرح عیاں ہے۔ اور دنیا کے ہر معاشرہ میں اس کی اہمیت مسلمہ ہے، جب کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو پاکیزگی کا سبق اس وقت دیا جب اس کی موجودہ اہمیت کسی کے خواب و خیال میں بھی نہ تھی۔

۲۷- عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءٌ قَالَ: مَنْ وَضَعَ هَذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ: اللَّهُمَّ فَقِهْهُ فِي الدِّينِ -

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ بیت الخلاء تشریف لے گئے تو میں نے آپ کے لئے پانی رکھا (فراغت کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کس نے رکھا ہے، پس میں نے آپ کو خبر دی (کہ یہ پانی میں نے رکھا ہے) تو آپ ﷺ نے (اس بات سے خوش ہو کر فرمایا) اے اللہ! اس کو دین کی سمجھھ عطا فرم۔

تشريع

یہ حدیث مبارک جہاں اس عنوان پر دلالت کرتی ہے، وہیں اس سے شاگرد کا استاذ کی، مرید کا اپنے شیخ کی اور چھوٹوں کا بڑوں کی خدمت کرنا بھی ثابت ہو رہا ہے۔ اور اسی دعا، یہی کی برکت تھی کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بڑھ کر صحابہ کرام میں کوئی قرآن کا عالم نہ تھا اور عالم اسلام کی سب سے پہلی تفسیر ”تفسیر ابن عباس“ آپ، یہی کا کارنامہ ہے۔

بیت الخلاء میں (برہنہ حالت میں) گفتگو، سلام اور جواب کی ممانعت

۲۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَا يَخْرُجُ الرَّجُلُنَّ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفِينَ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمْعَثُ عَلَى ذَالِكَ -

حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نہ پائے جائیں کوئی دو شخص اس حالت میں کہ وہ برہنہ ہو کر پیشتاب کر رہے ہوں اور آپ میں گفتگو بھی کر رہے ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس عمل پر سخت ناراض ہوتا ہے۔

(سنن ابو داؤد: صفحہ ۲۷)

۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَرَ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَمَ وَلَمْ يَرُدْ عَلَيْهِ فَلَمَّا فَرَغَ ضَرَبَ بِكَفَيهِ الْأَرْضَ فَتَيَمَّمَ وَرَدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا جب کہ آپ ﷺ پیشتاب کر رہے تھے (تو اس وقت) آپ نے سلام کا

جواب نہیں دیا پس جب آپ فارغ ہوئے تو آپ نے زمین پر اپنی ہاتھوں کو مارا اور تمیم فرمایا اور پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

(سن ابن ماجہ: صفحہ ۲۹، سن نسائی: صفحہ ۱۶)

۷۷۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُؤْلِفُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتَنِي عَلَى مِثْلِ هَذِهِ إِلَى لَهُ فَلَا تُسَلِّمْ عَلَيَّ فَإِنَّكَ إِنْ فَعَلْتَ ذَالِكَ لَمْ أَرُدَّ عَلَيْكَ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرتے ہوئے آپ کو سلام کیا حالانکہ اس وقت آپ پیشاب کر رہے تھے، فراغت کے بعد آپ نے اس شخص سے فرمایا جب تم مجھے اس حالت میں پاؤ تو سلام نہ کرو، کیونکہ اگر تم اس حالت میں مجھے سلام کرو گے تو میں سلام کا جواب نہیں دے سکوں گا۔ (سن ابن ماجہ: صفحہ ۲۹)

جب بیت الخلاء سے نکلتے تو پڑھے

۷۸۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ: "غُفرانَكَ"

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو یہ دعا کرتے: "اے اللہ! (میں تجھ سے) تیری بخشش کا طلب گار ہوں۔ (سن ابو داؤد: صفحہ ۶، جامع ترمذی: صفحہ ۳، سن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

۲۷

۷۹۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: "الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِي الْأَذْى وَعَافَانِي"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ جب بیت الخلاء سے نکلتے تو یہ پڑھتے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِي الْأَذْى وَعَافَانِي﴾ تمام تعریفیں اس ذات کی جس نے مجھ سے تکلیف کو دور کیا اور مجھے عافیت بخشی۔ (ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

اذان کی ابتداء کیسے ہوئی

۸۰-عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ فَارِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ فِي الْمَنَامِ قَالَ رَأَيْتُ
رَجُلًا عَلَيْهِ ثُوبَانَ أَخْضَرَانِ يَحْمِلُ النَّاقُوسَ فَقُلْتُ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ تَبِعْ
النَّاقُوسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قُلْتُ أَنَا دِيْنِ بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَذْلُكَ
عَلَى خَيْرٍ مِنْ ذَالِكَ قُلْتُ وَمَا هُوَ؟ قَالَ تَقُولُ "اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ
أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدَ رَسُولُ اللَّهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدَ رَسُولُ اللَّهِ، حَسَنَ عَلَى الصَّلَاةِ، حَسَنَ
عَلَى الصَّلَاةِ، حَسَنَ عَلَى الْفَلَاحِ، حَسَنَ عَلَى الْفَلَاحِ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ
أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"..... قَالَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى آتَى رَسُولَ
اللَّهِ فَأَخْبَرَهُ بِمَا رَأَى قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ رَجُلًا عَلَيْهِ ثُوبَانَ
أَخْضَرَانِ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فَقَصَّ عَلَيْهِ الْخَبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ
صَاحِبَكُمْ قَدْ رَأَى رُؤْيَاً فَأَخْرُجْ مَعَ بَلَالٍ إِلَى الْمَسْجِدِ فَالْقَهَا عَلَيْهِ
وَلِيُّنَادِيَ بَلَالٌ فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ قَالَ فَخَرَجْتُ مَعَ بَلَالٍ إِلَى
الْمَسْجِدِ فَجَعَلْتُ الْقَهَا عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَادِيَ بِهَا قَالَ فَسَمِعَ عُمَرُ بْنُ
الْخَطَّابَ بِالصَّوْتِ فَخَرَجَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ
الَّذِي رَأَى وَفِي التِّرْمِذِيِّ بِلِفْظِهِ -

حضرت عبد الله بن زيد رضي الله تعالى عنه کے والد بیان کرتے ہیں کہ عبد الله بن زید رضي الله تعالى عنه نے خواب دیکھا، کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دو سبز کپڑے اوڑھے ہوئے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے ناقوس اٹھا کر کھاتھا میں نے اس سے کہا اے اللہ کے بندے کیا یہ ناقوس فروخت کرو گے، کہنے لگا کہ تم اس (ناقوس) کا کیا کرو گے، میں نے کہا: ”اس سے میں نماز کا اعلان کیا کروں گا۔ کہنے لگا: ”میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں، جو اس سے بہتر ہو۔ میں نے پوچھا: ”وہ کیا؟ - تب اس نے کہا:

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهُ

اَللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدَ رَسُولُ اللّٰهِ، حَيٌّ عَلٰى^۱
الصَّلٰوةٍ، حَيٌّ عَلٰى الصَّلٰوةٍ، حَيٌّ عَلٰى الْفَلَاحٍ، حَيٌّ عَلٰى الْفَلَاحٍ، اللّٰهُ^۲
اَكْبَرُ، اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلٰهُ اَكْبَرُ.....

پھر عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر سے نکلے اور حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے اور تمام واقعہ کی خبر دی کہ میں نے سبز کپڑوں میں ملبوس ایک شخص کو دیکھا اس نے ایک ناقوس انھار کھاتھا (ناقوس وہ آله ہے جس سے عیسائی، لوگوں کو اپنی عبادت کیلئے جمع کرتے ہیں یہ ایک چھوٹی لکڑی ہوتی ہے جس سے ایک بڑی لکڑی پر چوت لگائی جاتی ہے۔) پھر میں نے وہ تمام واقعہ بیان کر دیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ کرام سے) فرمایا تمہارے ساتھی نے خواب دیکھا ہے پھر مجھے حکم دیا کہ میں یہ کلمات حضرت بلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سکھاؤ اور وہ اذان کہیں کیونکہ ان کی آواز بلند تھی پس میں بلاں کے ساتھ مسجد گیا اور میں نے کلمات اذان ان کو سکھائے اور انہوں نے اذان کی جب یہ الفاظ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کانوں میں پڑے تو وہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے بھی بعینہ وہی خواب دیکھا ہے جو عبد اللہ بن زید نے دیکھا ہے۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۲۶، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۱۵)

فضائل اذان

۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤْذِنُ مُؤْتَمِنٌ
اللّٰهُمَّ ارْسِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤْذِنِينَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام (تمہاری نمازوں کا) کفیل ہے اور موذن (تمہاری نمازوں کے اوقات کا) محافظ و امین ہے۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی کہ) اے اللہ! اماموں کو ہدایت کے راستے پر چلا اور موذنیں کی بخشش و مغفرت فرم۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۲۹، سنن ابو داؤد: صفحہ ۸۳)

۸۲- عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ أَذْنَ مُخْتَسِبًا سَبْعَ سِنِينَ

کُتِبَ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ -

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے خالص ثواب کی نیت سے سات سال تک اذان پڑھی، اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۲۹، سنن ابن ماجہ: ۵۳)

۸۳- عَنْ أَبْنِ عِمْرَانَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَنْ أَذَنَ إِثْنَتَيْ عَشَرَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَكُتِبَ لَهُ بِتَادِيْنِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے بارہ (۱۲) سال اذان پڑھی، اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اس کی ہر دی ہوئی اذان کے بد لے ۷۰ (ست) نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ہر اقامت کے بد لے میں تیس (۳۰) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۳)

۸۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ لَا يَسْمَعُهُ جِنْ وَلَا إِنْسَنٌ وَلَا شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا شَهَدَ لَهُ -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر وہ جن اور انسان نباتات و جمادات جو موذن کی آواز کو سنتے ہیں قیامت کے روز اس کے حق میں گواہی دیں گے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۳)

۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْمُؤْذِنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدِيْ صَوْتُهِ وَيُشَهِّدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدٍ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهُ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلْوَةً وَيُكَفِّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُ مَا وَفِي النِّسَائِيِّ بِلْفُظِيهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ موذن کی بلند آواز سے بخشوادے گی اور (قیامت کے روز) ہر خشک و تر چیز اور نماز میں حاضر ہونے والے، موذن کے حق میں گواہی دیں گے، موذن کے لئے (ایک نماز کی جگہ) پچیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے اور اس کی اذان دونمازوں

کے درمیان سرزد ہونے والے اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے۔ اور انہی الفاظ کے ساتھ نسائی میں بھی ہے۔ (سن ابو داؤد: صفحہ ۸۳، سن نسائی: صفحہ ۱۰۶)

۸۶- أَنَّ أَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهُ إِنِّي أَرَأَكَ تَحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمٍ كَأَوْبَادِيَّتَكَ فَأَذْنُتَ لِلصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤْذِنِ جِنٌ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهَدَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صحابی کو کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تو بکریوں کو بیابانوں میں چڑاتا ہے، لہذا جب تو کسی ایسی جگہ پر ہو اور نماز کیلئے اذان دے تو نہایت بلند آواز سے اذان دے اس لئے کہ اس آواز کو جنوں، انسانوں اور دوسری چیزوں میں سے جو بھی سے گا وہ قیامت کے روز تیرے حق میں گواہی دے گا۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ بات میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ (صحیح بخاری: صفحہ ۸۶)

اذان کے بعد درود و پاک پڑھنا

۸۷- عَنْ عَمْرِ بْنِ الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤْذِنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّو عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا۔

حضرت عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنائے کہ جب تم موزن کو اذان کہتے ہوئے سنوت وہی الفاظ دہراو جو وہ کہہ رہا ہے اس کے بعد مجھ پر درود پڑھو، پس جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔

(سن ابو داؤد: صفحہ ۸۳)

اذان کے بعد کی دعاء

۸۸- عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبُّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ اتِّمْ مُحَمَّدَ نِبْيَانَ الْوَسِيلَةِ وَالْفَضِيلَةِ

وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا نَذِي وَعْدَتْهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ
حضرت جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنهم بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے
فرمایا کہ جس نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی:

”اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلْوَةِ الْقَائِمَةِ اتْمُحَمَّدَ نِبْيَانَ الْوَسِيلَةِ
وَالْفَضِيلَةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا نَذِي وَعْدَتْهُ“
تواس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی۔ ۵۸

(صحیح بخاری: صفحہ ۸۶، جامع ترمذی: صفحہ ۲۹، سنن ابو داؤد: صفحہ ۸۵، سنن نسائی: صفحہ ۱۱۰)

اذان کے بعد پڑھی جانے والی معروف دعا کے آخر میں وارزقا شفاعت یوم القیامۃ کے الفاظ گوکہ صحاح ستہ میں نہیں لیکن ایک اور روایت جو دیگر متعدد کتب میں منقول ہے، اس میں اس قسم کے الفاظ ہیں، اس روایت کو ایک معتبر سند سے ہم یہاں نقل کرتے ہیں۔

۸۹- عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَعْلَمُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ قَالَ اللَّهُمَّ
رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلْوَةِ الْقَائِمَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ قَالَ هَذَا عِنْدَ النِّدَاءِ حَلَّهُ اللَّهُ فِي شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو دراء رضی الله تعالى عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اذان سنتے تو فرماتے:

”اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَةِ وَالصَّلْوَةِ الْقَائِمَةِ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ
عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَاجْعَلْنَا فِي شَفَاعَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ“
”اے اس دعوت کامل کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب رحمتیں نازل فرماء
حضرت محمد ﷺ پر جو تیرے خاص بندے اور رسول ہیں اور ہمیں قیامت کے روزان
کی شفاعت سے بہر و فرماء۔“

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اذان کے بعد یہ پڑھا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ
اس کے لئے میری شفاعت حلال فرمادے گا۔

(معجم الاوسط: صفحہ ۳۹، مکتبۃ معارف، ریاض، سعودی عرب)

نوت: ان دونوں روایات میں کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں، لہذا دونوں کے الفاظ کو ترتیب دے کر پڑھنا دونوں کا ثواب حاصل کر لینے کا موجب ہے۔ اسی وجہ سے عرف میں ان دونوں دعاؤں کو جمع کر کے پڑھا جاتا ہے، کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا خود اپنی شفاعت کے لئے دعا فرمانا یقیناً تعلیم امت کے لئے ہے لیکن جہاں تک جواز کا تعلق ہے تو کوئی سی بھی دعا پڑھی جاسکتی ہے۔

اذان کا جواب دینا

۹۔ عنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤْذِنُ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمْ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَسِيْنٌ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ حَسِيْنٌ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِنْ قَلْبِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.....

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب موذن ﴿الله اکبر اللہ اکبر﴾ کہے تو تم بھی کہو ﴿الله اکبر اللہ اکبر﴾ جب کہے ﴿اشهد ان لا اله الا الله﴾ تو تم بھی کہو ﴿اشهد ان لا اله الا الله﴾ اور جب وہ کہے ﴿اشهد ان محمد رسول اللہ﴾ تو تم بھی کہو ﴿اشهد ان محمد رسول اللہ﴾ جب کہے ﴿حسی علی الصلوٰۃ﴾ تو کہو ﴿لا حول ولا قوٰۃ الا باللہ﴾ جب موذن کہے ﴿حسی علی الفلاح﴾ تو کہو ﴿لا حoul ولا قوٰۃ الا باللہ﴾ پھر جب کہے ﴿الله اکبر اللہ اکبر﴾ تو کہو ﴿الله اکبر اللہ اکبر﴾ جب کہے ﴿لا اله الا الله﴾ تو کہو ﴿لا اله الا الله﴾ جو شخص (یہ کلمات) دل سے کہے گا، وہ جنت میں ضرور داخل ہو گا۔ (سنن ابو داؤد: صفحہ ۸۵)

اذان اور اقامۃ کے درمیانی وقفے میں دعا قبول ہوتی ہے

۱۹۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لَا يُرَدُّ الدُّعَاءُ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا رد (نامقبول) نہیں کی جاتی۔

(ابوداؤد: صفحہ ۸، جامع ترمذی: صفحہ ۲۹)

تشريع

اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمارے تخیل اور تصور سے بھی بہت زیادہ وسیع ہے، وہ ایک پیاس سے کتنے کوپانی پلانے پر پوری زندگی کے گناہ آن واحد میں معاف کر دینے والی ذات اپنے بندوں پر بے پناہ شفیق ہے، لیکن کوئی بندہ بھی تو اس کی طرف آئے۔ یونہی اس رحیم و کریم ذات نے توبہ اور بخشش کے دروازے ہمیشہ کے لئے کھول رکھے ہیں کہ جس وقت بھی کسی کا دل ہماری طرف آنے کو چاہے تو وہ ہماری آغوش رحمت میں فی الفور چلا آئے۔ لیکن بعض اوقات ایسے بھی ہیں جن میں وہ خصوصی مہربانی فرماتے ہوئے دعاوں کو قبول فرماتا ہے۔ ان اوقات میں سے ایک اذان اور اقامت کے درمیان کا وقت بھی ہے۔ اس کے علاوہ:

- ۱) رات کا آخری پھر
- ۲) کعبۃ اللہ پر پہلی نظر پڑتے ہی
- ۳) میدان عرفات میں وقوف کے وقت
- ۴) افطار کے وقت
- ۵) جمعہ کے دو خطبوں کے درمیان کا وقت
- ۶) نماز جمعہ کے بعد
- ۷) جمعہ کے دن عصر سے مغرب کا وقت
- ۸) ختم القرآن کے وقت
- ۹) ختم بخاری کے وقت
- ۱۰) بڑی راتوں میں
- ۱۱) چاندرات میں
- ۱۲) تین مرتبہ ہاتھ دعا کیلئے اٹھانے پر
- ۱۳) مصیبت کے وقت

۹۲) حالت سفر وغیرہ میں بھی دعا کی جلد قبولیت کے لئے اہم ہیں۔

کیا نابینا اذان دے سکتا ہے؟

۹۲- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ مَكْتُومٍ كَانَ مُؤَذِّنًا لِرَسُولِ اللَّهِ وَهُوَ أَعْمَىٰ . وَفِي الْبَخَارِيِّ وَالْمُسْلِمِ بِلِفْظِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موزن تھے اور وہ نابینا تھے۔

(سنن ابو داؤد: صفحہ ۸۶، صحیح بخاری: صفحہ ۸۶، صحیح مسلم: صفحہ ۱۶۵)

وقت سے پہلے دی جانے والی اذان کا حکم

۹۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ بَلَالًا أَذْنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْجِعَ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (بھولے سے ایک دن) فجر کا وقت شروع ہونے سے پہلے ہی اذان دے دی تو نبی کریم ﷺ نے (وقت ہو جانے پر) انہیں دوبارہ اذان دینے کا حکم فرمایا۔ (سنن ابی داؤد: صفحہ ۸۶)

شرح

وقت سے پہلے اگر بھول کر اذان دے دی جائے تو وقت ہونے پر دوبارہ دی جائے کیونکہ پہلی دفعہ اس وقت اذان دی گئی جب اس کا وقت ہوا، ہی نہیں تھا، اذان، نماز کے علاوہ بھی کئی موقع پر دینا جائز ہے، مثلاً کسی اہم چیز کی گمشدگی کے وقت، علاقے پر دشمن کے حملے کے وقت۔ سخت مصیبت و پریشانی کے وقت، بچے کی پیدائش کے وقت، مسلمان کو وفاتے وقت وغیرہ اذان دینا جائز ہے۔ دیگر تفصیل کتب فقہ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

اذان کے بعد مسجد سے نکلنا

۹۴- عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَذْرَكَهُ الْأَذَانُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ لِمَا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ وَهُوَ لَا يُؤْيِدُ الرَّجُعَةَ فَهُوَ مُنَافِقٌ -

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس

شخص نے مسجد میں اذان سنی اور پھر وہ مسجد سے بغیر کسی ضروری حاجت کے نکلا جب کہ اس کا رادہ واپس مسجد میں لوٹنے کا نہیں تو (سمجھ لو کہ) وہ منافق ہے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۳)

شرح

حدیث پاک میں مذکورہ وعید اس شخص کے لئے ہے، جو اذان کے بعد مسجد سے نماز سے بھاگنے کے لئے نکلے تو وہ منافق ہے اور جو کوئی شخص کسی شرعی عذر کی بناء پر مثلاً وضو وغیرہ بنانے کے لئے مسجد سے نکلے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔

اقامت کا بھی جواب دینا چاہیے

۹۵- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ بِلَالًا أَخْدَفَ فِي الْإِقَامَةِ فَلَمَّا أَنْ قَالَ قَدْقَامِتِ الصَّلَاةَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَقَامَهَا اللَّهُ وَأَدَمَهَا اللَّهُ وَقَالَ فِي سَائِرِ الْإِقَامَةِ كَنْحُونِ حَدِيثٌ عُمَرٌ فِي الْأَذَانِ -

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض اصحاب نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت پڑھی جب انہوں نے ﴿قدقامت الصلوٰۃ﴾ کہا تو نبی کریم ﷺ نے جواب فرمایا ﴿اقامها اللہ وآدامها اللہ﴾ (اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ قائم و دائم رکھے) اور بقیہ ساری اقامت کا جواب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث کے مطابق دیا۔ (ابوداؤد: صفحہ ۸۵)

اقامت کے الفاظ اذان کی طرح دو، دو مرتبہ ہیں

۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيدٍ قَالَ كَانَ اذَانُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَفَعاً شَفَعاً فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ -

حضرت عبد اللہ بن زید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اذان جفت ہوتی (یعنی ایک ایک کلمہ دو، دوبار) اذان میں اور اقامت دونوں میں۔ (جامع ترمذی صفحہ ۲۷)

خاص اللہ کیلئے مسجد بنانے کا ثواب

۹۷- عَنْ عُمَرِ بْنِ الخطَابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ بَنَى لِلَّهِ

مَسْجِدًا يُذْكُرُ فِيهِ اسْمُ اللَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ۔

۹۸- وَفِي النِّسَائِيِّ عَنْ عُمَرِ بْنِ عَنْبَسَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ مِثْلَهُ۔ عَنْ عَلَى
ابْنِ أَبِي طَالِبٍ مِثْلَهُ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَيْضًا۔

حضرت عمر فاروق رضي الله تعالى عنه فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ
فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے (اس نیت سے) مسجد بنائی کہ اس میں اللہ تعالیٰ کا
ذکر کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ سنن نبائی
میں اسی طرح کی ایک حدیث حضرت عمر بن عنیسه رضي الله تعالى عنه اور حضرت عثمان
بن عفان رضي الله تعالى عنه سے مروی ہے اور اسی طرح حضرت علی ابن ابی طالب
رضي الله تعالى عنه اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضي الله تعالى عنه سے مروی ہے۔

(سنن نسائی: صفحہ ۱۱۲، سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۳، صحیح مسلم: صفحہ ۲۰۱)

تنبیہ

مسجد کی تعمیر گونہایت اجر و ثواب کا کام ہے، لیکن یہ خیال رہے کہ مقصود (ظلمًا چھینی ہوئی
جگہ پر) مسجد بناء کر عذاب کا خود کو مستحق نہیں بنانا چاہئے۔

نماز کیلئے مسجد میں حاضر ہونے کی فضیلت

۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَخْسِنَ
الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يَنْهَى إِلَّا الصَّلَاةَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ ثُمَّ
يَخْطُطُ خَطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً وَخَطَطَ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً حَتَّى يَدْخُلَ
الْمَسْجِدَ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ
تَحْبِسُهُ۔ وَفِي الْمُسْلِمِ بِلَفْظِهِ وَزَادَ أَيْضًا وَفِي أَبِي ذَوْدَ بِلَفْظِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضي الله تعالى عنه فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب
تم میں سے کوئی اچھے طریقے سے وضو کر کے مسجد آتا ہے اور مسجد کی طرف اس کا
آن اصراف اور صرف نماز ہی کے لئے ہو تو ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند
فرماتا ہے اور اس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے حتیٰ کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے اور
جب وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو جب تک مسجد میں رہتا ہے، تمام کا تمام وقت

نماز ہی میں شمار کیا جاتا ہے۔

(سن ابن ماجہ: صفحہ ۵۶، صحیح مسلم: صفحہ ۲۳۲، سنابی داؤد: صفحہ ۸۹)

مسجد میں داخل ہونے کا سنت طریقہ

۱۰۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيْمُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي شَانِ كُلِّهِ فِي طُهُورِهِ وَ تَرَجُّلِهِ وَ تَنَعُّلِهِ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ ہر ڈیشان کام میں دائیں طرف سے ابتدا کو پسند فرماتے، طہارت (وضو یا غسل) میں لکھنگی کرنے میں اور جوتا پہننے میں۔ (صحیح بخاری صفحہ: ۶۱)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

۱۰۱- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيُسْلِمْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَ فِي النِّسَائِيِّ وَ أَبِي دَاؤِدَ أَيْضًا -

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جبیب خدا ﷺ نے فرمایا جب تم مسجد میں داخل ہو تو نبی کریم ﷺ پر درود پڑھو پھر کہو اللہم فتح لی ابوا رحمتک (اے اللہ تو میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے نکلو تو کہو اللہم اینی اسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں)۔ (سن ابن ماجہ: صفحہ ۵۶)

۱۰۲- عَنْ فَاطِمَةَ بُنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ بِسْمِ اللَّهِ وَ السَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ -

حضرت خاتون جنت جگر گوشہ رسول ﷺ فاطمة الزهراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو پڑھتے:

بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ

اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اور سلامتی ہواں رسول کریم ﷺ پر اے اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخشدے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللَّهِ وَالسَّلَامَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ فَضْلِكَ

اللہ تعالیٰ کے نام سے اور سلامتی ہو رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واصحابہ وسلم پر اے اللہ تعالیٰ میرے گناہ بخشدے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔

(سنن نسائی صفحہ ۱۱۹، سنن ابی داؤد صفحہ ۳۷)

نماز کی طرف اطمینان اور وقار سے آنا

۱۰۳-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَ اتُّوْهَا تَمْشُونَ وَ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَ مَا فَاتَكُمْ فَاتِّمُوا-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو بھاگ کر نماز کی طرف نہ آؤ بلکہ نہایت باوقار انداز میں چلتے ہوئے آؤ۔ پس جس قدر تم نماز پالو وہ (جماعت سے) پڑھلو اور جوابی رہ گئی ہو، اسے (امام کے سلام کے بعد) پورا کرو۔

(ابن ماجہ صفحہ ۵۶، ابو داؤد صفحہ ۹۱، صحیح البخاری صفحہ ۸۸)

۱۰۴-عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْإِقَامَةَ فَامْشُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَ عَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ وَ الْوَقَارُ وَ لَا تَسْرَعُوا فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَ مَا فَاتَكُمْ فَاتِّمُوا-

حضرت سعید بن المسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی

کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”جب تم اقامت سنوت نماز کی طرف چلو اور نہایت باوقار انداز میں چلتے ہوئے آؤ اور بھاگ کرنہ آؤ، پس جس قدر تم نماز پالو وہ جماعت سے پڑھ لوا اور جو باتی رہ گئی ہو، اسے (امام کے سلام کے بعد) پورا کرو۔

(صحیح بخاری: صفحہ ۸۸)

شرح

مطلوب یہ ہے کہ مسجد میں دوڑنا بھاگنا جیسا عام طور پر رواج ہے کہ رکوع میں ملنے کے لئے لوگ مسجد میں دوڑتے اور بھاگتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ یہ آداب مسجد اور متانت و سنجیدگی دونوں کے خلاف ہے۔

مسجد کی صفائی کرنے کے فضائل

۱۰۵ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَخْرَجَ إِذِي مِنَ الْمَسْجِدِ بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

حضرت ابوسعید الخدري رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مسجد میں سے کسی تکلیف دہ چیز کو نکالا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنا

۱۰۶ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلْوَةٍ مَا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْسِنَةً وَالْمَلَائِكَةُ يُصَلُّونَ عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ اللَّهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ وَ فِي الْمُسْلِمِ وَأَبِي دَاؤَدَ أَيْضًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص جب مسجد میں داخل ہوتا ہے تو جب تک وہ اس نمازو والی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے دعا مغفرت کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

اے اللہ اس شخص کو بخش دے۔ اے اللہ! اس پر حرم فرمائے اللہ! اس کی توبہ قبول فرمائے۔ فرشتے یہ دعا اس وقت تک کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ وضو ختم نہ کر لے یا جب تک وہ کسی کوتلیف یا اذیت نہ دے۔

(ابن ماجہ، صفحہ ۵۸، صحیح مسلم صفحہ ۲۳۲، سنن ابو داؤد صفحہ ۸۹)

۷- عَنْ سَهْلِ بْنِ السَّاعِدِ يَقُولُ سِمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَانَ فِي
الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ-

حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا رہے وہ دراصل نماز میں ہی ہوتا ہے۔ (جامع الترمذی: صفحہ ۲۲۴)

جس جگہ پر نماز پڑھنا درست نہیں

۱۰۸- عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ
إِلَّا الْمَقْبَرَةُ وَالْحَمَامُ-

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ” تمام روئے زمین مسجد ہے (یعنی جس پاک جگہ چاہونماز پڑھو) سوائے قبرستان اور غسل خانہ کے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۲، سنن ابو داؤد: صفحہ ۷)

۱۰۹- عَنْ أَبِي عُمَرَ نَهْيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّي فِي سَبْعِ مَوَاطِنٍ فِي
الْمَرْبَلَةِ وَالْمَجْرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالْحَمَامِ وَمَعَاطِنِ
الْأَبِلِ وَفَوْقِ الْكَعْبَةِ.-

حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے منع فرمایا سات جگہوں پر نماز پڑھنے سے:

- ۱- نجاست والی جگہ پر
- ۲- مذبح خانہ
- ۳- قبرستان

- ۳- شارع عام
- ۴- حمام (غسل خانہ)
- ۵- اونٹوں کے باندھنے کی جگہ
- ۶- کعبۃ اللہ کی چھت پر۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۲)

شرح

کوئی بھی ایسی جگہ جہاں نماز پڑھنے سے لوگوں کو تکلیف ہو یا وہ جگہ نماز کے لائق نہ ہو (یعنی صاف سترہ یا پاک نہ ہو) یا غیر اللہ کی عبادت کا شاہینہ ہو سکتا ہو، جیسے قبر کے سامنے تو ایسی جگہوں پر نماز پڑھنا منوع ہے۔

وہ کام جن کا مسجد میں کرنا مکروہ ہے

۱۱۰- عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ جَنِبُوا مَسَاجِدَكُمْ صِبِيَانَكُمْ وَمَجَانِيْنَكُمْ وَشِرَاءَكُمْ وَبَيْعَكُمْ وَخُصُومَاتِكُمْ وَرَفِعَ أَصْوَاتِكُمْ وَإِقَامَةٌ حُدُودِكُمْ وَسَلَّ سُيُوفِكُمْ وَاتَّحِذُوا عَلَىٰ أَبْوَابِهَا الْمُطَاهِرِ وَجَمِرُوهَا فِي الْجَمْعِ -

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی مسجدوں کو بچائے رکھو اپنے (ناسمجھ) بچوں سے، پاگلوں سے، خرید و فروخت سے، اپنے جھگڑوں سے اور بلند آوازوں (چیخ و پکار) سے، اپنی حدود کے نافذ کرنے سے، ہمواروں کے سو نتنے سے، اور مسجد کے دروازوں پر پاکی کی جگہیں بناؤ اور خوشبو لگاؤ۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۲)

بدبو والی چیزیں کھا کر مسجد میں جانا

۱۱۱- عَنْ أُبْنِ عُمَرَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي غَزْوَةِ خَيْرٍ مِنْ أَكَلَ مَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّومَ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا -

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اقدس ﷺ نے غزوہ خیر کے موقع پر فرمایا جس شخص نے اس پودے (لہن) سے کچھ کھایا وہ بغیر

منہ کی ”بو“، کو ختم کئے ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔ (بخاری: صفحہ ۱۸۸)

۱۱۲- عَنْ أَبْنِ عِمْرَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الْبَقْلَةِ فَلَا يَقْرَبَنَ مَسْجِدَنَا حَتَّىٰ يَذْهَبَ رِيحُهَا يَعْنِي الثُّومَ-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جو ہسن کھالے تو اس کی ”بد بو“ دور کئے بغیر وہ ہماری مسجد کے قریب نہ آئے۔

(صحیح مسلم صفحہ ۲۰۹)

۱۱۳- عَنْ أَبْنِ صُهَيْبٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ عَنِ الثُّومِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكَلَ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلَا يَقْرِبَنَا وَلَا يُصَلِّيْ مَعَنَا-

حضرت ابن صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہسن کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے بتایا کہ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو ہسن کھالے وہ نہ ہماری مسجد کے قریب آئے اور نہ ہمارے ساتھ نماز پڑھے۔

(صحیح مسلم: صفحہ ۲۰۹)

مطلوب

یعنی مسجد میں داخل ہوتے وقت ہر اس چیز کا خیال رکھے جو فرشتوں اور دیگر نمازوں کے لئے کراہت یا پریشانی کا باعث بن سکتی ہو۔ فرشتوں کے لئے جیسے کہ سگریٹ، نسوار اور دیگر نہ آور اشیاء اور نمازوں کے لئے جیسے کہ منہ سے پیاز ہسن، سگریٹ یا برش نہ کرنے کے باعث سڑاند کی بدبو آنا چھوٹے بچوں کا مسجد میں لانا کہ وہ دوسروں کی نماز میں خلل کا باعث بنیں اور دیگر ایسی تمام اشیاء، کیفیات یا حالتوں کے ساتھ مسجد میں حاضر ہونا جو ناپسندیدگی کا باعث بن سکتی ہوں۔ (صحیح البخاری ص ۱۱، صحیح مسلم ص ۲۰۹)

مشکل حالات میں نماز کیلئے مسجد میں حاضر ہونا

۱۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: الْمَشَايُونَ إِلَى الْمَسَاجِدِ فِي الظُّلْمِ أُولَئِكَ الْخَوَاضُونَ فِي رَحْمَةِ اللَّهِ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ تعالیٰ ﷺ نے فرمایا

نہایت اندری رات میں مسجد میں آنے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ڈوبے ہوتے ہیں۔

۱۱۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبَشِّرُ الْمَشَائِنُونَ فِي الظُّلْمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِنُورٍ تَامٍ يَوْمَ الْقِيَمَةِ۔

حضرت سہل بن سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ نہایت اندری رات میں مسجد میں آ کر باجماعت نماز پڑھنے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور میں ہونے کی خوشخبری دے دو۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۶)

۱۱۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: بَشِّرِ الْمَشَائِنُونَ فِي الظُّلْمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَعَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ فِي سُنْ أَبِي دَاؤِدَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ اندری راتوں (یعنی مشکل حالات) میں مسجدوں میں نماز کے لئے آنے والوں کو خوشخبری دے دو کہ قیامت میں وہ پورے کے پورے نور میں ہوں گے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۶، سنن ابی داؤد: صفحہ ۹۰)

یہی حدیث ابو داؤد شریف میں حضرت بریڈہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

تشريع

قیامت کے روز جبکہ فاسق و فاجر اور کافر لوگ سخت قسم کے اندری میں ہوں گے ایسے میں دامیں با میں آگے پچھے نور، ہی نور ایسے ہی لوگوں کے لئے ہوگا۔ جنھیں عیش میں یاد خدا بھی رہی اور طیش میں خوف خدا بھی رہا۔

نماز کی فرضیت قرآن حکیم سے

۱- وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَأَتُو الزَّكُوَةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ۔ (آل عمرہ: ۲۳)

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور (خدا کے سامنے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکو۔

۲- وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنَا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ۔ (آل عمرہ: ۸۳)

اور لوگوں سے اچھی گفتگو کرو اور نماز قائم کرو۔

۳- حَافِظُوا عَلَى الصَّلَاةِ وَالصَّلُوةِ الْوُسْطَى۔ (البقرہ: ۲۳۸)

حافظت کرو اپنی نمازوں کی اور (خصوصاً) درمیانی نماز (یعنی نماز عصر) کی۔

۴- إِنَّ الصَّلُوةَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا۔ (البقرہ: ۱۰۳)

بلاشبہ نماز ایمان والوں پر فرض ہے مقررہ وقت میں۔

نماز کی فرضیت احادیث مبارکہ سے

۱۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشَّرِكِ وَالْكُفْرِ تَرَكُ الصَّلَاةِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ راوی ہیں کہ میں نے جناب رسالت مآب ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مرد مون اور کافر و مشرک کے مابین فرق ترک نماز ہے۔

(صحیح مسلم صفحہ ۶۱)

نماز کی اہمیت قرآن حکیم سے

۱- قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى وَذَكَرَ سُمَّ رَبِّهِ فَصَلَّى۔ (اعلیٰ: ۱۵، ۱۳)

بے شک اس نے فلاح پائی جس نے اپنے آپ کو پاک کیا اور اپنے رب کے نام کو یاد کرتا اور نماز پڑھتا رہا۔

۲- إِنَّ الصَّلُوةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ۔ (العنکبوت: ۳۵)

بلاشبہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے۔

۳- قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَوَاتِهِمْ خَاشِعُونَ۔ (المؤمنون: ۲۰، ۱)

بے شک دونوں جہاں میں ایمان والے با مراد ہو گئے وہ ایمان والے جو اپنی نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں۔

۴- وَالَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَوَاتِهِمْ يُحْفَظُونَ۔ (المؤمنون: ۹)

اور وہ جو اپنی نمازوں کی اچھی طرح حفاظت کرتے ہیں۔

۵- وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَأَنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ۔ (البقرہ: ۳۵)

اور مدد و صبر اور نماز سے اور بلاشبہ نماز ضرور بھاری ہے مگر (خدا تعالیٰ سے) ڈرنے والوں پر (بھاری نہیں ہے۔)

نماز کی اہمیت احادیث مقدسہ سے

۱۱۸- عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ
”قَالَ الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا۔“

حضرت عبد اللہ ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے محبوب کبیر یا ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا نماز کو اسکے وقت پر ادا کرنا۔
(بخاری شریف، صفحہ ۲۷)

۱۱۹- عَنْ أَنَسِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى يُنَاجِي رَبَّهُ۔
حضرت انس سے مروی ہے کہ سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھتا ہے تو (گویا) وہ اپنے رب کریم سے سرگوشی کرتا ہے۔
(صحیح بخاری، صفحہ ۲۷)

فرض نمازوں کی تعداد قرآن کریم سے

فَسُبْحَنَ الَّذِي حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُضْبِحُونَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَعَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ ۝ (الروم: ۱۷-۱۸)

پس اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو: (۱) شام کے وقت (۲) صبح کے وقت (۳) تمام تعریفیں اسی کے لائق ہیں آسمانوں اور زمینوں میں کچھ حصہ دن رہ جانے پر (۳)
دو پھر کے وقت۔

تشريع

یہاں شام کے وقت یعنی (۱) سے نمازِ مغرب، (۲) سے نمازِ فجر، (۳) سے نمازِ عصر اور (۳) سے ظہر کی نماز مراد ہے۔

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَقُوْمُوا اللَّهِ قَاتِلِيْنَ ۝
نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور خصوصاً درمیانی والی (عصر) کی اور بارگاہ خداوندی

میں ادب و احترام سے کھڑے رہو۔ (سورۃ البقرۃ: ۲۳۸)

تشريع

اس آیت مقدسہ میں دیگر نمازوں کے ساتھ ساتھ نمازِ عصر کی خصوصی تاکید کی گئی ہے، کیونکہ اس کا وقت ایسا ہے کہ اس وقت کراماً کا تبین کی ڈیوٹی بدلتی ہے اور مقصد اس تاکید کا یہ ہے کہ پہلے فرشتے جب جائیں تو ہم نماز میں ہوں اور نئے فرشتے جب آئیں تو سب سے پہلا عمل نماز کا لکھیں۔

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَى غَسْقِ اللَّيْلِ
نماز قائم کرو سورج کے ڈھلنے سے رات کے اندر ہیرے تک۔ (سورۃ بنی اسرائیل: ۷۸)

تشريع

اس آیت مبارکہ میں چار نمازوں کا ذکر ہے، یعنی نصف النہار کے بعد جب سورج ڈھلتا ہے تو ظہر، غروب سے پہلے عصر، غروب کے بعد مغرب اور اندر ہیرا ہو جانے پر عشاء۔

وَسَبَّحَ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا وَمِنْ أَنَاءِ اللَّيْلِ
فَسَبَّحَ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ۔ (طہ: ۱۳۰)

اور اپنے رب کی پاکی بیان کرو طلوع آفتاب سے (۱) پہلے اور غروب آفتاب سے پہلے (۲) اور رات کی ساعتوں میں (رب العزت کی) پاکی بولو (۳) اور دن کے کناروں پر (۴)۔

تشريع

مذکورہ بالا آیت میں (۱) سے مراد نماز فجر، (۲) سے مراد ”عصر“، (۳) سے مراد ”عشاء“ اور (۴) سے مراد فجر اور مغرب ہے۔ یوں مختلف مقامات پر مختلف نمازوں کا ذکر فرمایا۔ کہیں کسی نماز کا بالعموم اور کسی کا بالخصوص ذکر ہے۔

نماز کی رکعتات

۱۲۰ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ثَابَرَ عَلَى ثَنَتِ عَشَرَةَ رَكْعَةٍ

مِنَ السُّنَّةِ بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ أَرْبَعَ قَبْلَ الظُّهُرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهُرِ
وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ
وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مُوسَى
وَأَبْنَ عُمَرَ۔

”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے بارہ رکعت نماز، نمازنست پر مداومت (ہیشکی) اختیار کی، اس کے لئے جنت میں گھر بنادیا جاتا ہے (۱۲ رکعات یہ ہیں) چار رکعت ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد اور دو رکعت مغرب کے بعد اور دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت فجر سے پہلے۔ اس حدیث کو حضرت ام حبیبة بنت ابی سفیان اور حضرت ابو ہریرہ حضرت ابو موسی اشعری اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی روایت فرمایا ہے۔“
(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۰، جامع ترمذی: صفحہ ۵۵)

تنبیہ

ان رکعات کے علاوہ جو رکعات زائد عام طور پر پڑھی جاتی ہیں وہ نفل ہیں اور نفل پڑھنے کے بے شمار فوائد ہیں:

- ۱۔ نفل سنتوں کے محافظ اور سنتیں، فرائض کی محافظ ہیں اگر کسی بھی محافظ کو ان میں سے چھوڑا جائے تو آہستہ آہستہ دوسری نماز یعنی سنتیں اور پھر فرض چھوڑنے کی عادت ہو جاتی ہے لیکن اگر کوئی شخص نوافل کی پابندی کرے تو اس کے فرض کبھی نہیں چھوٹیں گے۔
- ۲۔ نماز میں کسی بھی قسم کی جو کوتاہی ہو جاتی ہے اس کی کو قیامت کے روز نفلوں سے پورا کیا جائے گا، اگر نوافل ہر نماز کے ساتھ پڑھتے ہیں تو امید ہے کہ تمام نمازیں کامل ہو ہی جائیں گی۔

- ۳۔ اول درجہ فرائض و واجبات کا، دوسرے سنتوں کا اور تیسرا نوافل کا ہے اور نوافل تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ ہیں، جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب نوافل پڑھ کر حاصل کرتا ہے، حتیٰ کہ اسے اس قدر قرب حاصل ہو جاتا ہے کہ زبان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں اور کان سب اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرتوں کا شاہکار بن جاتے ہیں اور ان میں

خدائی قدرت کام کرنے لگتی ہے۔

نماز فجر کا وقت

۱۲۱- عنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ وَقْتٍ الْفَجْرِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتَهَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ -

ابو ہریرہ بیان فرماتے ہیں کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ نماز فجر کا ابتدائی وقت صبح صادق کے طلوع ہونے پر ہے اور فجر کا آخر وقت سورج کے طلوع ہونے تک ہے۔

(جامع ترمذی صفحہ ۲۲) مندادم احمد

۵۹

نماز فجر کا مستحب وقت

۱۲۲- عَنْ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِلأَجْرِ -

رافع بن خدیج کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ صبح کی نماز سفیدہ کھر ہو جانے پر ادا کرو کہ اس میں زیادہ اجر ہے۔

(ترمذی صفحہ ۲۲، مشکوہ صفحہ ۱۶، ابو داؤد صفحہ ۶، منداداری، نسائی صفحہ ۹۲، بلفظہ)

۱۲۳- قَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخْعَنِيُّ مَا أَجْمَعَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى شَيْءٍ مَا أَجْمَعُوا عَلَى التَّنْوِيرِ بِالْفَجْرِ -

صحابہ کرام علیہم الرحمۃ والرضوان نے جس قدر صبح کے اسفار پر (یعنی خوب روشن کر کے نماز ادا کرنے پر) اجماع (اتفاق) فرمایا ہے۔ اس قدر اجماع کسی اور چیز پر نہیں کیا۔ (مصنف ابن ابی) صفحہ ۳۲۲، بخاری شریف صفحہ ۱۳۶)

سنن فجر

۱۲۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ (صبح کے وقت) جب وضو فرماتے تو (گھر میں) دور کعت پڑھ کر مسجد میں نماز فجر کے لئے تشریف لے

جاتے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۰)

۱۲۵- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ -

”حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اقامت سے پہلے (فجر کے وقت) دورکعت ادا فرماتے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۰، قدیمی کتب خانہ کراچی)

سنت فجر قضا ہو جائیں تو پھر کیا کرے

۱۲۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ لَمْ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهَا بَعْدَ مَاتَطَلَّعَ الشَّمْسُ -

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ: ” جس شخص نے فجر کی دورکعت (سنت) نہیں پڑھی، تو اسے چاہئے کہ وہ سورج نکلنے کے بعد قضا شدہ سنتیں ادا کرے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۵۷)

فجر کے کل وقت میں اور عصر کے بعد نوافل پڑھنا

۱۲۷- عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغُرُّبَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ -

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے مردی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور فجر کے بعد سے طلوع شمس تک کوئی (نفلی) نماز (جاائز) نہیں۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۸، صحیح بخاری: ص: ۸۲)

۱۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ لَنَهِيَ عَنْ صَلَوةِ تَيْنِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغُرُّبَ الشَّمْسُ .

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے دونمازوں، فجر کے بعد سے طلوع شمس اور عصر کے بعد سے غروب شمس تک منع فرمایا۔

(ابن ماجہ: صفحہ ۸۸، سنن نسائی: ص: ۹۶)

شرح

ان مذکورہ بالا اوقات میں کوئی بھی نفل نماز جائز نہیں جبکہ قضاۓ فرض نمازیں پڑھ سکتے ہیں

اور تین اوقات میں یعنی سورج کے طلوع ہونے کے پچھے دیر پہلے سے طلوع کے پچھے دیر بعد تک اور اسی طرح غروب آفتاب اور عین دو پھر کو زوال کے وقت جو تقریباً پون گھنٹے کا وقت ہوتا ہے، ان میں بھی کسی قسم کی نماز حتیٰ کہ سجدہ تلاوت بھی جائز نہیں ہے، البتہ قران کریم کی تلاوت اور دیگر وطنائی وغیرہ ان اوقات میں جائز ہیں۔

نماز فجر اور عشاء کی خصوصی فضیلت

۱۲۹ - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَفِيَامٌ نِصْفِ اللَّيْلَةِ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ كَفِيَامِ اللَّيْلَةِ -

”حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی گویا کہ اس نے آدھی رات عبادت میں گزاری اور عشاء اور فجر دونوں جماعت کے ساتھ ادا کیں تو گویا اس نے تمام رات قیام (کھڑے رہنے) کی حالت میں عبادت کی۔ (جامع ترمذی ص ۳۰)

شرح

فجر اور عشاء دونوں با جماعت ادا کرنا اس طرح کہ عشاء کی نماز پڑھ کر اس نیت سے سوئے کہ فجر کی نماز تازہ دم ہو کر با جماعت ادا کروں گا۔ پوری رات عبادت میں گزارنے کے متراffد ہے، البتہ جو احباب عشاء پڑھ کر محافل میں اور جلوس میں بیٹھتے ہیں یا ساری رات نوافل پڑھتے ہیں اور صبح کے قریب سو جاتے ہیں حتیٰ کہ نماز فجر بالکل جاتی رہتی ہے وہ بہت بڑی خطأ پر ہیں۔ اس سے یہ بہتر ہے کہ آپ سوتے رہیں اور نماز فجر با جماعت ادا کریں۔

نماز ظہر کا وقت

۱۳۰ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ وَقْتٍ الظُّهُرِ حِينَ تَرْوُلُ الشَّمْسُ وَآخِرُ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ -

حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ بتاب رسالتہاب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز ظہر کے وقت کی ابتداء سورج ڈھلنے سے ہے اور اسکی انتہا عصر کا وقت ہو جانے تک

ہے۔ (ترمذی صفحہ ۲۲، مسند امام احمد)

۱۳۱- عن ابی هریرة..... صَلَّى الظُّهُرَ إِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلِكَ وَالعَصْرِ إِذَا
کَانَ ظِلُّكَ مِثْلِكَ۔

حضرت ابو ہریرہ سے نماز کے وقت سے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا ظہر کی نماز پڑھ جب تیرا سایہ تیرے مساوی ہو اور عصر کی نماز پڑھ جب تیرا سایہ دو گنا ہو جائے۔
(موطأ امام مالک صفحہ ۵)

۱۳۲- عَنْ أَبِي ذِرٍ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَرَادَ الْمُؤْذِنُ أَنْ يُؤْذِنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرُدُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤْذِنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرُدُ
حَتَّى سَاوَى الظَّلُّ التَّلُولَ۔

حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ کاب تھے (دوپہر کے وقت) موذن نے اذان پڑھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا ٹھنڈا کرو (دیر کرو) کچھ دیر بعد پھر موذن نے اذان پڑھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے پھر فرمایا تاخیر کرو کچھ دیر بعد پھر موذن نے اذان کہنے کا ارادہ کیا تو آپ نے تیری بار بھی فرمایا مزید تاخیر کرو یہاں تک کہ سایہ ریت کے ٹیلوں کے مساوی ہو گیا (تب اذان دی گئی)۔ (صحیح البخاری صفحہ ۸۷)

نماز ظہر کا مستحب وقت

۱۳۳- عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الْحَرُّ
أَبْرُدَ بِالصَّلُوٰةِ وَإِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَلَ۔

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ محبوب رب العلمین صلی اللہ علیہ وسلم گرمیوں میں ظہر کی نماز دیر سے پڑھتے (یعنی آخر وقت کے قریب قریب) اور جب سردیاں ہوتیں تو جلدی (یعنی اول وقت) میں ادا فرماتے۔ (نسائی صفحہ ۸۷، مشکوٰۃ صفحہ ۶۲)

۱۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ رُسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا
شَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرُدُ دُواً بِالصَّلُوٰةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحَ جَهَنَّمَ -

حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ باعث تکوین عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب گرمی شدید ہو تو نماز ظہر کوتا خیر سے ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔

(بخاری صفحہ ۲۷، مسلم صفحہ ۲۲۳، نسائی صفحہ ۸)

ظہر سے پہلے چار رکعت سنت

۱۳۵- عنْ قَابُوسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَرْسَلَ أَبِي إِلَى عَائِشَةَ أَئِي صَلْوَةُ رَسُولِ اللَّهِ كَانَ أَحَبُّ إِلَيْهِ أَنْ يُؤَاذِنَ عَلَيْهَا قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهُرِ يُطِيلُ فِيهِنَّ الْقِيَامَ وَيُحَسِّنُ فِيهِنَّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ۔

حضرت قابوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ نبی کریم ﷺ کو فرائض کے بعد کون سی نماز زیادہ پسند تھی اور آپ ﷺ اس پر ہمیشگی فرماتے تھے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ چار رکعت ظہر سے پہلے ادا فرماتے، جس میں آپ قیام، رکوع اور سجود نہایت طویل ادا فرماتے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۰)

۱۳۶- عنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهُرِ أَرْبَعاً وَبَعْدَ هَارِكَعَيْنِ۔
حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے چار فرائض کے بعد دو رکعت سنت ادا فرمایا کرتے۔

(ابن ماجہ: صفحہ ۸۰، جامع ترمذی: ص ۵۷)

اگر ظہر سے پہلے کی چار سنت رہ جائیں تو کیا کرے

۱۳۷- عنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا فَاتَتِ الْأَرْبَعُ قَبْلَ الظُّهُرِ صَلَاهَا بَعْدَ الرُّكُعَيْنِ بَعْدَ الظُّهُرِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ کی جب کبھی ظہر کی پہلی چار سنت رہ جاتیں تو آپ ﷺ نماز ظہر کے بعد پہلے دور کعت سنت ادا فرماتے اور پھر وہ چار رکعت ادا فرماتے (جونماز سے پہلے رہ گئی ہوتیں)۔

(ابن ماجہ: ص ۸۰، جامع ترمذی: ص ۵۷)

عصر سے پہلے چار رکعت سنت

۱۳۸- عن ابن عمر عن النبي ﷺ قال رَحْمَ اللَّهُ أَمْرَأٌ صَلَى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعاً۔
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ محبوب پاک ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحمت فرمائے اس شخص پر جو عصر سے پہلے چار رکعت سنت ادا کرتا ہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۵۸)

نماز عصر کا وقت

۱۳۹- عن عبد اللہ بن عمر و بن العاص قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرْ وَيَسْقُطْ قَرْنُهَا الْأَوَّلُ۔
حضرت عبد اللہ بن عمر و بن العاص راوی ہیں کہ فخر موجودات صاحب لواک ﷺ نے نماز اوقات بیان کرتے ہوئے فرمایا عصر کا وقت (ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد سے شروع ہو کر) اس وقت تک ہے جب تک سورج زرد نہ ہو جائے اور سورج کا پہلا کنارہ غروب ہونے لگے۔ (صحیح المسلم صفحہ ۲۲۳)

نماز عصر کا مستحب وقت

۱۴۰- عن أبي بكر بن عمار عن أبيه قال سمعت رسول الله صلي الله عليه وسلم لمن يلتج النار أحدها صلوي قبل طلوع الشمس وقبل غروبها يعني الفجر والعصر۔

حضرت عمارہ کہتے ہیں کہ میں نے سرور کائنات ﷺ سے سنا کہ فجر کو طلوع شمس اور عصر کو غروب شمس سے پہلے پہلے (پابندی سے) ادا کرنے والا ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم صفحہ ۲۲۸، نسائی ۸۲، منhad امام احمد)

۱۴۱- عن هشام بن عروة عن أبيه إن عمر بن الخطاب كتب إلى أبي موسى الأشعري صل العصر والشمس بيضاء نقية قبل أن تذخلها صفرة۔

ہشام اپنے والد عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ اشعری کو خط لکھا کہ نماز عصر سورج میں زردی آنے سے پہلے اس وقت ادا کرو جبکہ سورج سفید ہو۔ (موطا امام مالک صفحہ ۵)

نماز مغرب کا وقت

۱۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَإِنَّ اخْرِيَ وَقْتِهَا حِينَ يَغْيِبَ الْأَفْقُ.

حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ حضور سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا..... مغرب کا اول وقت غروب شمس (کے بعد سے) اور اس کا آخری وقت، افق (شفق) کے غائب ہونے تک ہے۔ (ترمذی صفحہ ۲۲ منہ امام احمد)

۱۳۳- عَنْ جَابِرٍ ثُمَّ أَذْنَ لِلْعِشَاءِ حِينَ ذَهَبَ بَيَاضُ النَّهَارَ وَهُوَ الشَّفَقُ

حضرت جابر راوی ہیں کہ..... حضرت بلال نے عشاء کی اذان پڑھی جبکہ دن کی سفیدی (یعنی وہ سفیدی جو غروب آفتاب کے بعد آتی ہے) ختم ہو گئی اور وہی شفق ہے۔

نماز مغرب کا مستحب وقت

۱۳۴- عَنْ أَبِي أَيُوبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ أُمَّتِي بِخَيْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤْخِرُوا الْمَغْرِبَ . عند الحاکم هذا الحديث على شرط المسلم۔

حضرت ابو ایوب راوی ہیں کہ سرور ہر دوسرے نے ارشاد فرمایا میری امت اس وقت تک بھلانی اور فطرت و سنت پر قائم رہے گی جب تک مغرب میں تاخیر نہیں کرے گی۔ (ابوداؤد صفحہ ۶۶، مشکوہ صفحہ ۶۱)

نماز مغرب کے بعد دور کعت سنت

۱۳۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز مغرب

(فرض) پڑھ کر گھر تشریف لاتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے۔ (سنن ابن ماجہ: ص ۸۱)

۱۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ مَا أَحْصَى مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ^ﷺ
يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِقُلْ
يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ -

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بے شمار مرتبہ
حضور سید عالم رض سے سنا کہ آپ رض مغرب کے بعد کی دو رکعت سنتوں اور فجر سے
پہلے کی دو سنتوں میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تلاوت فرماتے۔

(جامع ترمذی: ص ۵۸)

نماز	فرض	نفل	سنن موکدہ	سنن موکدہ	سنن غیر موکدہ	وتر	صحیح ترتیب	مجموعی رکعتاں
فجر	۲	۲	پہلے دو سنن پھر دو فرض	۳
ظہر	۳	۲	۲+۳	۲ سنن، ۲ فرض	۱۲
عصر	۳	۳	۲ سنن، ۲ فرض	۸
مغرب	۳	۲	۲	۲ سنن، ۲ فرض، ۲ نفل	۷
عشاء	۳	۲+۲	۲+۲	۳	۳	۳	۱۷ سنن، ۲ فرض، ۲ سنن، ۳ نفل، ۳ وتر، ۲ نفل	۳
جمعہ	۲	۲	۲+۲+۳	۲ سنن، ۲ فرض، ۲ سنن، ۲ نفل	۱۳

نماز عشاء کا وقت

۱۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ
وَقْتِ الْعِشَاءِ حِينَ يَغْيِبُ الْأَفْقُ -

حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ رحمت عالم رض نے فرمایا نماز عشاء کا وقت اس وقت

شروع ہوتا ہے جب (سفیدہ) شفق غائب ہو جائے۔

(ترمذی صفحہ ۲۲، منhad احمد)

۱۳۸- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَيُصَلِّيُ الْعِشَاءَ حِينَ يُسَوِّدُ الشَّفَقَ۔

حضرت ابو مسعود انصاری کہتے ہیں کہ..... جان کائنات نماز عشاء اس وقت ادا فرماتے جب افق (یعنی آسمان کا مغربی کنارہ) سیاہ ہو جاتا۔ (ابوداؤد صفحہ ۶۳)

۱۳۹- عَنْ أَنَسِ أَخَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةِ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ۔

حضرت انس بن مالک راوی ہیں کہ شفیع عاصیان نے ایک رات نماز عشاء کو نصف شب تک موخر فرمایا (اور آدھی رات کے بعد نماز پڑھائی)۔

(مسلم صفحہ ۲۲۹)

۱۵۰- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَغْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ عَامَةُ اللَّيْلِ وَحَتَّى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ الصدیقہ عفیفہ زوجہ رسول اللہ نمازی ہیں کہ نبی کریم روف الرحیم نے ایک رات نماز عشاء میں اس قدر تاخیر فرمائی کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا اور مسجد والے سو گئے، پھر آپ (مسجد) تشریف لائے اور (سب نے) نماز پڑھی۔ (مسلم صفحہ ۲۲۹، سنن نبی صفحہ ۹۳)

نماز عشاء کا مستحب وقت

۱۵۱- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ وَكَانَ يَسْتَحِثُ أَنْ يُؤْخِرَ الْعِشَاءَ وَفِي رِوَايَةِ الْمُسْلِمِ وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ الْلَّيْلِ۔

حضرت ابو برزہ راوی ہیں کہ..... فخر آدم بنی آدم نماز عشاء کے تاخیر سے ادا کرنے کو پسند فرماتے اور مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ اس بات کی پرواہ نہیں فرماتے کہ عشاء آدھی رات تک موخر ہو جائے۔ (صحیح البخاری صفحہ ۸۷، صحیح مسلم صفحہ ۲۳۰، مکملۃ المساجع صفحہ ۶۰)

۱۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشْقَى عَلَى أُمَّتِي لَأَمْرُتُهُمْ أَنْ يُؤْخِرُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ. هَذَا الْحَدِيثُ عِنْدَ التَّرْمِذِيِّ حَسَنٌ صَحِيحٌ -

حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں کہ جناب رحمت عالم شفیع معظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا اندیشه نہ ہوتا تو میں انہیں حکم دیتا کہ وہ نماز عشاء کو نصف شب تک تاخیر کر کے ادا کریں۔

(جامع الترمذی صفحہ ۲۳، مشکوٰۃ صفحہ ۶۱، سنن ابن ماجہ صفحہ ۵۰، منhadم)

پانچ نمازوں کے فضائل

۱۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرَأَيْتُكُمْ لَوْلَا نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرْنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرْنِهِ شَيْءٌ ، قَالَ فَكَذَالِكَ مِثْلُ الصَّلَاةِ الْخَمْسِ يَمْحُوا اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری کیا رائے ہے کہ اگر کسی کے گھر کے درازے پر نہر جاری ہو اور وہ دن میں پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے تو کیا (اس کے جسم پر) کوئی میل باقی رہے گا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی بالکل نہیں تو فرمایا کہ پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی وجہ سے (ان کے پڑھنے والوں کی) خطائیں مٹا دیتا ہے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۸۱، صحیح بخاری: صفحہ ۶۷)

نماز باجماعت کا ثواب

۱۵۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى الصَّلَاةِ الرَّجُلِ وَحْدَهُ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي بْنِ كَعْبٍ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آقائے دو جہاں ﷺ نے فرمایا

باجماعت نماز انفرادی نماز پر ۲ درجے زیادہ فضیلت کی حامل ہے اس حدیث کو حضرت عبد اللہ بن مسعود، ابی بن کعب، معاذ بن جبل، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ اور انس بن مالک رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے بھی روایت کیا ہے۔

(جامع الترمذی: ص ۳۰)

۱۵۵- عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَوةُ الرَّجُلِ فِي جَمَاعَةٍ تَرِيدُ عَلَى صَلَاةٍ فِي بَيْتِهِ خَمْسًاً عِشْرِينَ دَرَجَةً وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي بْنِ كَعْبٍ وَغَيْرَهُمْ رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ -

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آقائے نامدار ﷺ نے فرمایا کسی شخص کا جماعت سے نماز ادا کرنا، گھر میں اکیلے نماز پڑھنے سے پچیس درجے زیادہ فضیلت والا ہے، اسی مفہوم کی حدیثیں حضرت ابو ہریرہ، سعید بن مسیب، عبد اللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مردی ہیں۔ (ابن ماجہ صفحہ ۵)

۱۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَوةُ الْمُنَافِقِينَ صَلَاةُ الْعِشَاءِ وَصَلَاةُ الْفَجْرِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهَا لَا تُواهُمَا وَلَوْحَبُوا -
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محبوب خدا ﷺ نے فرمایا منافقین پر سب سے بھاری نماز عشاء اور فجر ہیں اور اگر وہ جان لیں کہ ان نمازوں میں کیا ثواب ہے تو (ان نمازوں کو کبھی نہ چھوڑیں) اور وہ ان نمازوں کے لئے ضرور آئیں، اگرچہ انھیں ہاتھوں اور گھٹنوں کے بل، ہی کیوں نہ آتا پڑے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸)

۱۵۷- عَنْ عُمَرِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَوةُ الْمُنَافِقِينَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَنْ صَلَّى فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا تَفُوتُهُ الرَّكْعَةُ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كَتَبَ اللَّهُ لَهَا بِهَا عِتْقَامِنَ النَّارِ -

حضرت عبد اللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس نے (۳۰) چالیس دن تک متواتر جماعت کے ساتھ نماز پڑھی،

اس طرح کہ اس دوران اس کی پہلی رکعت عشاء کی فوت نہ ہوئی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دیتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸)

۱۵۸- عَنْ أَبْنَىْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ
الْفَدِيْسِبْعِ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا باجماعت نماز کا ادا کرنا اکیلے نماز ادا کرنے سے ستائیں (۲۷) درجے زیادہ فضیلت والا ہے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۱۳۲، جامع ترمذی: صفحہ ۳۰، صحیح بخاری: صفحہ ۸۹)

۱۵۹- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ يَرِيدُ عَلَى صَلَاةِ الْفَدِيْسِ
خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی دو جہاں ﷺ نے فرمایا باجماعت نماز، انفرادی نماز سے پچھیں (۲۵) درجے افضل ہے۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸)

جماعت ضروری ہے اسے لازم پکڑو

۱۶۰- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ مَا مِنْ ثَلَاثَةِ فِي
قَرْيَةٍ وَلَا بُدَّ وَلَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدْ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ
فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ -

حضرت ابو درداء کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فرمایا کوئی تین اشخاص ایسے ہیں کہ وہ نماز کیلئے ابھی کھڑے نہیں ہوتے کہ ان پر (ان میں سے کسی ایک دو پر) شیطان غالب آ جاتا ہے، لہذا تم پر (ایسی صورت میں) جماعت (کرانا) لازم ہے کیونکہ بھیڑ یا اس بکری کو پھاڑ کھاتا ہے جو بقیہ ریوڑ سے الگ ہو جاتی ہے۔ (جامع ترمذی صفحہ ۳۸)

جب نماز کیلئے گھر سے نکلے تو پڑھے

۱۶۱- عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى

**الصَّلَاةِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَعِيذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرْ لِي
ذُنُوبِي أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَقْبَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ بِوْجُوهِهِ وَاسْتَغْفِرَ لَهُ
سَبْعُونَ الْفَ مَلِكٍ۔**

حضرت ابو سعيد خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”جو شخص اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلے اور پڑھے:

**اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَعِيذَنِي مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي أَنَّهُ لَا يَغْفِرُ
الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ**

(اے اللہ! میں تجھ سے جہنم کی آگ سے پناہ کا سوال کرتا ہوں اور تو میرے گناہ
معاف فرمادے، کیونکہ کوئی (ذات) گناہ معاف نہیں کرتی مگر تو ہی) اللہ تعالیٰ اپنی
خاص رحمت سے اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعا
مغفرت کرتے ہیں۔ (ابن ماجہ: صفحہ ۵۶)

نماز کے وقت کھانے کا سامنے حاضر ہو جانا

۱۶۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا وُضِعَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ
الصَّلَاةُ فَابْدُأْ وَابْلُغْ الْعَشَاءِ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا
جب کھانا لگا دیا جائے اور بھوک بھی ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے کھانا کھا
لو۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۶)

۱۶۳- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: إِذَا وُضِعَ
الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَاطْعَمُوا بِالْعَشَاءِ -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بنی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کھانا
تمہارے سامنے رکھ دیا جائے اور بھوک بھی لگی ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو پہلے
کھانا کھاؤ۔ (صحیح البخاری اول، ص: ۹۲)

شرح

حکم یہی ہے کہ جماعت کھڑی ہو اور بھوک بھی لگی ہو تو ایسے میں کھانا سامنے لا یا جائے تو کھانا چھوڑ کر نماز نہ پڑھئے تاکہ نماز کے دوران کھانے کے خیالات سے وہ کیفیت نہ ہو کہ نماز ہوئی نہ کھانا کھایا۔ لیکن اگر پہلے کھانا کھا لے اور پھر اطمینان سے نماز پڑھئے اور کھانے کے دوران نماز کی فکر لگی رہے۔ یہ کھانا اس نماز سے بہر حال بہتر ہو گا۔ مگر یاد رہے یہ تب ہے جب نماز کا کافی وقت ہو اگر وقت نہ ہو تو پھر پہلے نماز ہی پڑھئے۔

صفیں سیدھی کرنے کی اہمیت

۱۶۲- عَنْ سِمَاكٍ سَمِعْتُ النَّعْمَانَ بْنِ الْبَشِيرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَوِّيُ يَعْنِي صُفُوفًا إِذَا قُمْنَا لِلصَّلَاةِ فَإِذَا أَسْتَوَيْنَا كَبَرَ

حضرت سماک نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو خود سیدھا فرماتے جب ہم نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور جب صفائی سیدھی ہو جاتیں تب آپ ﷺ تکبیر تحریمہ کہتے۔ (ابوداؤ و صفحہ ۱۰۳)

۱۶۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا تَصْفُونَ الْمَلَائِكَةَ عِنْدَ رَبِّهِمْ قُلْنَا وَ كَيْفَ تَصْفُ الْمَلَائِكَةَ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ يَتَمُّمُونَ الصُّفُوفَ الْمَقْدَمَةَ وَ يَتَرَاضُونَ فِي الصَّفَّ-

حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سنو! فرشتے اپنے رب کے سامنے صفائی بنا کر کھڑے ہوتے ہیں ہم نے عرض کیا وہ کیسے صفائی بناتے ہیں فرمایا وہ پہلے پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور مضبوطی سے پاؤں جما کر کھڑے ہوتے ہیں۔ (ابوداؤ و صفحہ ۱۰۳)

۱۶۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيَارُكُمُ الَّذِيْكُمْ مَنَّا كَبَ فِي الصَّلَاةِ-

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (نمازوں میں) سب سے بہتر وہ ہے جس کے کندھے سب سے زم ہوں (یعنی وہ

دوسروں کیلئے تکلیف دہ نہ ہوں)۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۱۰۵)

۱۶۷- عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَتَمُوا الصُّفُوفَ فَإِنِّي أَرِيكُمْ خَلْفَ ظَهْرِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ سید عالم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اپنی صفوں کو مکمل کرو، بلاشبہ میں تمھیں پیغام پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔

(صحیح المسلم: ص ۱۸۲)

شرح

صفوں کو سیدھا کرنے کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے سنت نبوی یہ ہے کہ آپ جماعت سے پہلے صفوں کو ملاحظہ فرماتے اور اگر ضرورت پڑتی تو خود جا کر لوگوں کو سیدھا کرتے اور فرماتے کہ اپنی صفوں کو سیدھا کرو۔ اپنے کندھوں کو ایک دوسرے سے ملا کر رکھو جب تک تم اپنی صفوں کو سیدھا رکھو گے تمہارے دل سید ہے رہیں گے اور جب صفائی ٹیزی ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کو بھی ایک دوسرے کے لئے ٹیزہ افرامدے گا۔

صف میں دائیں طرف کھڑے ہونے کی فضیلت

۱۶۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ جماعت میں دائیں طرف والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے ان کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۷۰)

تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھ کانوں تک بلند کرنا

۱۶۹- عَنِ ابْنِ عَطَاءِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدَ السَّاعِدِيَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ۔

حضرت ابن عطاء نے ابو حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ حضور سید عالم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ رو کھڑے ہوتے اور اپنے دونوں

ہاتھوں کو کانوں تک بلند کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸)

تکبیر تحریمہ کیلئے ہاتھ کہاں تک اٹھائے

۱۷۰- عَبْدِ الْجَبَارِ وَأَئِلٍ عَنْ أَبِيهِ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُادُ إِبْهَامَاهُ تَحَادِي شَحْمَةً أُذْنِيهِ-

حضرت عبد الجبار بن واصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد نے نبی کریم رَوْفُ الرَّحِیْمَ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع فرمائی تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند فرمایا یہاں تک کہ انگوٹھے کانوں کی لوؤں کے متوازی ہو گئے۔ (سنن سنن نسائی: ص ۱۳۱)

تکبیر تحریمہ کے بعد کیا پڑھے

۱۷۱- عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ صَلَوَتَهُ يَقُولُ سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ-

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورد دو عالم جب نماز شروع فرماتے تو (تکبیر تحریمہ کے بعد یہ پڑھتے) سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ (اے اللہ! تو پاک ہے، تیری ہی تعریف ہے، تیرا نام نہایت برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸، سنن نسائی: صفحہ ۱۳۲)

۱۷۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع فرمائیتے تو پڑھتے سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ (اے اللہ! تو پاک ہے، تیری ہی تعریف ہے، تیرا ہی نام نہایت برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۵۸، سنن ابی داؤد: ۱۲۰)

۱۷۳- عن النبی ﷺ آنہ کان یقُولْ سُبْحَنَکَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالَیٰ جَدُّکَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُکَ . وَهَكَذَا رُویَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ حَطَابٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْعَمَلُ عَلَیٰ هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ -

حضرور سید عالم ﷺ سے منقول ہے کہ آپ (نماز کے شروع میں پڑھتے)

سُبْحَنَکَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِکَ اسْمُکَ وَتَعَالَیٰ جَدُّکَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُکَ -

انہی الفاظ کی احادیث حضرت عبد اللہ بن عمر، اور عبد اللہ بن مسعود اور اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔ مثلاً تابعین وغیرہ کا عمل بھی اس پر ثابت ہے۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۳۸)

قیام کے دوران ہاتھ کیسے باندھے

۱۷۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَرْءَبِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا وَاضِعٌ يَدِي الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى فَأَخَذَ بِيَدِي الْيُمْنَى فَوَضَعَهَا عَلَى الْيُسْرَى

(ابن ماجہ صفحہ ۵۸، ابی داؤد صفحہ ۱۱، سنائی ۱۲۱)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرور سید عالم ﷺ میرے پاس سے گزرے کہ میں نے نماز میں بایاں ہاتھ دائیں میں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا۔ آپ نے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑا اور بائیں میں ہاتھ پر رکھ دیا۔

۱۷۵- عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَؤْمِنُ فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ -

حضرت قبیصہ بن ہلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور دائیں ہاتھ سے بائیں کو پکڑا۔

(جامع الترمذی: صفحہ ۳۲۲)

تشريع

نماز میں قیام کے دوران جب ناف کے نیچے ہاتھ باندھے جاتے ہیں تو اس وقت باعث میں ہاتھ کو دائیں کے اوپر رکھنا غلط ہے جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے ظاہر ہے صحیح طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی باعث میں ہاتھ کے جوڑ پر رکھی ہو اور انگوٹھے اور چہنگلیا سے کلائی کو پکڑا ہوا ہو اور بقیہ تین انگلیاں کلائی پر سیدھی رکھی ہوئی ہوں۔

نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا سنت ہے

۱۷۶- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ بْنِ حَجَرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

حضرت علقمة بن وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ دیکھا کہ نبی ﷺ نے نماز میں اپنے ہاتھ کو باعث میں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۰)

۱۷۷- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ السُّنَّةُ وَضُعُ الْكَفِ عَلَى الْكَفِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”نماز میں دائیں ہتھیلی کو باعث میں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا سنت ہے۔ (ابوداؤ صفحہ ۲۸۸)

۱۷۸- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَضْعُ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ دائیں ہاتھ کو باعث میں ہاتھ پر رکھ کر ناف کے نیچے رکھتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۰)

۱۷۹- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تُوضَعَ الْأَيْدِي عَلَى الْأَيْدِي تَحْتَ السُّرَرُ۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو باعیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۹۰)

۱۸۰- عَنْ أَبِي حُحَيْفَةَ عَنْ عَلَىٰ قَالَ إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ وَضُعُّ الْأَكْفَفِ عَلَى الْأَكْفَفِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

حضرت ابو حیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نماز میں سنت یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو باعیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

(مسند امام احمد بن حنبل جلد اول صفحہ ۱۱ ارجمند الحدیث ۳۶۷۵ بیروت لبنان)

شرح

نماز میں قیام کے دوران ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے اور ناف سے اوپر مگر سینے سے اوپر ہاتھ باندھنے کے متعلق متعدد احادیث مقدسہ کتب حدیث میں وارد ہیں لیکن چونکہ اکثر جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین کا عمل ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا ہی رہا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا چند احادیث سے ظاہر ہے، اس لئے علمائے احتجاف کا بھی اسی پر عمل ہے۔

حکمت

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے سے ضبط نفس اور ضبط شہوت کی قوت پیدا ہوتی ہے اور اس طرح ہاتھ باندھنا اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی ہر طرح کی نافرمانی سے روکتا ہوں۔

تعوذ، تسمیہ، آمین آہستہ کہنا

۱۸۱- عَنْ أَبِي وَائِلٍ..... لَمْ يَكُنْ عُمَرُو عَلَىٰ يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا بِآمِينَ.

حضرت ابو وائل راوی ہیں کہ..... حضرت عمر اور حضرت علی رضوان اللہ علیہما بسم اللہ اور آمین بلند آواز سے نہیں پڑھتے تھے۔

(شرح معانی الامارات صفحہ ۱۵۰ جلد ۱، عمدۃ القاری صفحہ ۵۲ جلد ۲)

١٨٢- قال أمير المؤمنين عمر بن الخطاب أربع يخفيهن الإمام التَّعُوذُ
وبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَآمِينَ وَاللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ -
امير المؤمنين حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں کہ چار چیزیں امام کو آہستہ کہنی چاہئیں،
اعوذ بالله، ۲ بسم الله، ۳ آمين، ۴ اللهم ربنا ولک
(كنز العمال صفحہ ۲۳۹، جلد ۲) الحمد۔

۱۸۳-عَنْ أَبِي وَائِلٍ كَانَ عَلَىٰ وَابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَجْهَرَانِ بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا بِالْتَّعَوْذِ وَلَا بِالْتَّاْهِيْنِ -
حضرت ابو وايل راوي ہیں کہ حضرت علی اور ابن مسعود رضوان اللہ علیہم السلام،
اعوذ بالله اور آمین بلند آواز سے نہیں کہتے تھے۔ (مجموع الزوائد صفحہ ۱۰۸، جلد ۲)

١٨٣ - عن علقة بن وائل عن أبيه أن النبي ﷺ قرأ "غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" فَقَالَ: أَمِينٌ وَحَفِظَ بِهَا صَوْتَهَا -
حضرت علقة بن وائل رضي الله عنه اپنے والد سے راوی ہیں کہ محبوب کبریاءؑ نے
"غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" پڑھا اور آہستہ آواز سے
"آمِنٌ" کہی۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۳۲)

نماز میں قرأت کی ابتداء (الحمد لله) سے

١٨٥-عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ يَفْتَحُونَ الْقِرَاةَ "بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَفِي بَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَائِشَةَ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ اور حضرت ابو بکر اور حضرت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم قرأت کی ابتداء الحمد للہ رب العالمین (سورۃ الفاتحہ) سے کرتے۔ اس طرح کے مضمون کی احادیث حضرت ابو حیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہیں اور اس حدیث مبارکہ کو امام جامع ترمذی نے اپنی جامع میں اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں نقل کیا ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۵۹، سنن نسائی ص ۱۳۳، جامع ترمذی ص ۳۲، صحیح بخاری ص ۱۰۳)

شرح

احناف کے نزدیک نماز میں بغیر کسی سورۃ کے تعین کے قرآن کریم کا کچھ حصہ تلاوت کرنا فرض ہے۔ دلیل اس کی قرآن کریم کی آیت ہے ﴿فَاقْرُءْ وَا مَاتِيسِرْ مِنَ الْقُرْآنِ﴾ قرآن کریم میں سے جو کچھ تم باسہولت پڑھ سکو وہ پڑھو اور احادیث مبارکہ میں تاکید وارد ہونے کی وجہ سے سورۃ فاتحہ کے پڑھنے کو فقہائے احناف واجب کہتے ہیں۔

جب امام کے پیچھے نماز پڑھے تو خود قرأت نہ کرے

۱۸۶-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا جَعَلَ الْإِمَامَ لِيُؤْتَمْ بِهِ فَإِذَا كَبَرَ فَكَبِرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَانْصِتُوا-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی کو تمہاری نماز کے لئے امام بنایا جائے تو جب وہ تکبیر کہے تو تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموشی اختیار کرو۔ (ابن ماجہ صفحہ ۲۱، نسائی صفحہ ۱۳۶)

۱۸۷-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ صَلَّى النَّبِيُّ بِأَصْحَابِهِ صَلَوَةً تَظُنُّ أَنَّهَا الصُّبُحُ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ قَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أَنَا زَعُومُ الْقُرْآنَ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی غالبًا وہ صحیح کی نماز تھی (نماز پڑھ کر) آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص تم میں سے (میرے پیچھے) قرأت کر رہا تھا ایک شخص نے عرض کیا میں تھا فرمایا میں بھی کہوں کہ کون قرآن میں مجھ سے جھگٹر رہا ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۲۱، نسائی صفحہ ۱۲۷)

۱۸۸-عَنْ أَبِي الرُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ إِمَاماً فَقِرَأَهُ الْإِمَامُ لَهُ قِرَاءَةً-

حضرت ابو زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کا کوئی شخص امام ہو تو امام کی قرأت ہی

اس (مقتدی) کی قرأت ہے۔ (ابن ماجہ صفحہ ۶۱)

۱۸۹- عَنْ عِمَرَانَ بْنِ حَصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَرَأَ سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ إِيُّكُمْ قَرَا قَالُوا رَجُلٌ قَالَ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالِجُنِيهَا -

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سید عالم صلوات اللہ علیہ و سلام نے ظہر کی نماز پڑھائی ایک شخص آیا اور (اقداء کی نیت کر کے) سورۃ الاعلیٰ پڑھنے لگا جب آپ فارغ ہوئے تو دریافت فرمایا کون قرأت کر رہا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ فلاں شخص۔ فرمایا کہ میں نے جانا کہ تم میں سے بعض مجھ سے قرآن پڑھنے میں جھگڑا کرتے ہیں۔ اس حدیث کو امام مسلم نے اپنے الفاظ میں صحیح مسلم میں نقل کیا ہے۔

(ابوداؤ دصحیح ۱۲، صحیح مسلم صفحہ ۲۷)

شرط

جس وقت قران کریم کی تلاوت ہو رہی ہو تو خاموشی سے اسے سننا واجب ہے چنانچہ قران کریم میں ارشاد ہوا اذَا قرأ الْقُرْآنَ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (اور جب قران کریم کی تلاوت کی جائے تو اسے غور سے سننا و خاموش رہوتا کہ تم پر حرم کیا جائے لہذا قرآن اور متعدد احادیث بتاتی ہیں کہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرنی چاہئے، کیونکہ امام کی قرأت ہی مقتدی کی قرأت ہے۔

آمین کہنے کے فضائل

۱۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الظَّالِمِينَ فَقُوْلُوا أَمِينَ فَإِنْهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلوات اللہ علیہ و سلام نے فرمایا کہ جب امام غیر المغضوب عليهم ولا الظالمين کہے تو ”آمین“ کہو، پس جس

کی آمین فرشتوں کے موافق ہو گئی اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری: صفحہ ۱۰۸)

۱۹۱ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمْتُوا فَانَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينَهُ تَأْمِينَ الْمَلَائِكَةِ غُفْرَلَهُ مَاتَقْدَمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کے موافق ہو گئی اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (صحیح مسلم: صفحہ ۱۷۶)

شرح

فرشتبست آواز سے آمین کہتے ہیں، پس پست آواز سے آمین کہنے میں ہی فرشتوں کی مطابقت و موافقت ہے۔

رفع یہ میں صرف ایک مرتبہ یعنی تکبیر تحریک کے وقت ہے

۱۹۲ - عَنْ عَلْقَمَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَصَلِّ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً۔

حضرت علقمه رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا میں تمھیں سرکارِ دنیا میں جیسی نماز نہ پڑھاؤں پھر انہوں نماز پڑھائی اور ہاتھ کا نوں تک صرف ایک ہی مرتبہ اٹھائے۔

(سنن ابو داؤد صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، سنن نبی ۱۶۱)

۱۹۳ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَىٰ عَنْ بَرَاءِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَسَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبٍ أَذْنِيْهِ ثُمَّ لَا يَغُودُ۔

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ رسول کریم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو کا نوں کے قریب لے جاتے اور پھر دوبارہ ہاتھ نہ اٹھاتے۔ (ابو داؤد صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷)

۱۹۴ - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَادِبٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَفِعَ يَدَيْهِ حِينَ افْتَسَحَ

الصَّلَاةَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعُهُمَا حَتَّىٰ اِنْصَرَفَ -

حضرت براء رضي الله تعالى عنه فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے نماز شروع کرتے وقت ہاتھ اٹھائے اور پھر سلام تک یہ عمل (یعنی ہاتھ اٹھانے والا عمل) نہیں دھرا یا۔ (ابوداؤ و صفحہ ۱۱۶، ۱۱۷)

ركوع کرنے کا درست طریقہ

۱۹۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْكَعُ فِي ضَعْفٍ يَدِيهِ عَلَىٰ رُكْبَتِيهِ وَيُجَافِي بِعَضَدِيهِ -

حضرت عائشہ صدیقہ رضی الله تعالى عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ کو رکوع فرمایا کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور بازوں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے۔ (ابن ماجہ صفحہ ۲۲)

۱۹۶- عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ إِنَّمَا السُّنَّةُ الْأَخْذُ بِالرُّكْبِ -

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رضی الله تعالى عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی الله تعالى عنہ نے فرمایا (رکوع میں) گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے۔ (سنن نسائی صفحہ ۱۵۹)

۱۹۷- عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أَسَيْدٍ وَسَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ وَمُحَمَّدٍ بْنِ مُسْلِمَةَ فَذَكَرُوا صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَىٰ رُكْبَتِيهِ كَانَهُ قَابِضٌ عَلَيْهَا وَتُرْيَدُ بِهِ فَخَاهُمَا عَنْ جَنْبِيهِ -

”حضرت عباس بن سہل رضی الله تعالى عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو حمید، ابو اسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اکٹھے ہو کر نبی کریم ﷺ کے طریقہ نماز کے بارے گفتگو کر رہے تھے۔ ابو حمید رضی الله تعالى عنہ نے کہا میں آپ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں اور بے شک آپ ﷺ کو رکوع فرماتے تو اپنے گھٹنوں پر رکھتے، گویا کہ مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہوں اور بازوؤں کو پہلوؤں سے جدا رکھتے۔

رکوع میں کمر سیدھی رکھنا

۱۹۸ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ لَمْ يَشْخُصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يَضْبُطْهُ وَلِكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَفِي الْمُسْلِمِ طَوِيلًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب رکوع فرماتے تو نہ ہی سر مبارک کو بلند رکھتے اور نہ ہی بہت زیادہ جھکاتے بلکہ دونوں حالتوں کے درمیان رکھتے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۶۲، صحیح مسلم ص ۱۹۳)

۱۹۹ - عَنْ عَلِيٍّ بْنِ شَيْبَانَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ يَا مَغْشَرَ الْمُسْلِمِينَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ۔

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اقدس ﷺ نے نماز پڑھائی تو فرمایا اے جماعتِ مسلمین! رکوع اور سجود میں کمر کو سیدھا نہ رکھنے والے کی نماز کامل نہیں ہوتی۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۶۲)

۲۰۰ - رَأَى حُذَيْفَةُ رَجُلًا لَا يَتَمَّ الرُّكُوعُ وَالسُّجُودُ وَقَالَ مَا صَلَيْتَ وَلَوْ مِثْ مِثْ عَلَى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِي فَطَرَ اللَّهُ مُحَمَّدًا ﷺ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو غیر مکمل (ناتمام) رکوع و سجود کرتے دیکھ کر فرمایا "تو نے نماز نہیں پڑھی اور اگر تو اسی طریقے پر مر گیا تو تو نبی محترم ﷺ کے طریقے کے خلاف پر مرے گا۔" (صحیح بخاری صفحہ ۱۰۹)

رکوع و سجود کو صحیح طریقے سے ادا کرنا

۲۰۱ - عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَا رِيْكُمْ مِنْ خَلْفِ ظَهْرِيْ فِي رُكُوعِكُمْ وَسُجُودِكُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا محبوب کبریاء ﷺ نے فرمایا رکوع اور سجود کو مکمل طور پر ادا کرو خدا کی قسم میں تمہارے رکوع اور سجود کو اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ (سنن نسائی ص ۱۶۸)

رکوع و وجود میں امام سے پہل کرنا

۲۰۲-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَاسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يُحَوِّلَ اللَّهُ تَعَالَى رَاسَهُ رَاسَ حِمَارٍ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم رض نے فرمایا: کیا وہ شخص جو امام سے پہلے ہی سر (رکوع و وجود) سے اٹھا لیتا ہے اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنادے؟۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۸، صحیح بخاری: صفحہ ۹۶)

۲۰۳-عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ لَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَاسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ رَاسَهُ رَاسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةً حِمَارٍ-

محمد بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول کریم رض نے فرمایا کیا تم امام سے پہلے سراٹھا تے وقت اس بات سے نہیں ڈرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورت گدھے کی صورت بنادے۔

(صحیح مسلم: صفحہ ۱۸۱، ابو داؤد: صفحہ ۹۸)

شرح

رکوع اور وجود اور دیگر اركان میں امام کی اطاعت واجب ہے اور اركان نماز میں امام پر سبقت کرنے والا قیامت کے روز اپنے رب کے حضور اس حالت میں پیش ہوگا کہ اس کا چہرہ گدھے کا اور دھڑکانہ کا ہوگا اور خبردار! خبردار! کوئی بھی شخص کبھی کسی حدیث کو آزمانے کی کوشش نہ کرے، کیونکہ امام شرف الدین نووی کے ایک استاد جو اپنے دور کے عظیم محدث (حدیث دان) تھے، نے یہ تحریک کرنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے ان کا سر دنیا میں، ہی گدھے کی مثل کر دیا۔ اب حالت یہ تھی کہ وہ حدیث پاک پڑھاتے تھے، مگر ہمیشہ پردے میں رہ کر (نعواز باللہ من ذلک) اللہ کریم ہم سب کو دنیا اور آخرت کے ہر طرح کے عذاب سے محفوظ رکھے۔

آمین۔ بجاہ سید المرسلین!

تبیحات روکوں و سجود

۲۰۳- عن ابن مسعود قال قال رسول الله ﷺ اذا ركع احدكم فليقل في رکوعه سبحان ربی العظیم ثلاثة فإذا فعل ذلك فقد تم رکوعه وإذا سجد أحدكم فليقل في سجوده سبحان ربی الاعلى ثلاثة فإذا فعل ذلك فقد تم سجوده وذلك اذناه۔

حضرت ابن مسعود رضي الله تعالى عنه فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی روکوں کرے تو تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کہے اور جب تم نے ایسا کر لیا تو روکوں کو مکمل کر لیا اور جب کوئی سجدہ کرے تو تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی کہے اگر تم نے ایسا کر لیا تو سجدہ مکمل کر لیا اور (تبیحات کی) یہ مقدار کم سے کم ہے اس حدیث کو امام ترمذی نے جامع ترمذی میں بھی نقل فرمایا ہے۔

۲۰۵- عن حذیفة قال صلی اللہ علیہ وسلم فرکع فقال في رکوعه سبحان ربی العظیم وفي سجوده سبحان ربی الاعلى۔

حضرت حذیفہ رضی الله تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی رحمت ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، پس جب آپ نے روکوں فرمایا تو روکوں میں سبحان ربی العظیم پڑھا اور سجدوں میں سبحان ربی الاعلی پڑھا۔

(سنن ابن ماجہ صفحہ ۶۳، سنن نسائی صفحہ ۱۶۰، جامع ترمذی صفحہ ۳۵)

شرح

روکوں و سجود میں تبیحات کے پڑھنے میں (طاق) عدد کو پسند کیا گیا ہے اور اس کی کم سے کم تعداد تین مرتبہ اور اس سے زیادہ پانچ وسات و نو و گیارہ وغیرہ بلکہ حضرت عائشہ رضی الله تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ بعض اوقات اس قدر لمبا سجدہ فرماتے کہ ہمیں گمان ہونے لگتا کہ شاید آپ ﷺ کی روح مبارک قبض کر لی گئی ہے۔

روکوں سے اٹھ کر کہے

۲۰۶- عن أبي هريرة أنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ

حَمْدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ سَعْيَ اَنَسَ بْنِ مَالِكٍ اِيضاً فِي اَبْنِ مَاجِهِ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو، جس کا کہنا فرشتوں کے موافق ہو گیا تو اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اسی حدیث کو اپنے الفاظ کے ساتھ امام جامع ترمذی نے اپنی جامع اور امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں نقل کیا ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۲۲، سنن نسائی صفحہ ۱۶۲، جامع ترمذی صفحہ ۳۶، صحیح البخاری صفحہ ۱۰۹، صحیح اسلم صفحہ ۲۷)

شرح

ربنا ولک الحمد کہنے میں فرشتوں کی موافقت کا معنی یہ ہے کہ فرشتے آہستہ اور پست آواز میں کہتے ہیں جس نے پست آواز میں ربنا ولک الحمد کہا اس کی تحریم فرشتوں کے موافق ہو گئی۔

سات اعضاء پر سجدہ کرنا

۲۰۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم ﷺ سے روایت کیا کہ مجھے سات اعضاء (ہڈیوں) پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۳)

۲۰۸- عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ اِدَابٍ وَجْهَهُ وَكَفَاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ -

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا کہ جب بندہ سجدہ کرتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے سات اعضاء بھی سجدہ کرتے ہیں، اس کا چہرہ دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور دونوں قدم (یعنی پاؤں)۔ (ابوداؤد ص ۱۳۶، جامع الترمذی ص ۳۷)

۲۰۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَمَرْنَا نَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمِ

وَلَا نَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثُوبًا۔

”حضرت ابن عباس رضي الله تعالى عنه روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سات ہڈیوں (اعضاء) پر سجدہ کریں اور بال اور کپڑے نہ سمجھیں۔“

(صحیح البخاری ص ۱۱۲)

۲۱۰ - عن ابن عباس قال أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْصَاءٍ وَلَا يَكْفَ شَعْرًا وَلَا ثُوبًا إِلَّا جَهَنَّمُ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ.

حضرت ابن عباس رضي الله تعالى عنه فرماتے ہیں کہ محبوب خدا ﷺ کو حکم دیا گیا کہ وہ سات اعضاء پر سجدہ کریں اور بالوں اور کپڑوں کو نہ سمجھیں (اعضاء سجدہ یہ ہیں) پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، اور دونوں پاؤں۔ (صحیح البخاری ص ۱۱۲)

۲۱۱ - عن وَائِلِ بْنِ حَبْرٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ۔

حضرت واہل بن حجر رضي الله تعالى عنه فرماتے ہیں کہ میں نے نبی رحمت ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نے سجدہ کیا تو آپ ﷺ نے زمین پر دونوں ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو رکھا اور جب سجدے سے کھڑے ہوئے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اٹھایا۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۳)

سجدے کی ادائیگی کی کیفیت

۲۱۲ - عن جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَقْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشِ الْكَلْبِ۔

حضرت جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه فرماتے ہیں کہ رسول اکرم شفیع معظم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو بازوں کو کتنے کی مثل نہ بچھائے (یعنی کلاسیوں کو مکمل طور پر زمین پر نہ بچھائے بلکہ زمین سے اوپر اٹھا کر رکھے صرف ہاتھ زمین پر رکھے)۔ (ابن ماجہ: صفحہ ۶۳، ابو داؤد: صفحہ ۱۳۷)

۲۱۳ - عن الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَجَدْتَ فَضْعُ كَفَنِكَ وَارْفَعْ

مِرْفَقِيْكَ -

حضرت براء بن عاذب کہتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے دونوں ہاتھوں کوز میں پر رکھوا اور کہنوں کو اٹھائے رکھو۔ (صحیح البشیر ص ۱۹۲)

سجدے میں پاؤں کھڑے رکھنا

۲۱۳- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ -

عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے سجدے میں ہاتھوں کوز میں پر رکھنے اور پاؤں کھڑا رکھنے کا حکم فرمایا۔

(جامع ترمذی ص ۳۷)

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی کیفیت

۲۱۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيْ قَائِمًا فَإِذَا سَجَدَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى جَالِسًا وَكَانَ يَفْتَرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى -

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تو سجدے میں نہ جاتے حتیٰ کہ صحیح طرح کھڑے ہو جاتے اور جب سجدہ فرماتے تو دوسری سجدہ فرمانے سے پہلے کچھ دیر بیٹھتے (پھر دوسری سجدہ فرماتے) اور بیٹھ کر باہمیں پاؤں کو پھیلاتے (داہمیں کو کھڑا رکھتے)۔ (سنن ابن ماجہ ص ۶۳)

دوسری رکعت میں شاء اور تعوذ نہیں

۲۱۶- عَنْ أَبِي زَرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرُّكُوعِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاةَ بِالْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَلَمِينَ وَلَمْ يَسْكُنْ -

ابوزرعہ نے حضرت ابو ہریرہ کو کہتے ہوئے سنا کہ آقا نامدار ﷺ جب دوسری رکعت کیلئے اٹھتے تو اہل حمد للہ رب العالمین سے ابتداء فرمادیتے اور

(شنا اور اعوذ باللہ کیلئے) خاموشی اختیار نہیں فرماتے تھے۔

(مسلم جلد اول، صفحہ ۲۱۹، مشکوٰۃ صفحہ ۸۷)

نماز میں کپڑے اڑنا اور بالوں کو سنوارنا

۲۱۷- عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمْرُتُ أَنْ لَا أَكُفَّ شَعْرًا وَلَا ثُوبًا.
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
مجھے نماز میں کپڑوں اور بالوں کے نہ سینٹنے کا حکم دیا گیا۔ (سنن ابن ماجہ ص ۲۷)

نوٹ

نماز میں کپڑوں کو سینٹنا اور اڑنا دونوں مکروہ ہیں اور اسی طرح بالوں کا جوڑہ بنا کر اوپر
کر لینا بھی مکروہ ہے۔

فرائض کی پہلی دور کعات میں فاتحہ کیسا تھا سورت ملانا

۲۱۸- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا
فَيَقْرَأُ فِي الظُّهُرِ وَالغَضْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأَوْلَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ
وَسُورَتَيْنِ الخ -

حضرت ابو قتادہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ ہمیں نماز پڑھایا کرتے تو ظہر و عصر
کی پہلی دور کعتوں میں سورہ فاتحہ کیسا تھا ساتھ کوئی سورت بھی ملا کرتا لوٹ
فرمایا کرتے تھے۔

(صحیح مسلم صفحہ ۱۸۵، مشکوٰۃ المصانع صفحہ ۸۷)

جلسہ استراحت

۲۱۹- عَنْ نُعْمَانٍ..... أَذْرَكْثُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَالثَّالِثَةِ قَامَ
كَمَا هُوَ وَلَمْ يَجْلِسْ -

حضرت نعمان راوی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے بے شمار صحابہ کرام کو دیکھا کہ
وہ جب پہلی اور تیسرا رکعت کے بعد سے سراٹھاتے تو بغیر بیٹھے سیدھے کھڑے

ہو جاتے (یعنی جلسہ استراحت نہیں کرتے تھے)۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد اول، صفحہ ۳۹۵)

قعدہ اولیٰ میں صرف تشهد ہی پڑھے

۲۲۰ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ..... عَلِمْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ الصَّلَاةِ وَآخِرِهَا ثُمَّ إِنْ كَانَ فِي وَسْطِ الصَّلَاةِ نَهَضَ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ تَشْهِدِهِ وَإِنْ كَانَ فِي آخِرِهَا دَعَا بَعْدَ تَشْهِدِهِ بِمَا شاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُو ثُمَّ يُسَلِّمُ -

حضرت عبد اللہ بن راوی ہیں کہ فخر موجودات ﷺ نے تشهد کی مجھے تعلیم دی اول نماز (یعنی پہلے قعدے) میں اور آخر نماز (یعنی قعدہ آخرہ) میں..... پھر حضرت عبد اللہ اگر درمیان نماز میں ہوتے تو تشهد پڑھ کر فوراً کھڑے ہو جاتے اور اگر نماز کے آخر میں ہوتے تو تشهد (اور درود شریف کے بعد) جو اللہ کریم کو منظور ہوتی آپ دعا پڑھتے پھر سلام پھیر دیتے۔ (مندادام احمد جلد اول صفحہ ۲۵۹)

جس کونماز میں شک پیدا ہو جائے تو وہ یقین پر عمل کرے

۲۲۱ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا شَكَ أَحَدُكُمْ فِي الشَّتَّى وَالْوَاحِدَةِ فَلْيَجْعَلْهَا وَاحِدَةً وَإِذَا شَكَ فِي الشَّتَّى وَالثَّلِثِ فَلْيَجْعَلْهَا ثَلَاثَةً ثُمَّ يَتَمَّ مَا بِقَى مِنْ صَلَوَتِهِ حَتَّى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَفِي حَدِيثِ اخْرَ وَكَانَتِ السَّجْدَتَانِ رَغْمَ أَنْفَ الشَّيْطَانَ -

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”جب تم میں سے کسی کو شک پیدا ہو جائے کہ یہ پہلی رکعت ہے یا دوسری، تو اسے چاہئے کہ پہلی ہی سمجھے اور دوسری یا تیسری یا چوتھی ہونے میں شک ہو تو دوسری اور جب تیسری یا چوتھی کے ہونے میں شک ہو تو تیسری ہی سمجھے پھر بقیہ نماز کو مکمل کرے اور (آخری تشهد پڑھ کر) آخری سلام سے پہلے دو سجدے (یعنی سجدہ سہو) کرے۔

جب کہ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ دونوں سجدے (سجدہ سہو) شیطان کی ناک خاک آلوکرنے کے لئے ہیں۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۲)

۲۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّيْ جَارُهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّىٰ لَا يُدْرِكَمْ كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ أَحَدًا كُمْ ذَلِكَ فَلَيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ -

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان آتا ہے اور اس کوشک میں ڈالتا ہے، حتیٰ کہ وہ شخص نہیں جان پاتا کہ اس نے کتنی رکعت پڑھ لیں اگر ایسی حالت ہوتا تو (یقین پر عمل کرے اور نماز کے آخر میں التحیات (عبدہ و رسولہ تک) پڑھ کر بیٹھ جائے اور دو سجدے کرے (یعنی سجدہ سہو کرے)۔

(سنن ابو داؤد: صفحہ ۱۵۵)

شرح

نماز کی حالت میں بھول جانا یا خیالات کا آنا گو کہ یکسوئی سے مانع ہے، مگر قابل موافقہ نہیں، البتہ دنیاوی خیالات آنے پر ان کو اپنے قصد اور ارادے سے مزید آگے چلاتے جانا یہ یقیناً برآ ہے۔ اسی طرح نماز سے باہر بھی برے خیالات کا آنا برآ ہے، لیکن قصد اغلط قسم کے تخيلاتی منصوبے بنانا بہت ہی برآ ہے۔

لیکن علماء کادینی مسائل پر غور و فکر، کمانڈر کا نماز میں جنگ کی منصوبہ بندی اور دیگر شرعی امور کے بارے میں سوچنا یا تدبیر کرنا منع نہیں ہے۔ اور اکابر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم جمعین بلکہ خود سید عالم ﷺ سے ثابت ہے۔

نماز میں بھول جانے پر کیا کرے

۲۲۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا شَكَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةِهِ فَلْيَتَحِرِّ وَاسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا يَفْرِغُ -

”حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

کہ: ”جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بھول جائے (یعنی شک میں پڑ جائے) تو سوچے اور جس طرف یقین ہواں پر عمل کرے پھر تشهد (التحیات) سے فراغت کے بعد وسجدے کرے۔“ (سنن ابو داؤد: صفحہ ۱۵، سنن نسائی: صفحہ ۱۸۲)

تشهد (التحیات) میں کیا پڑھے

۲۲۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ عَلَمْنَارَ سُوْلُ اللَّهِ إِذَا قَعَدْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ أَنْ نَقُولَ الْتَّحِيَاتُ اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيَّاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّلِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ . وَ فِي الْبَابِ عَنْ أَبِي عُمَرٍ وَجَابِرِ بْنِ أَبِي مُوسَى وَعَائِشَةَ وَفِي الْبُخَارِيِّ بِلْفُظِيهِ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے ہمیں اس بات کی تعلیم دی کہ جب ہم تشهد کیلئے بیٹھیں تو یہ پڑھیں: الْتَّحِيَاتُ اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيَّاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّلِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ یہی حدیث ابو عمر، حضرت جابر، حضرت ابو موسی اشعری، اور امام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی مردی ہے۔

(صحیح بخاری: صفحہ ۱۱۵، جامع ترمذی: صفحہ ۳۸)

۲۲۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ فِي الصَّلَاةِ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ لَا تَقُولُ السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُولُوا "الْتَّحِيَاتُ اللَّهُ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيَّاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّلِحِينَ، فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمْ ذَلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ... الخ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں ہم نبی رحمت ﷺ کے ساتھ نماز میں تھے تو (تشہد میں) ہم نے کہا: ”السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ مِنْ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ“ (یعنی سلام ہو اللہ پر اس کے بندوں کی طرف سے اور سلام ہو فلاں فلاں پر) پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ نہ کہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ خود سلامتی والا ہے بلکہ یوں کہو: التَّحِيَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيَّابَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّلَاحِينَ، (تمام قولی بدینی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں سلامتی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکتیں ہوں آپ پر اے نبی ﷺ سلامتی ہو ہم سب پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک اور صالح بندوں پر) جب تم نے یہ کہا تو ہر اس شخص کو جو آسمان اور زمین میں ہے سلام پہنچ گیا۔ (فرمایا اس کے بعد یہ کہو) اشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں)۔

(ابوداؤ دس ۱۳۵، صحیح بخاری ص ۱۱۵، صحیح مسلم ص ۱۷۳)

تشہد (التحیات) آہستہ آواز سے پڑھے۔

۲۲۶ - عن ابی مسعود قال من السنة ان يخفى التشهید -

حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ التحیات آہستہ آواز (یعنی دل میں) پڑھی جائے۔ (صحیح مسلم صفحہ ۳۷، ابوداؤ صفحہ ۱۳۶، جامع ترمذی صفحہ ۲۸)

تشہد (التحیات) میں انگلی سے اشارہ کرنا

۲۲۷ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيرِ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ إِذَا دَعَا وَلَا يُحَرِّكُ كَفَاهَا -

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ (التحیات میں) انگلی سے اشارہ فرماتے جب اشارہ فرماتے تو انگلی کو متحرک نہ رکھتے۔

(سنن ابی داؤد: صفحہ ۱۳۹)

۲۲۸ - عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَآتَاهُ أَذْغُوْ بِأَصَابِعِهِ فَقَالَ أَخِذْ

أَحَدٌ أَشَارَ بِالسَّبَابَةِ -

حضرت سعد رضي الله تعالى عنه کہتے ہیں کہ میرے پاس سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گزرے اس وقت میں اپنی انگلیوں سے (التحیات میں) اشارہ کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا صرف ایک اور شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا۔

(سنن نسائی: صفحہ ۱۸۷)

سجدہ سہو کی ادائیگی کا طریقہ

۲۲۹- عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حَصِينٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَهَى فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ -

”حضرت عمران بن حصین رضي الله تعالى عنه سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ گرام رضي الله تعالى عنہم کو نماز پڑھائی اور بھول گئے، پس آپ ﷺ نے سجدہ سہو کیا پھر دوبارہ تشهد پڑھا پھر سلام پھیرا۔ (ابوداؤ: صفحہ ۱۵۶)

حضور اکرم ﷺ پر درود

۲۳۰- عَنْ كَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا يَارَسُولَ اللَّهِ مَا لَسَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَرَفْنَا فَكَيْفَ الصَّلْوَةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ -

حضرت کعب بن عجرہ رضي الله تعالى عنه کہتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام بھیجنے کو تو ہم نے جان لیا آپ پر صلوٰۃ (درود) کیسے پڑھا جائے فرمایا کہو: ”اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ (سنن نسائی: صفحہ ۱۹۰)

تشہد و درود کے بعد کون سی دعا پڑھے

۲۳۱- عنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَلَيَتَخَيَّرُ أَحَدُكُمْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ فَلَيَدْعُ اللَّهَ -
 حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں (آگے التحیات والی
 حدیث پاک ہے) اور اسکے بعد فرماتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے التحیات کے
 الفاظ، ہمیں بتانے کے بعد فرمایا اور پھر چاہیئے کہ تم وہ دعا جو پسندیدہ ہو اللہ تعالیٰ
 سے مانگو۔

قعدہ آخرہ میں درود شریف کے بعد کی ایک مسنون دعا

۲۳۲- عَنْ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ رضي الله عنهم آنه قال لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمْنِي دُعَاءً أَذْعُوبُهُ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبُ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ -

حضرت سیدنا صدیق اکبرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں
 عرض کیا کہ مجھے ایسی دعا سکھا دیجئے جو میں نماز میں (التحیات اور درود شریف کے
 بعد) پڑھا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دعا پڑھا کرو اللہم انی غفور
 الرحیم۔ ترجمہ اے میرے پالے والے بلاشبہ میں نے اپنی ذات پر (تیری نافرمانی
 کر کے) بہت ظلم کئے اور بجز تیرے کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں پس (اے رحیم
 و کریم) تو مجھے محض اپنے فضل و کرم سے بخش دے اور مجھے پر اپنی رحمت (خاص کا
 سایہ) فرمائیں تو وسیع بخشش اور حدد رجہ مہربان ہے۔

(صحیح بخاری جلد اول، صفحہ ۱۱۵، صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ۳۲۷، مکلوۃ المصالح صفحہ ۸۷)

سلام کیسے کہے

۲۳۳- عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى يُرَى بَيْاضُ خَدِيْهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ -

”حضرت عمر بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ دام بائیں اس طرح سلام پھیرتے کہ رخسار اقدس کی چمک دکھائی دیتی اور سلام پھیرتے وقت فرماتے السلام علیکم و رحمة الله، السلام علیکم و رحمة الله۔

(ابن ماجہ صفحہ ۲۵)

۲۳۳- عنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ إِنَّهُ سُئِلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا وَضَعَ اللَّهُ أَكْبَرُ كُلَّمَا رَفَعَ ثُمَّ يَقُولُ ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَنْ يَمِينِهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ عَنْ يَسَارِهِ۔

”حضرت واسع بن حبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بنی کریم ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ نماز کے ہر اٹھنے اور بیٹھنے میں ”اللہ اکبر، اللہ اکبر فرماتے اور پھر (نماز کو ختم کرتے وقت) السلام علیکم و رحمة الله کہتے تو دام بائیں طرف چہرہ اقدس کرتے اور پھر بائیں طرف چہرہ کرتے اور کہتے السلام علیکم و رحمة الله۔

(سنن نسائی: صفحہ ۱۹۷)

شرح

نماز سے باہر آنا بھی فرض ہے اور اس کا صحیح سنت طریقہ یہ ہے کہ اگر اکیلانماز پڑھ رہا ہے تو سلام پھیرتے وقت کراما کا تبین اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے اور اگر باجماعت نماز پڑھ رہا ہو تو دام بائیں طرف والے نمازوں، حاضر فرشتوں، کراما کا تبین، مسلمان جنوں کو سلام کرنے کی نیت کرے اور جس طرف امام ہواں طرف سلام پھیرتے وقت امام کو بھی سلام کرنے کی نیت کرنی چاہئے۔ اگر امام کے بالکل پچھے ہو تو دونوں طرف سلام پھیرتے وقت امام کی نیت کرے۔

سلام پھیرنے کے بعد کیا پڑھے

۲۳۵- عنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكَتْ يَا ذَ الْجَلَالِ

وَالاَكْرَامٍ-

”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ (فرض نماز کے بعد) ”اللَّهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالْجَلَلِ وَالاَكْرَامُ،“ کہنے کی مقدار بیٹھتے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶، جامع ترمذی: صفحہ ۳۹)

۲۳۶- عنْ أُمِّ سَلَمَةَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ حِينَ يُسَلِّمُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلاً مُقْبُلًا۔

”حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز فجر پڑھا کرتے تو (دعا میں یہ) پڑھتے۔ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلاً مُقْبُلًا (اے پروردگار عالم! میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور پاکیزہ رزق اور قبول ہونے والے عمل کا سوال کرتا ہوں)۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۶)

۲۳۷- عنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اللَّهُمَّ اغُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ۔

”حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے: ”اللَّهُمَّ اغُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ عَذَابِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ (اے اللہ تعالیٰ! میں قبر کے عذاب اور آگ کے عذاب، زندگی اور موت کے فتنوں اور دجال کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں)۔ (صحیح مسلم: صفحہ ۲۱۸)

۲۳۸- كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِنِي لِمَا مَنَعْتَ وَيَنْفَعُ ذَالِجَدِ مِنْكَ الْجَدِ۔

”حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کو کھا کہ نبی رحمت ﷺ جب نماز سے فارغ ہو جاتے تو پڑھتے: لا إله إلا الله
وَحْدَةٌ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيٌ لِمَا مَنَعْتَ وَيَنْفُعُ ذَالْجَدِيدُ
مِنْكَ الْجَدُّ۔ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لاٹ نہیں، وہ اکیلا ہے اس
کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور
وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ تعالیٰ! جس کو تو عطا فرمائے اس سے کوئی روک نہیں
سکتا اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ہر عالی مرتبہ تجھی سے عزت
پاتا ہے)۔ (صحیح مسلم: صفحہ ۲۸)

۲۳۹- عن زَيْدِ بْنِ ثَابَةَ قَالَ أَمِرُوا أَنْ يُسَبِّحُوا ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَ
يَحْمَدُوا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ -

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ہر
نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ "سبحان اللہ" اور ۳۳ مرتبہ "الحمد للہ" جبکہ ۳۳ بار اللہ
اکبر پڑھا کریں۔ (سن ابن ماجہ: صفحہ ۶۶)

نماز پڑھنے والا اپنے سامنے "ستره" کھرا کر لے

۲۴۰- عن طَلْحَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَضَعَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ
يَدِيهِ مِثْلَ مُؤْخَرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالُ مِنْ وَرَاءِ ذَالِكَ -

ترجمہ..... حضرت طلحہ بن عبد اللہ روایت کرتے ہیں کہ سید کائنات ﷺ نے فرمایا
جب تم میں سے کوئی شخص اپنے سامنے کجاوے کے آخری حصے کی مثل کوئی چیز رکھ
لے تو نماز شروع کرے اور پھر اس (سترے) کے آگے سے گزرنے والوں کی
پرواہ نہ کرے۔ (صحیح مسلم صفحہ ۱۹۵)

۲۴۱- عن أَبْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى وَالْعُنْزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ
تُحَمَّلُ وَتُنَصَّبُ بِالْمُصَلَّى فَيُصَلِّى إِلَيْهَا -

ترجمہ..... حضرت عبد اللہ بن عمر فاروق راوی ہیں حضور رسالت مآب ﷺ جب علی
اصح عید گاہ تشریف لے جاتے تو ایک پرچھی آپ کے سامنے کھڑی کر دی جاتی اور

آپ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے۔ (صحیح بخاری جلد اول، صفحہ ۱۳۳)

نوت..... پہلی حدیث مبارکہ میں مذکور کجا وے کے آخری حصے کی لمبائی تقریباً ایک ہاتھ ہوتی ہے جب کہ دوسری حدیث پاک میں مذکور برچھی کی لمبائی ایک ہاتھ اور موٹائی ایک انگلی کے برابر یہی وجہ ہے کہ فقہائے کرام نے ”سترے“ کی پہلی کیفیت بطور شرط ذکر فرمائی ہے یعنی سترہ ایک ہاتھ (شرعی گز) لمبا ہو اور اس کی موٹائی ایک درمیانی انگلی کے برابر ہو۔ جب کہ اس سے یہ فائدہ یہ ہوگا کہ سترے کے آگے سے کوئی بھی گزرے تو اسے گناہ نہ ہوگا، نیز دوسری حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جماعت کے دوران ہر شخص کیلئے الگ الگ سترے کی ضرورت نہیں بلکہ امام کے سامنے سترہ کھڑا کرنا ہی کافی ہے وہی پوری جماعت کا سترہ ہے۔

سترہ بالکل سامنے نہ کھڑا کیا جائے

۲۲۲- عَنْ بُنْتِ مِقْدَارٍ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي إِلَى عُوْدٍ وَلَا عَمُودٍ وَلَا شَجَرَةً إِلَّا جَعَلَهُ إِلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَضْمُدُ لَهُ صَمَدًا۔

ترجمہ..... حضرت اسود راوی ہیں کہ میں نے محبوب کبریا ﷺ کو کسی لکڑی، ستون یا درخت رخ اقدس کر کے نماز پڑھتے تو اسے بالکل مقابل نہ رکھتے بلکہ اسے دائیں یا بائیں ابرو کے مقابل رکھتے اور بالکل اس کی طرف چہرہ نہ کرتے۔

(سنن ابی داؤد صفحہ ۱۰۷)

نماز کے بعد کی تسبیحات

۲۲۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَبَحَ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَرَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ غُفَرَثَ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْ رُبَدِ الْبَحْرِ -

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے مرفوع ا روایت کرتے ہیں کہ

آپ نے فرمایا کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ ۴۳ بار اور الْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۳ بار اور اللّٰهُ أَكْبَر ۳۳ بار پڑھے اور سو (۱۰۰) کا عدد پورا کرنے کے لیے یہ کہے ”لَا إِلٰهَ إِلٰهُ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ (اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ اکیلا رب ہے) اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفوں کا وہی مستحق ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے) اس کے تمام گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ وہ (گناہ) سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ (صحیح البشیر صفحہ ۲۱۹)

نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

۲۲۲-عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ مَثْنَى مَثْنَى تَشْهُدُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخْشُعُ وَتَضَرَّعُ وَتَمْسَكُ وَتَقْنَعُ يَدِيْكَ يَقُولُ تَرْفُعُهُمَا إِلَى رَبِّكَ مُسْتَقْبَلًا بُطُونُهُمَا وَجْهَكَ وَتَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَالِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا۔

فضل بن عباس کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نماز (اصل میں) دو، دور کعت ہے تشبہد ہر دور کعتوں کے بعد ہے اور نماز میں عاجزی انساری اور مسکینی کا اظہار کرنا ہے۔ اور پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے رب کی طرف یوں اٹھاؤ کہ ہتھیلیاں تمہاری چہرے کی جانب ہوں اور (پھر دعا میں) کہو اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار (یعنی دعا مانگو) اور جس نے ایسا نہ کیا (یعنی نماز کے بعد دعا نہ مانگی) وہ ایسا ایسا ہے (یعنی اسے صحیح نہیں کیا)۔

(ترمذی جلد اول صفحہ ۵۰، ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۹۵)

۲۲۵-عَنْ أَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ اِنْحَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَ -

حضرت عامر بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے محبوب رب دو جہان ﷺ کے پیچھے فجر کی نماز ادا کی جب آپ نے سلام پھیرا تو رخ انور (قبلہ سے) پھیرا اور دونوں ہاتھ

اٹھائے اور دعا فرمائی۔ (لجمع الکبیر للطبرانی جلد دوم صفحہ ۲۰۲)

۲۳۶- عن الأَرْزَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ صَلَّى بِنًا إِمَامُ لَنَا أَبَارَمُثَةً قَالَ صَلَّى هَذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ يَقُولُ مَانِ فِي الصَّفَ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهَرَ التَّكْبِيرَةَ مِنَ الصَّلَاةِ فَصَلَّى نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَيَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْنَا بِيَاضِ خَدِيهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفَتَالَ أَبِي رَمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ فَوَثَبَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمِنْكَبِيهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَنْ يَهْلِكَ أَهْلُ الْكِتَابِ إِلَّا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَتِهِمْ فَصْلٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَةَ فَقَالَ أَصَابَ اللَّهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ۔

ارزق بن قيس کہتے ہیں کہ ہمارے امام ابو رمثہ نے ہمیں نماز پڑھائی اور ہمیں بتایا کہ میں نے رحمت عالم ﷺ کے پیچھے اسی طرح نماز پڑھی (جس طرح میں نے تمہیں پڑھائی ہے) اور حضرت ابو بکر و عمر بھی رسول اللہ کے دامیں باعیں کھڑے تھے ایک اور آدمی جو تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز میں شریک ہوا تھا جب آپ نے نماز پڑھائی اور دامیں باعیں سلام پھیر لیا اور حتیٰ کہ ہم نے آپ کے رخسار تباہ کی سفیدی دیکھ لی تو وہ شخص دور کعت کی نیت باندھ کر کھڑا ہو گیا حضرت عمر جلدی سے اس کی طرف بڑھے، اس کا کندھا پکڑ کی جھنجوراً اور فرمایا بیٹھ جا۔ اس لئے اہل کتاب کے ہلاک ہونے کی وجہ بھی یہی تھی کہ انکی نمازوں کے درمیان فصل نہیں ہوتا تھا۔ راز دار اسرار الہی ﷺ نے نگاہ نماز اٹھائی اور فرمایا اے ابن خطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں بالکل درست بات تک پہنچایا۔ (سنابی داؤ صفحہ ۱۵)

دعا کیلئے ہاتھ اٹھانا

۲۳۷- عن سَلَمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَنِيْرِيْمُ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدِيهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صُفْرًا۔

حضرت سلمان فارسی راوی ہیں کہ شاہ خوبال ﷺ نے فرمایا: بے شک تمہارا رب جیا

دار، عطا کرنے والا ہے وہ حیا فرماتا ہے کہ کوئی بندہ اپنے ہاتھ بلند کرے اور وہ اسے خالی ہاتھ واپس لوٹا دے۔ (سنن ابی داؤ صفحہ ۲۱۶)

۲۳۸- عن سائب بن يزيد عن أبيه أن النبي ﷺ كان إذا دعا فرفع يديه مسح وجهه بيديه۔

سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ جب دعا فرماتے تو دونوں ہاتھوں کو بلند فرماتے اور (اختتام پر) دونوں ہاتھ مبارک اپنے چہرہ اقدس پر پھیر لیتے۔ (سنن ابی داؤ صفحہ ۲۱۶، مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۶)

۲۳۹- عن عمر بن الخطاب قالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطُهَا حَتَّى يَمْسُحَ بِهِمَا وَجْهَهُ۔

حضرت عمر فاروقؓ بیان کرتے ہیں کہ صاحب قاب قوسین ﷺ جب دعا کیلئے ہاتھ مبارک اٹھاتے تو نیچے کرنے سے پہلے چہرہ اقدس پر پھیر لیتے۔

(جامع ترمذی جلد دوم صفحہ ۲۷۱)

دعا کیلئے ہاتھ کہاں تک اٹھائے

۲۵۰- عن أنس بن مالكٍ قالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ حَتَّى يَرَى بَيَاضَ أَبْطَاهِ۔

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ محبوب کبریا ﷺ دعا میں ہاتھ مبارک اس قدر بلند فرماتے کہ آپ کی نورانی بغلوں کی سفیدی نظر آتی۔

(مشکوٰۃ المصانع صفحہ ۱۹۶)

۲۵۱- عن عبد الله بن عباسٍ قالَ الْمَسْأَلَةُ أَنْ تُرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مِنْكَبِيهِ أُونَحْوَهَا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس نے فرمایا کہ دعا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھوں کو کندھوں کے برابر تک یا کندھوں کے قریب تک بلند کرو۔ (ابوداؤ جلد اول صفحہ ۲۱۶)

نماز کے متصل بعد امام کا قبلے سے پھرنا

۲۵۲-عَنْ أَلْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَجْعَلَنَّ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ مِنْ نَفْسِهِ
جَزْرًا يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يُنْصَرِّفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ اِنْصَرَافِهِ عَنْ يَسَارٍ۔

”حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ شیطان کسی کے دل میں یہ خیال نہ پیدا کر دے کہ نماز کے بعد صرف دائیں طرف مڑکر بیٹھنا ہی صحیح ہے، میں نے یقینی طور پر رسول اللہ ﷺ کو کئی بار بائیں طرف مڑکر بیٹھتے بھی دیکھا ہے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۲۰۰)

شرح

نماز کے فوراً بعد قبلہ کی طرف پشت کر کے نمازوں کی طرف منہ کر کے دائیں باائیں اطراف پھر کر بیٹھنا سنت ہے، لیکن ہمارے ہاں صرف دائیں طرف پھر کر بیٹھنے کا تقریباً رواج ہی پڑھ کا ہے، اس عمل کو لازم کر لینے کی وجہے دوسرے طریقوں پر بھی عمل کرنا چاہئے تاکہ سنت پر بھی عمل ہو اور لوگوں کو بھی صحیح اور سنت طریقوں سے آگاہی ہو۔

نماز کے بعد امام صرف اپنے لئے دعا نہ کرے

۲۵۳-عَنْ ثُوبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَوْمَ عَبْدٌ فِي خُصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ
ذُوْنَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کوئی امام اپنی ذات کو دعا کے لئے خاص نہ کرے کہ دوسروں کے لئے دعا نہ کرے اگر اس نے ایسا کیا تو اس نے (مقتدیوں کے ساتھ) خیانت کی۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۶)

شرح

جماعت کے ساتھ جب نماز پڑھی جائے تو جملہ مقتدیوں کا حق ہے کہ ان کے لئے دنیا اور آخرت کی بھلاکیوں کی دعا کی جائے اور ویسے بھی اجتماعی طور پر کی جانیوالی دعا کی قبولیت کے امکانات نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں، ایسی صورت میں وہ فرد جس کو تمام مقتدیوں نے نماز

اور دعا کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور اپنا نامہ مقرر کیا ہے اسے بھی چاہئے کہ وہ مقتدیوں کا یہ حق ان سے نہ چھینے۔

نماز میں کپڑا لٹکانا

۲۵۳-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَا عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ.
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سدل الشوب یعنی کپڑے کو کندھے پر دو اطراف میں نماز کی حالت میں لٹکانے سے منع فرمایا۔
(ابوداؤد صفحہ ۱۰۱، جامع ترمذی صفحہ ۵۰)

شرح

اگر کوئی کپڑا نماز میں اس طرح کندھے پر رکھا ہو کہ اس کے دونوں سرے لٹکے ہوں تو یہ سدل ثوب کہلاتا ہے۔ جبکہ جس کے بٹن نہ ہوں اور واسکٹ کے بٹن نماز میں کھلے رکھنے میں اختلاف ہے جبکہ اختلاف سے نکلا مستحب ہے۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ ایک دو بٹن بند کر لے تاہم اگر بٹن کھلے بھی رہیں تب بھی نماز ہو جائے گی۔

نماز کے دوران ضرر سا چیزوں کو مارنا

۲۵۴-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدِينِ فِي الصَّلَاةِ الْعَقْرَبَ وَالْحَيَّةَ-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے دو کالی چیزوں یعنی سانپ اور بچھوکو نماز کے دوران بھی مار دینے کا حکم دیا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۸۸)

۲۵۶-عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَاتَلَ عَقْرَبًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ-

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دادا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بچھوکو عین حالت نماز میں مارا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۸۸)

۲۵۷-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَاتِلِ الْأَسْوَدِينِ فِي الصَّلَاةِ-
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کے دوران بھی

دو کالی چیزوں (سانپ اور بچھو) کے مارڈا لئے کا حکم فرمایا۔ (سنن نبی: صفحہ ۱۷۸)

شرح

اسلام سراپا رحمت ہے وہ خدا تعالیٰ کے حقوق کی انجام دہی میں بھی بندے کے نفع و نقصان کو ملحوظ رکھتا ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ نماز کے دوران اگر سانپ یا بچھو کو دیکھو تو انہیں نماز کے دوران ہی قتل کر دو نماز نہیں ٹوٹے گی وہیں سے آگے شروع کر دو بشرطیکہ تین قدم سے زائد نہ جائے اور ایک ہی ضرف میں کام تمام کر دے بصورت دیگر نماز توڑ کر مارنا بھی جائز ہے۔ کسی ناپینا شخص کو دیکھو کہ وہ کسی کڑھے میں گرنے والا ہے تماز توڑ کر اسے بچانا ضروری ہے۔

جب کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو

۲۵۸- عَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا۔
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے (فوراً) ادا کر لے۔ (مکروہ اوقات کے علاوہ یعنی طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور نصف النہار کے علاوہ اوقات میں ادا کر لے)۔ (جامع الترمذی: صفحہ ۲۵)

کئی نماز میں رہ جائیں تو پہلے کوئی پڑھے

۲۵۹- عَنْ أَبِي عَبِيدَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدِ اللَّهِ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ أَرْبَعَ صَلَواتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّىٰ ذَهَبَ مِنَ الْلَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ فَأَمَرَ بِلَا لَا فَادَنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظَّهَرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ مشرکین نے غزوہ خندق کے موقع پر سرکار دو عالم ﷺ سے چار نمازوں کو فوت کرایا حتیٰ کہ رات کا کچھ حصہ جس قدر اللہ تعالیٰ نے چاہا گزر گیا پھر (فراغت کے بعد) آپ نے حضرت بلاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان پڑھنے کا حکم فرمایا انہوں نے اذان کی اور پھر اقامت کی تو آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر

اقامت کہی گئی اور آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر اقامت کہی گئی اور آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھائی پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اقامت کہی تو آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی۔ (جامع الترمذی: صفحہ ۲۵)

شرح

- ۱) جب کئی نمازیں مسلسل قضاۓ ہو جائیں جیسے مذکورہ صورت میں قضا ہو گئیں تو ضروری ہے کہ ان تمام نمازوں کو ترتیب کے ساتھ ادا کیا جائے یا غیر مسلسل طریقے سے پانچ نمازیں قضا ہوئیں خواہ پانچ دن کی فجر، ظہر، وغیرہ یا پانچ دن تک کوئی ایک نماز قضا ہوتی رہی تب بھی ان پانچ قضا شدہ نمازوں کو ترتیب کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے۔
- ۲) ان پانچ یا اس سے کم نمازوں کو جو قضا شدہ ہیں ادا کر کے اگلی نماز ادا کرے کہ یہی واجب ہے لیکن اگر اگلی نماز کا وقت تنگ ہے کہ نہ پڑھی تو یہ بھی قضا ہو جائے گی یا جماعت کھڑی ہو جائے گی تب اس نماز کو پہلے پڑھ سکتا ہے۔
- ۳) جب قضا شدہ نمازیں چھ یا اس سے زیادہ ہو جائیں پھر ترتیب ضروری نہیں جو نماز چاہے پہلے پڑھ لے۔

نمازی کے آگے سے گزرنا

۲۶۰-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْيَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَالَهُ فِي أَنْ يَمْرُبَّيْنَ يَدَيْهِ أَخِيهِ مُعْتَرِضًا فِي الصَّلَاةِ كَانُ لَأَنْ يُقْيِيمَ مِائَةً عَامٍ خَيْرٌ لَهُ مِنْ خِطْوَةٍ الَّتِي خَطَاهَا -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تمھیں معلوم ہو جائے کہ نماز پڑھتے ہوئے اپنے بھائی کے آگے سے گزرنے کا کیا گناہ ہے تو سوال تک کھڑے رہنے کو اس ایک قدم کے چلنے سے بہتر جانو گے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۲۶، ابو داود صفحہ ۱۰۸)

۲۶۱-عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَأَنَّ يَقُومَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْرُبَّيْنَ يَدَيْهِ قَالَ سُفْيَانَ فَلَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ شَهْرًا أَوْ صَبَاحًا

اوْ سَاعَةً۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا ”چالیس تک کھڑے رہنا نمازی کے آگے سے گزرنے سے بہتر ہے۔ حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ ”چالیس کیا ہیں، سال ہیں یا مہینے ہیں، یادوں ہیں یا ساعتیں (گھنٹے) ہیں۔ (جامع ترمذی صفحہ ۲۵)

تبیہ

آج کل یہ عمل عام ہو گیا ہے کہ لوگ نمازی کے آگے سے گزرتے وقت بالکل جھجک محسوس نہیں کرتے حالانکہ نبی کریم ﷺ نے اس عمل سے بچنے کی خصوصی تاکید فرمائی ہے۔
مریض کی نماز

۲۶۲-عَنْ عُمَرَانَ بْنِ الْحَصِينِ قَالَ كَانَ بَيِّنَ النَّاصُورُ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلِيٌّ جَنْبُ-

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ناسور کا پھوڑا تھا تو میں نے سرکار دو عالم ﷺ سے اپنی نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پڑھو۔ (ابن ماجہ صفحہ ۸۶، ابو داؤد صفحہ ۱۳۳، نسائی صفحہ ۱۳۳، ترمذی صفحہ ۲۹)

شرح

نماز ایسا فریضہ ہے جو ہر عاقل و بالغ مسلمان پر فرض ہے کسی بھی صورت میں معاف نہیں حتیٰ کہ اگر کوئی شخص کھڑا نہیں ہو سکتا تو بیٹھ کر پڑھے اگر کسی طرح بھی نہ بیٹھ سکے تو لیٹ کر پڑھے، اس طرح کہ دونوں ٹانگوں کو کعبہ کی طرف پھیلائے اور زیادہ تکلیف ہو تو ٹیک لگا کر پڑھے اور رکوع و سجود گردن کے اشارے سے کرے۔ اس طرح کہ سجدے کیلئے زیادہ بھکے اور رکوع کے لئے کم۔

تنبیہ

بعض بزرگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ مسجد تو خود چل کر آتے ہیں اور اگر راستے میں کوئی بات کرے تو کھڑے ہو کر کافی دیر تک بات بھی کر لیتے ہیں، لیکن نماز بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ جو شخص کھڑا ہو سکتا ہوا س کی فرض نماز بیٹھ کر نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ فرض کے لئے قیام بھی فرض ہے اور جہاں تک ممکن ہو سکے کھڑے ہو کر ہی ادا کرنا چاہیے۔

امام نماز میں تخفیف کرے

۲۶۳-عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا تَأْخُرْ فِي الصَّلَاةِ الْغَدَاءَ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ لِمَا يُطِيلُ بِنَافِيْهَا قَالَ فِيمَارَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ قَطُّ مَوْعِظَةً أَشَدُّ غَضَبَامِنْهُ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفِرِيْنَ فَإِيْكُمْ مَاصَلِيْ بِالنَّاسِ فَلْيُجَوِّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ وَذُو الْحَاجَةِ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ میں نے فلاں شخص کے لمبی نماز پڑھانے کی وجہ سے اپنی نماز الگ پڑھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس دن سے زیادہ آپ ﷺ کو کبھی غصے میں نہیں دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! تم لوگ دوسروں کو نماز سے تنفر کر رہے ہو، آئیندہ تم میں سے کوئی بھی نماز پڑھائے تو وہ نماز کو مختصر کرے کیوں کہ مقتدیوں میں کمزور، بزرگ اور کسی شدید ضرورت کی وجہ سے جلدی والے بھی ہوتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۲۹، سنن ابو داؤد: صفحہ ۲۲، صحیح بخاری: صفحہ ۹۷)

۲۶۴-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمُ، وَالْضَّعِيفُ، وَالْكَبِيرُ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ تو نماز مختصر کرو کیونکہ ان لوگوں میں بیمار، کمزور اور بزرگ لوگ

بھی ہوتے ہیں اور جب تم اکیلے نماز پڑھو تو جتنا چاہو نماز کو لمبا کرو۔

(سنن نسائی: صفحہ ۱۳۲، صحیح بخاری: صفحہ ۹، جامع ترمذی: صفحہ ۳۲)

۲۶۵ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالْتَّخْفِيفِ وَ يَا مُنَّا
بِالصَّاصَاتِ -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ ہمیں نمازوں میں تخفیف (اختصار کرنے کا) حکم دیا کرتے تھے اور جب آپ ﷺ خود نماز پڑھاتے تو سورۃ الصافات مکمل پڑھتے۔ (سنن نسائی صفحہ ۱۳۲)

شرح

امام کو اپنے زمانے، علاقے اور مقتدیوں کی مذہب کے ساتھ لگن کو سامنے رکھ کر نمازوں میں مقدار قرأت کا تعین کرنا چاہئے۔ بعض علاقوں میں لوگ زیادہ دیر تک کھڑے ہو سکتے ہیں، بعض علاقوں کے نہیں، بعض لوگ مذہب سے بہت زیادہ لگاؤ کے باعث قرآن کریم ذوق و شوق سے سنتے ہیں بعض نہیں، کہیں لوگ سارا سارا دن بدنس مشقت (مزدوری وغیرہ) کرتے ہیں وہ فجر میں تو کھڑے ہو سکتے ہیں، عشاء میں ہرگز نہیں اور پھر امام کی ذاتی خوبیاں بھی نمازوں کے ذوق و شوق کو دو چند کر دیتی ہیں، مثلاً امام کی آواز بہت خوبصورت ہے اور لوگ چاہتے ہیں کہ لمبی قرأت ہو۔

الغرض نمازوں کے حال کی رعایت کرنا انتہائی ضروری ہے ورنہ یہی نماز امام کے لئے و بال بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن امام کیسا ہی کیوں نہ ہو مقتدی کتنے ہی دین سے محبت کرنے والے کیوں نہ ہوں ہر جماعت میں کوئی مصیبت زده، کوئی کمزور و ضعیف، کوئی بزرگ اور کوئی مریض بہر حال موجود ہوتا ہے۔

یہاں پر کوئی کہہ سکتا ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ کا ذاتی عمل تو یہ ہے کہ آپ فجر اور عشاء میں نہایت طویل سورتیں مثلاً سورۃ البقرہ، سورۃ آل عمران، سورۃ الکہف وغیرہ پوری کی پوری تلاوت فرمایا کرتے تھے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ پچھے آپ حدیث مبارک پڑھ آئے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک

امام کی شکایت کی گئی تو آپ ﷺ ان سے نہایت ناراض ہوئے اور آئند کے لئے انھیں مختصر قرأت کرنے کا حکم دیا۔ وہ حدیث ہے قول اور خود آپ کا طویل قرأت کرنا آپ ﷺ کا عمل ہے اور اصول یہ ہے کہ جب قول اور عمل دونوں میں بظاہر تعارض ہو تو ”قول کو ترجیح دی جاتی ہے لہذا آپ کے اس عمل کو جحت نہیں بنایا جاسکتا۔ اور دوسرا یہ کہ سرکار ﷺ کے پیچھے نماز پڑھنے کی کیا بات ہے، اس کی کیفیت یہ ہوتی تھی کہ کوئی بیمار ہوتا تو تندرست ہو جاتا، پریشان ہوتا تو دل کو سکون حاصل ہو جاتا۔ گناہ گار ہوتا تو اس کے گناہ معاف ہو جاتے۔ الغرض لوگ تمنا کرتے کہ آپ ﷺ ساری رات قرآن کریم کی تلاوت فرماتے رہیں اور ہم سنتے رہیں۔

امام مقتدیوں کی نماز کا ضامن ہے

۲۶۶-عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: الْإِمَامُ ضَامِنٌ فَإِنْ أَخْسَنَ فَلَهُ وَلَهُمْ وَإِنْ أَسَأَ يَعْنِي فَعَلَيْهِ وَلَا عَلَيْهِمْ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہنے حضور سید المرسلین ﷺ سے سنا کہ فرمایا امام (تمام نمازوں کی نماز کا) کفیل ہے، اگر اچھا عمل کرے تو امام و مقتدی دونوں کے لئے بہتر ہے اور اگر برا عمل کرے تو وہ امام کے لئے باعث حرج ہے مقتدیوں پر کوئی بار نہیں۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۲۹، جامع ترمذی صفحہ ۲۹)

شرح

اگر کسی امام نے نماز میں کوئی ایسی غلطی کی جس سے نمازوں کا جاتی ہے یا اس سے سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے، مگر امام نے نماز جاری رکھی یا سجدہ سہو جان کرنے کیا یا کسی اور قسم کی غلطی جان بوجھ کر لی، تب مقتدیوں کی نماز خراب کرنے کا گناہ بھی امام ہی کو ہو گا اور اپنا گناہ تو ہو گا، لہذا ائمہ کو چاہئے کہ مقتدیوں کے خوف سے اپنی آخرت خراب نہ کریں اور مقتدیوں سے بھی گزارش ہے کہ ایسی صورت میں اگر امام بتادے اور نماز دوبارہ پڑھنے کا کہے تو بجائے اس کی حوصلہ شکنی کرنے کے اس کی حوصلہ افزائی کی جائے، کیونکہ وہ آپ کی نمازوں کی دیانت داری کے ساتھ حفاظت کر رہا ہے۔

نماز کے لئے معین جگہ

۲۶۷- إِنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَىٰ عَنْ ثُلُثٍ عَنْ
نَقْرَةِ الْفُرَابِ وَافْتِرَاشِ السَّبْعِ وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَقَامَ لِلصَّلَاةِ كَمَا
يُوَطِّنُ الْبَعِيرَ -

حضرت عبد الرحمن بن شبل رضي الله تعالى عنه نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تین چیزوں سے منع فرمایا (نماز میں) کوئے کی طرح ٹھونگیں مارنے سے۔ درندے کی طرح بچھ کر بیٹھنے سے، اونٹ کی طرح مسجد میں ایک ہی جگہ نماز کے لئے معین کرنے سے۔ (سنن نسائی: صفحہ ۱۶، قدیمی کتب خانہ کراچی)

تشريع

مسجد پر تمام نمازوں کا برابر کا حق ہے اور اس میں مرضی کی جگہ حاصل کرنے کے لئے "پہلے آؤ پہلے پاؤ" کا اصول ہے لیکن کسی شخص کا اپنے لئے ایک ہی جگہ مقرر کر لینا درست نہیں اور پھر اس جگہ کے لئے دوسروں سے لڑنا اور بھی غلط ہے جب کہ گھر میں نماز کے لئے جگہ معین کرنا نہ صرف درست ہے بلکہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔

نوافل باعث نجات ہیں

۲۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ النَّاسُ بِهِ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مِنْ أَعْمَالِهِمُ الصَّلَاةُ قَالَ يَقُولُ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ وَهُوَ
أَعْلَمُ أَنْظُرُوا فِي صَلَاةِ عَبْدِيْ أَتَمَّهَا أَمْ نَقَصَهَا فَإِنْ كَانَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ
لَهُ تَامَّةً وَإِنْ كَانَ إِنْتَقَصَ مِنْهَا شَيْئًا قَالَ أَنْظُرُوا أَهْلَ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطْوِعٍ فَإِنْ
كَانَ لَهُ تَطْوِعٌ قَالَ أَتِمُّوا لِعَبْدِيْ فَرِيضَةً مِنْ تَطْوِعِهِ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ
عَلَى ذَاكَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز سب سے پہلے جس چیز کا حساب ہو گا وہ نماز ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ اپنے فرشتوں سے حالانکہ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ جانتا ہے،

کہ میرے بندے کی نماز دیکھو پوری ہے یا کم ہے، اگر پوری ہو گی تو لکھ دیا جائے گا کہ پوری ہے اور اگر کچھ کم ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میرے بندے کے اعمال میں دیکھو کہ کوئی نفل ہیں؟ اگر نفل ہوئے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندے کے فرائض اس کے نفلوں سے پورے کر دو، پھر اسی طرح دیگر اعمال کا حساب لیا جائے گا۔ (سنن ابن داؤد: صفحہ ۱۳۳)

شرح

جس طرح نماز میں کچھ فرائض ہیں اور کچھ نوافل، اس طرح دیگر عبادات و معاملات میں بھی فرائض و نوافل ہوتے ہیں، جیسے کہ زکوٰۃ ادا کرنا صاحبِ نصاب پر فرض ہے، اگر صدقہ و خیرات بھی کرے تو نفل ہے۔ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں، دیگر اس کے علاوہ کبھی کبھار یا سال بھر روزے رکھنا نفل ہے۔ راستہ پوچھنے والے کو راستہ بتانا فرض ہے (اگر معلوم ہو تو) اور اسے منزل تک پہنچا دینا نفل ہے۔ قرض لے کر وقت مقررہ پر ادا کرنا فرض ہے، اصل رقم کے ساتھ کچھ بطور تخفہ یا انعام دینا نفل ہے۔ کسی بھی معاملے میں خواہ وہ خدا کے ساتھ ہو یا بندے کے ساتھ ہو، فرض کے علاوہ نوافل بھی ہیں جنھیں ادا کر کے ہم دنیا میں قرب الہی کے مستحق اور آخرت میں سرمدی انعامات کے حقدار قرار پاتے ہیں۔

جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت سنتیں اور نوافل ادا کرنا جائز نہیں
۲۶۹-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةٌ
إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم، شفع معظم ﷺ نے فرمایا کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو اس وقت فرض نماز کے علاوہ کوئی دوسری نماز (سنت و نفل وغیرہ) جائز نہیں۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۰)

۲۷۰-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةٌ إِلَّا
الْمَكْتُوبَةُ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب

جماعت کھڑی ہو جائے تو فرض نماز کے علاوہ کوئی دوسری نماز پڑھنا جائز نہیں۔ اس حدیث مبارک کو حضرت اسماعیل بن مسلم اور محمد بن حجاج نے عمر و بن دینار اور انہوں نے عطاء بن یسار وغیرہ سے روایت فرمایا ہے۔ (جامع ترمذی: صفحہ ۵۶)

تشريع

یہ حکم سوائے فجر کی نماز کے بقیہ تمام نمازوں کیلئے ہے کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے اور آپ سنتیں ادا کر رہے ہوں تو چار رکعت کی نماز کو مختصر کر کے دور کعت پڑھ لیں اور اگر وقت کم ہو تو سنتیں شروع ہی نہ کریں بلکہ نماز فرض کے بعد پڑھیں، سنت فجر کی چونکہ احادیث مبارکہ میں بہت زیادہ تاکید آئی ہے، اس لئے جماعت کے دوران بھی ان سنتوں کو پڑھا جاسکتا ہے، ہاں اس قدر احتیاط ضروری ہے کہ یہ سنتیں مسجد میں اس جگہ ادا فرمائیں جہاں امام کی القراءات کی آواز نہ پہنچے تاکہ آپ قرآن نہ سننے کے گناہ میں بتلانہ ہوں لیکن اگر سنتیں آپ گھر سے ادا کر کے مسجد میں جائیں تو یہ سب سے بہتر ہے اور سنت طریقہ بھی یہی ہے۔

گھر میں نفل پڑھنا

۱۷۔ عَنْ أَبْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَوةِكُمْ
وَلَا تَتَحَدُّوا هَذِهِ الْأَقْبُورَأً۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے گھروں میں (نفل) نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ (کہ جہاں نماز نہیں پڑھی جاتی)۔ (ابوداؤد: صفحہ ۱۵۶)

تشريع

قبرستان وہ جگہ ہے، یہاں کسی قسم کی کوئی نماز نہیں پڑھی جاتی اور نہ ہی پڑھنا درست ہے، البتہ اگر کسی قبرستان میں مسجد بنی ہوئی ہو تو اس مسجد میں نماز پڑھنا بلاشبہ جائز اور صحیح ہے۔ قبروں کے سامنے نماز نہیں پڑھی جاسکتی۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں کو قبرستان کی مثل نہ بناؤ بلکہ مسجد میں فرائض ادا کرو اور سنن و نوافل گھر میں ادا کرو، کیونکہ یہی افضل اور سنت نبوی ﷺ ہے۔

نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا

۲۷۲- عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ وَالَّذِي ذَهَبَ بِنَفْسِهِ مَامَاتْ حَتَّىٰ كَانَ أَكْثَرُ صَلَوَتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ وَكَانَ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَيْهِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ الَّذِي يَدْوُمُ عَلَيْهِ الْعَبْدُ وَإِنْ كَانَ يَسِيرًا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس ذات کی قسم جو آپ ﷺ کو اپنے پاس لے گیا، آپ ﷺ وفات سے پہلے اکثر بیٹھ کر نماز ادا فرماتے تھے اور آپ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ تھا جو ہمیشہ پابندی کے ساتھ کیا جائے (خواہ وہ نہایت تھوڑا) اور آسان ہو۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۶)

شرح

اس حدیث مبارک سے ایک تو معلوم ہوتا ہے کہ نوافل پڑھنا بھی سیرت نبوی ﷺ کا حصہ ہے۔ دوسرا یہ کہ تھوڑا عمل کرنا اور مستقل مزاجی سے کرنا اس عمل سے کہیں بہتر ہے جو کسی دن تو بہت زیادہ کیا جائے اور کبھی بالکل نہیں۔ یہ کلیہ تمام شعبہ ہائے زندگی کے لئے موثر ہے کچھ پڑھنا ہو، کچھ لکھنا ہو، کسی کی اصلاح کرنی ہو، کوئی تعمیر کرنی ہو، ریسچ کرنی ہو، الغرض کوئی بھی دنیاوی یا اخروی کام ہو، حتیٰ بظاہر نہایت معمولی نظر آنے والا عمل بھی اس کلیے کے مطابق ہو کر حیرت انگیز نتائج کا حامل بن سکتا ہے۔

کھڑے کی نماز کا اجر بیٹھے کی نماز سے دو گناہ ہے

۲۷۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي جَالِسًا فَقَالَ صَلَاةُ الْجَالِسِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ وَعَنْ أَنَّسِ بْنِ مَالِكٍ نَّحْوَهُ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گذرے۔ اس وقت یہ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے، تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کا ثواب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے آدھا ہے اور اسی طرح کی ایک حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۸۶)

۲۷۳-عَنْ عُمَرَانَ بْنِ حَصَيْنٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّاهَا قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّاهَا قَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ-

حضرت عمران بن حصين رضي الله تعالى عنه کہتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم ﷺ سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی وہ سب سے افضل ہے اور جس نے بیٹھ کر پڑھی اس کے لئے کھڑے سے آدھا ثواب ہے اور لیٹ کر پڑھنے والے کو بیٹھ کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔ (جامع ترمذی صفحہ ۲۹)

نماز جمعہ کیلئے دواز انیں ہیں

۲۷۵-عَنْ سَابِبِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلَهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءُ الثَّالِثُ عَلَى الزَّوْرَاءِ فَبَثَثَ الْأَمْرُ عَلَى ذَالِكَ-

حضرت سائب بن یزید بتاتے ہیں کہ حضور ﷺ کے عہد پاک اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی الله عنہم کے ادوار میں جمعہ کی پہلی اذان امام کے خطبہ کیلئے ممبر پر بیٹھ جانے پر ہوتی تھی۔ جب سیدنا عثمان غنیؓ کا زمانہ خلافت آیا تو لوگوں کی کثرت ہو جانے پر آپ نے ایک اور اذان (اقامت سمیت) تیری اذان شروع فرمائی اور پھر یہ سلسلہ یونہی باقی رہا۔

(بخاری جلد اول صفحہ ۱۶۱، ۱۲۵، ۱۲۳، ابو داؤ جلد اول صفحہ ۱۶۱)

فضائل جمعہ

۲۷۶-عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمُ الْجُمُعَةَ فِيهِ خُلُقُّ ادْمُ وَفِيهِ النَّفْخَةُ وَفِيهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوا عَلَى مِنْ الصَّلَاةِ فِيهِ فَإِنَّ صَلواتَكُمْ مَعْرُوضَةٌ عَلَى فَقَالَ أَجَلُ يَارَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ

تُغَرِّضُ صَلَوْتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرْمَتَ يَعْنِي بَلِيْتَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے تمام دنوں سے بہترین دن جمعہ ہے، کیونکہ اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے۔ اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔ اور اس دن صور پھونکا جائے گا۔ پس اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ تمہارے درود میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارے درود آپ کے سامنے کیسے پیش کئے جائیں گے جب کہ آپ وصال فرمائے ہوں گے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر نبیوں کے جسموں کا کھانا حرام کر دیا ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۶۷، ابو داؤد صفحہ ۱۵، سنانی صفحہ ۲۰۳)

۷۷-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجُمُعَةُ كَفَارَةٌ مَا بَيْنَهُمَا مَا لَمْ تَغْشَ الْكَبَائِرَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کائنات کی جان سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ، جمعے تک کفارہ ہے (یعنی جس نے ایک جمعہ پڑھا اور پھر دوسرا جمعہ پڑھا تو اس کے لئے دو جمیعوں کے درمیان کے گناہ معاف ہو جائیں گے) اگر ان گناہوں میں کوئی کبیرہ گناہ نہ ہو۔ (ابن ماجہ صفحہ ۶۷)

۷۸-عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ إِنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ خَيْرٌ يَوْمٌ طَلَعَتِ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلُقُ ادَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِيهِ أُدْخِلُ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُخْرِجُ مِنْهَا۔

حضرت عبد الرحمن اعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دنوں میں سب سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے، اس دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے، اسی دن جنت میں داخل کئے گئے اور اسی دن ان کو (زمین پر جلوہ افروز کرنے کے لئے) جنت سے باہر لا یا گیا۔

(سنن نسائی صفحہ ۲۰۲)

تنبیہ

یہود کا مذہبی محترم دن ہفتہ اور عیسائیوں کا اتوار اور مسلمانوں کا محترم دن جسے نبی کریم ﷺ نے یوم عید فرمایا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔ اب یہودی اپنے مذہبی دن کے احترام میں تجارت کی چھٹی کرتے ہیں اور ہفتے کے دن کو عقیدت و احترام سے مناتے ہیں عیسائی اتوار کی چھٹی کرتے ہیں اور مسلمان بجائے جمعے کی عالمی چھٹی کرنے کے یہود و نصاریٰ ہی کے دن مناتے ہیں۔ گویا کہ اسلام یا مسلمانوں کا اپنا کوئی شخص نہیں ہے۔

جمعہ کی نماز کیلئے تیاری کرنا

۲۷۹- عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذَا يَوْمُ عِيدٍ جَعَلَهُ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ فَمَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَالْيَغْتَسِلُ وَإِنْ كَانَ طِيبٌ فَالْيَمْسُ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَابِ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ: ”اس دن کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے عید کا دن بنایا ہے، پس جو شخص جمعہ پڑھنے آئے وہ غسل کر کے آئے اور اگر خوب سبوب میسر ہو تو وہ بھی لگائے اور مسوک کو لازم پکڑو“۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷)

۲۸۰- عَنْ أَبِي ذِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَخْسَنَ غُسْلَهُ وَتَطَهَّرَ فَأَخْسَنَ طُهُورَهُ وَلَبِسَ مِنْ أَخْسَنِ ثِيَابٍ وَمَسَّ مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ مَنْ طِيبَ أَهْلِهُ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ وَلَمْ يَلْغُ وَلَمْ يَفْرُقْ بَيْنَ إِثْنَيْنِ غُفرَلَهُ مَابَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخْرَى -

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی مکرم شفیع معظم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے روز غسل کیا اچھے طریقے سے اور خوب پاک و صاف ہو کر اچھے کپڑے پہنے اور جو کچھ خوب سبوب اللہ تعالیٰ نے اسے میسر کی ہے، وہ لگائے اور پھر جمعہ کیلئے حاضر ہو جائے اور کوئی لغو کام نہ کرے نہ ہی دو بندوں کے درمیان (ان کو تکلیف دینے کے لئے) گھسرا کر بیٹھے تو اس کے اس جمعے اور سابقہ جمعہ کے درمیان کے تمام گناہ معاف کر دینے جاتے ہیں۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷)

۲۸۱- عَنْ عَمْرٍو بْنِ سُلَيْمٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْفُسْلُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَأَنْ يَسْتَنَّ وَأَنْ يَمْسَ طِيبًا إِنْ وَجَدَ -

”حضرت عمر بن سليم النصاري رضي الله تعالى عنه فرماتے ہیں کہ ابوسعید کے بارے میں، میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے گواہی دی کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ شخص کے لئے ضروری ہے اور مساوک کرنا اور خوشبو رکانا بھی اگر ہوتا۔ (صحیح البخاری صفحہ ۱۲۱)

جمعہ کے دن غسل

۲۸۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَاضَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيهَا وَنَعْمَتْ يَجْزِي عَنْهُ الْفَرِيضَةُ وَمَنْ اغْتَسَلَ فَالْفُسْلُ أَفْضَلُ -

حضرت انس بن مالک رضي الله تعالى عنه کا بیان ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن جس نے (صرف) وضو کیا، اس نے بھی صحیح کیا اور اس کے فرض کی ادائیگی کے لئے یہ کافی ہے، اور جس شخص نے غسل کیا اس نے بہت بہتر کیا۔

۲۸۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نِيَّارِيِّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ -

حضرت ابوسعید خدری رضي الله تعالى عنه فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ”جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ کے لئے ضروری ہے۔“

۲۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضي الله تعالى عنہما کہتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا جب تم جمعہ کے لئے آؤ تو تمہیں چاہئے کہ پہلے غسل کرو۔

(سنن ابن ماجہ: صفحہ ۶۷، سنن نسائی: صفحہ ۲۰۳، صحیح البخاری صفحہ ۱۲۰)

تشريع

جمعہ کے روز غسل کرنا مستحب ہے گو کہ بعض علماء کے نزدیک جمعہ کے دن غسل مستحب ہے اور بعض کے نزدیک جمع کی نماز کے لئے غسل کرنا مستحب ہے لیکن اگر جمعہ سے پہلے غسل کر لیا تو دونوں اقوال پر عمل ہو جائے گا۔

جمعہ کے دن لوگوں کی گرد نیں پھلانگنا

۲۸۵ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجَدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخُطُّبُ فَجَعَلَ يَتَخَطُّى النَّاسَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِجْلِسْ فَقَدْ أَذِيَتْ وَانْتَهَى -

حضرت جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه کہتے ہیں کہ ایک شخص جمعہ کے دن مسجد میں آیا اس وقت حضور نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرماتے ہے تھے وہ شخص لوگوں کی گرد نیں پھلانگنے لگا (آگے جانے کے لئے) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ تم نے لوگوں کو تکلیف دی۔ (ابن ماجہ صفحہ ۸۷)

۲۸۶ - عَنْ مَعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتَّحَذَ جَسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ -

حضرت معاذ بن انس رضي الله تعالى عنه اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گرد نیں پھلانگنے گویا اس نے جہنم کی طرف پل بنایا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۸۷)

تنبیہ

احادیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جانا چاہئے۔ یہ حکم صرف جمعہ کے خطبے سے متعلق ہی نہیں بلکہ تمام محافل کے متعلق ہے۔ کیونکہ مجلس کے آداب میں سے ہے کہ:-

- ۱۔ لوگوں کو ادھر ادھر ہٹا کر جگہ نہ بنائے۔
- ۲۔ دو آدمیوں کے درمیان نہ بیٹھو کہ انھیں تمہارا بیٹھنا ناگوار گذرے گا۔

۳۔ جو شخص مجلس سے چلا جائے تو اس کی جگہ پر کوئی دوسرا نہ بیٹھے، جبکہ معلوم ہو کہ وہ واپس آئے گا اگر وہ واپس آگیا تو اپنی سابقہ جگہ پر بیٹھنے کا وہ زیادہ حقدار ہے۔

جمع کی سنتیں

۲۸۷- عَنْ أَبْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّى قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا وَ بَعْدَهَا أَرْبَعًا۔

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ جمعہ سے پہلے چار رکعت (سنن) ادا فرماتے اور چار رکعت (سنن) جمعہ کے بعد ادا فرماتے۔

(جامع ترمذی جلد اول صفحہ ۶۹)

۲۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رحمت کائنات ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ پڑھ لے تو چار رکعت نماز (سنن) پڑھے۔ (صحیح مسلم صفحہ ۲۸۸)

۲۸۹- رُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ أَبْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ أَمَرَ أَنْ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَرْبَعًا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم سے مروی ہے کہ آپ نے جمعہ کے بعد دو رکعت سنن اور پھر چار رکعت سنن ادا کرنے کا حکم دیا۔ (ترمذی صفحہ ۶۹)

۲۹۰- وَابْنُ عُمَرَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّى بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ أَرْبَعًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر فاروقؓ جمعہ کے بعد رکعتیں ادا فرماتے اور پھر چار رکعت ادا فرماتے۔ (جامع ترمذی صفحہ ۶۹)

۲۹۱- عَنْ عَطَاءَ قَالَ رَأَيْتُ أَبْنَ عُمَرَ صَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذَالِكَ أَرْبَعًا۔

حضرت عطاءؓ کا بیان ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر (جو سنتوں پر عمل میں بہت مشہور

تھے) کو جمعے کی نماز کے بعد دو رکعت سنت اور چار رکعت سنت ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ (جامع ترمذی صفحہ ۶۹)

جمعہ سے پہلے کی سنتیں

۲۹۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعاً لَا يَفْصِلُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ -

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں حضور سید المرسلین ﷺ نماز جمعہ (فرض) سے پہلے چار رکعت (سنت) ادا فرماتے اس طرح کہ درمیان میں کوئی سلام نہ ہوتا۔ (سنن ابن ماجہ صفحہ ۷۹)

خطبہ جمعہ

۲۹۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ وَيَجْلِسُ بَيْنَهُمَا جَلْسَةً -

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ دو خطبے دیا کرتے تھے اور دونوں کے درمیان (کچھ دیر کے لئے) ایک مرتبہ بیٹھتے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۷۸)

۲۹۴- عَنْ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَطَبَ فِي الْحَرْبِ خَطَبَ عَلَى قَوْسٍ وَإِذَا خَطَبَ عَلَى الْجُمُعَةِ خَطَبَ عَلَى عَصَا -

حضرت عمار بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب میدان جنگ میں خطاب فرماتے تو کمان ہاتھ میں پکڑتے اور جب جمع کے دن خطبہ ارشاد فرماتے تو عصا (لاٹھی) ہاتھ میں پکڑ لیتے۔ (ابن ماجہ صفحہ ۷۸)

۲۹۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمْرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ قَعْدَةً لَا يَتَكَلُّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ خُطْبَةً أُخْرَى فَمَنْ حَدَّثَكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْطُبُ قَاعِدًا فَقَدْ كَذَبَ -

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سرکار دو عالم ﷺ کو

دیکھا کہ آپ جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے، بات چیت نہ فرماتے پھر (دوبارہ کھڑے ہو کر) دوسرا خطبہ ارشاد فرماتے، پس جو کوئی تم سے کہے کہ آپ ﷺ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے تو اس نے جھوٹ کہا۔ (سن ناسی صفحہ ۲۰۹)

۲۹۶- عن ابن عمر قالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُولُ كَمَا يَفْعَلُونَ الآنَ -

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے جیسا کہ آج کل کرتے ہیں۔ (صحیح البخاری صفحہ ۱۲۵)

شرح

دونوں خطبوں کے درمیان کچھ دیر تک بیٹھنا سنت ہے، اس دوران بیٹھ کر سورۃ الا اخلاص پڑھنی چاہئے۔

خطبہ سننے کے آداب

۲۹۷- عن أبي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيًّا ﷺ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِثُ وَالْأَمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغُوتَ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے ساتھ واٹے کو امام کے خطبہ کے دوران کہا کہ ”خاموش ہو جاؤ“ تو یہ بھی تو نے لغو (فضول اور بے کار) کام کیا۔ (ابن ماجہ صفحہ ۸۷، ناسی صفحہ ۲۰، بخاری صفحہ ۱۲۸)

۲۹۸- عن أبي بن كعبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ "تَبَارَكَ" وَهُوَ قَائِمٌ فَذَكَرْنَا بِأَيَّامِ اللَّهِ وَأَبُودُرْدَاءَ أَوْ أَبُودُرْيَ غَمِزْنِي فَقَالَ مَتَى أُنْزِلْتُ هَذِهِ السُّورَةَ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهَا أَلَّا فَأَشَارَهُ إِلَيْهِ أَنْ أَسْكُنَهُ فَلَمَّا أَنْصَرَ فُؤُوا قَالَ سَئَلْتُكَ أُنْزَلْتُ هَذِهِ السُّورَةَ فَلَمْ يُخْبِرْنِي فَقَالَ أَبْيَ لِيْسَ لَكَ مِنْ صَلْوَتِكَ الْيَوْمُ إِلَّا مَالَغَوْتَ فَذَهَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ وَأَخْبَرَهُ بِالذِّي قَالَ أَبْيَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَ أَبْيَ -

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جمعہ کے دن سورۃ الملک تلاوت فرمائی۔ اس وقت آپ ﷺ کھڑے تھے، پس آپ ﷺ نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے دن ذکر فرمائے اور حضرت ابو درداء یا حضرت ابو ذر نے مجھے اشارہ کیا اور کہا کہ یہ سورۃ کب نازل ہوئی، کیونکہ میں ابھی اس کو سن رہا ہوں؟ پس میں نے ان کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔ جب ہم فارغ ہو گئے (نماز وغیرہ سے) تو انہوں نے مجھے کہا کہ میں نے سورۃ (تبارک الذی) کے نزول کے متعلق آپ سے سوال کیا تھا مگر آپ نے بتایا نہیں، تو حضرت ابی بن کعب نے کہا آپ کو آج کی نماز کا ثواب نہیں ملا کہ آپ نے لغو کام کیا تو حضرت ابو ذر نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام معاملہ کہہ ڈالا اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کچھ کہا تھا، اس کا بھی ذکر کیا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ محبوب دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ: ”ابی بن کعب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے سچ کہا۔“ (ابن ماجہ: ص ۸۷)

تنبیہ

خطبہ سنتے وقت خاموش رہنا چاہیے چاہے امام کی آواز سنائی دے یا نہیں۔ بات کرتے ہوئے کسی شخص کو دیکھ کر خاموش رہنے کا کہنا بھی غلط ہے۔ جیسا کہ پہلی اور دوسری حدیث میں مذکور ہوا۔

مقبولیت کی گھڑی

۲۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يُؤْفِقُهَا إِنْجُلْ مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ وَقَلَّلَهَا بِيَدِهِ -

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہوتی ہے کہ کوئی مسلمان اس ساعت میں اللہ تعالیٰ سے جو سوال کرے وہ عطا کیا جاتا ہے اور انسان خود ہی اسے گنوادیتا ہے۔

(ابن ماجہ صفحہ ۷۹، سنائی صفحہ ۲۱۱)

۳۰۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثَنَاءً عَشَرَ رَبِيعَ الدُّخْنَى لَا يُوجَدُ مُسْلِمٌ لِيَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ فَلَتَمِسُوهَا أَخِرُ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ -

حضرت جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنه راوي ہیں کہ حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا بارہ ساعتیں جمعے کے دن ایسی ہیں کہ کوئی بھی مسلمان ان ساعتوں میں جب کوئی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور پورا کرتا ہے، اس مخصوص وقت کو عصر کے بعد تلاش کرو۔ (سنن ابی داؤد صفحہ ۱۵.....سنن نسائی صفحہ ۲۰۶)

بغیر عذر جمعہ چھوڑنا

۳۰۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَأْمُونٍ غَيْرِ ضُرُورَةٍ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى قَلْبِهِ -

حضرت جابر بن عبد الله رضي الله تعالى عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے تین جمعے بغیر کسی عذر کے چھوڑے، اللہ تعالیٰ اس کے دل کو مہر کر دیتا ہے۔ (ابن ماجہ صفحہ ۹۷)

۳۰۲- عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضَّمَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنَابِهَا طَبَعَ عَلَى قَلْبِهِ -

حضرت ابو الجعد ضمری رضی الله تعالیٰ عنہ سے مردی ہے کہ محبوب کبریا ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے تین جمعے محض سستی سے چھوڑ دیئے، اس کے دل پر مہر لگادی جاتی ہے۔ (سنن ابن ماجہ: صفحہ ۸۷، سنن ابی داؤد صفحہ ۱۵۸)

تشريع

بغیر کسی شرعی عذر کے جمعہ کی نماز چھوڑنا بہت بڑی محرومی ہے ڈر ہے کہ کہیں دل میں ہدایت کو قبول کرنے کی وہ صلاحیت جو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے عطا فرمائی ہے جاتی رہے۔ ہاں عورت، مسافر، معذور، بیمار، نابینا اور قیدی پر نماز جمعہ فرض نہیں ہے۔ ان کے علاوہ بغیر عذر نماز جمعہ چھوڑنا یقیناً محرومی کا باعث ہے۔

جمعہ کن لوگوں پر فرض نہیں

۳۰۳- عنْ جَابِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضٌ أَوْ مُسَافِرًا أَوْ امْرَأَةً أَوْ صَبِيًّا أَوْ مَمْلُوكًا فَمَنْ اسْتَغْنَى بِلَهُو أَوْ تَجَارَةً فَاسْتَغْنَى اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ۔

حضرت جابر کہتے ہیں کہ باعث تکوین عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے روز نماز جمعہ پڑھنا فرض ہے۔ ماسوائے مریض، مسافر، عورت، بچے اور غلام (یاقیدی) کے لہذا ج سکون جمع کی نماز سے کھیل یا تجارت نے رو کے رکھا اس سے اللہ تعالیٰ بھی اپنی رحمت بھری توجہ ہٹالے گا۔ اور اللہ تعالیٰ (ہر کسی سے) بے نیاز (اور) قابل تعریف ہے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۲۲)

نمازو ترا واجب ہے

۳۰۴- عنْ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْتِرْ فَلَيْسَ مِنَ.....الخ۔

حضرت بریدہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا تمازو ترق

ہے اور جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداؤ دجلہ اول صفحہ ۲۰۸، مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۳)

۳۰۵- عنْ أَبِي أَيُوبِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت ابوالیوب انصاری راوی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نمازو ترق اور (لازم)

ہے ہر مسلم پر۔ (سنن ابی داؤ دصلی ۲۰۸، مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۲)

۳۰۶- عنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ... قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... أَوْتِرُوْ قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوا۔

حضرت ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ جناب رسالت آپ ﷺ نے فرمایا کہ صبح ہونے

سے پہلے پہلے نمازو ترا دا کرو۔ (صحیح مسلم صفحہ ۲۵۸، مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۲)

۳۰۷- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوتُرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنَ -

(جامع ترمذی جلد اول صفحہ ۲۰، مشکوٰۃ صفحہ ۱۱۲، سنن ابن داؤد صفحہ ۳۰، سنن نسائی صفحہ ۲۲۶)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ جناب محبوب کبیر یا ﷺ نے فرمایا اے اہل قرآن (یعنی وہ قوم جن کی طرف قرآن بھیجا گیا مراد ساری امت ہے) نمازو تر (ضرور) ادا کرو۔

وتر کب پڑھیں

۳۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمْرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُوتِرْ قَبْلَ أَنْ آنَامَ وَكَانَ الشُّعْبِيُّ يُؤْتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلَ ثُمَّ يَنَامُ -

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم یا ﷺ نے مجھے (رات کو) سونے سے پہلے وتر پڑھنے کا حکم فرمایا اور شعیٰ اول رات میں ہی وتر پڑھ لیتے اور پھر سوتے“۔ (جامع ترمذی: ص ۶۰)

۳۰۹- رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ مِنْكُمْ أَنَّ لَا يَسْتَيْقَظَ مِنْ أَخِرِ اللَّيْلِ فَلَيُؤْتِرْ مِنْ أَوْلِهِ وَمَنْ طَمَعَ مِنْكُمْ أَنْ يَقُومَ مِنْ أَخِرِ اللَّيْلِ فَلَيُؤْتِرْ مِنْ أَخِرِ اللَّيْلِ فَإِنْ قَرَأَتِ الْقُرْآنَ فِي أَخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةً وَهِيَ أَفْضَلُ -

حضور سید المرسلین یا ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص رات کے آخری حصے میں نہ اٹھ سکتا ہو تو وہ پہلے حصے میں وتر پڑھ لے اور جو رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کا ذوق رکھتا ہو وہ وتر آخری حصے میں ادا کرے، کیونکہ اخیر رات میں قرآن کریم کی تلاوت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہ (وتر اس وقت پڑھنا) ہی افضل ہے۔ اس مفہوم کی حدیث کو ابو سفیان سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

(سنن ابن ماجہ: ص ۸۳، جامع ترمذی: ص ۶۰)

۳۱۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أُوتِرُوا قَبْلَ الْفَجْرِ -

”حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ نبی کریم یا ﷺ نے فرمایا (طلوع) فجر سے پہلے پہلے وتر ادا کرو۔ (سنن نسائی: ص ۲۲۷)

تبغیہ

جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث میں منقول ہوا کہ نمازو تر عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنا یا تہجد کے ساتھ پڑھنا دونوں درست ہیں، لیکن اگر تہجد کے لئے بیدار ہونا یقینی نہ ہو تو وتر کو ہرگز موخر نہ کریں اور اگر بیدار ہونا یقینی ہو تو وتر کا تہجد کے ساتھ پڑھنا ہی افضل اور زیادہ اجر و ثواب کا باعث ہے۔

نمازو تر تین رکعت ہے

۳۱۱ - عَنْ عَلَىٰ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يُؤْتِرُ ثَلَاثَ يَقْرَأً فِيهِنَّ بِتِسْعٍ سُورٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثَ سُورٍ أَخْرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ -

حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ تاجدار دو عالم یعنی وتر تین رکعت پڑھتے اور ان تین رکعت میں نو سورتیں (قصار) مفصل سے تلاوت کرتے ہو رکعت میں تین سورتیں آخری رکعت کی آخری سورت قل ہو اللہ احمد ہوتی۔

(جامع ترمذی: صفحہ ۶۱)

۳۱۲ - عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ يَقْرَأً فِي رَكْعَتِ أُولَى مِنَ الْوِتْرِ بِسَبْعِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي رَكْعَتِ ثَانِيَةٍ قُلْ يَا إِيَّاهَا الْكَفِرُونَ وَفِي الشَّالِيَةِ بَقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ بِمُتَعَدِّدَ طُرُقٍ وَأَمَّ سَلْمَةَ وَعَائِشَةَ -

سید القراء حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور سید المرسلین یعنی وتروں کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ دوسری رکعت میں سورۃ الکفرون اور تیری میں قل ہو اللہ احمد پڑھا کرتے تھے۔ اسی مفہوم کی احادیث کئی اسناد سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مردی ہیں۔ اس کے علاوہ اس حدیث کو حضرت ام سلمہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی روایت فرمایا ہے۔ (سنن سنن نسائی ص ۲۲۸)

نمازو تر تین رکعت ہیں ایک سلام کے ساتھ

۳۱۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ چار رکعت (تجید) پڑھتے اور تم انکی خوش اسلوبی کے بارے میں نہ پوچھو اس کے پھر اسی طرح چار رکعت پڑھتے اور پھر تین رکعت (نمازو تر) پڑھتے۔

(صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۱۵۲، صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۲۵۲)

۳۱۴- عَنْ عَائِشَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتِ الْوِتْرِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ محبوب دو جہاں ﷺ دور رکعت و تر پڑھ کر سلام نہیں پھیرتے تھے (بلکہ تیسری رکعت ادا کر کے سلام پھیرتے)۔

(سنن نسائی جلد اول صفحہ ۲۲۸)

۳۱۵- عَنْ عَائِشَةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ -

ام المؤمنین حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ تین و تر کی ادائیگی کے دوران درمیان میں کوئی فصل نہیں کرتے تھے (یعنی یہ نہیں کہ دور رکعت پڑھ کر سلام پھیرا اور پھر الگ سے ایک رکعت پڑھ کر تین و تر پورے کر لئے، ایسا نہیں تھا)۔

(مسند امام احمد جلد ششم صفحہ ۱۵۶)

دعاۓ قنوت رکوع سے پہلے پڑھے یا بعد میں

۳۱۶- عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتُرُ فِي قُنُوتٍ قَبْلَ الرَّكْوْعِ -
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ محبوب کریم ﷺ و تر ادا فرماتے تو (تیسری رکعت میں) رکوع میں جانے سے پہلے دعاۓ قنوت پڑھتے۔

(سنن ابن ماجہ ص ۸۳، سنن ابی داؤد ص ۲۰۹)

دعاۓ قنوت

حضرت ابو عبد الرحمن کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود نے ہمیں دعاۓ قنوت پڑھنے کیلئے یہ الفاظ سکھائے:

اللَّهُمَّ إِنَا نَسْتَعِينُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُشْتَرِكُ
عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلُعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ
اللَّهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِلَيْكَ نُصَلِّي وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعَى وَنَحْفَدُ
وَنَرْجُوا رَحْمَتَكَ وَنَخْشَى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ.

(مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۳۰، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)

(مصنف ابن ابی شیبہ صفحہ ۲۲، مطبوعہ ادارۃ القرآن کراچی)

(مصنف ابن عبدالرزاق صفحہ ۱۱۲، بیروت لبنان)

وترول کی قضاۓ ہے

۷-۳۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمْ عَنْ أَبِيهِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ
فَلَيُصَلِّ إِذَا أَضَبَحَ -

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے راوی ہیں کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا جو سویار ہا اور وترہ گئے تو صبح کو وتر پڑھے۔

(جامع ترمذی: ص ۶۱، سنن ابن ماجہ: ص ۸۳)

شرط

۱۔ جو شخص عشاء کی نماز پڑھ کر یہ ارادہ کر کے سو گیا کہ وہ تہجد کے ساتھ وتر ادا کر لے گا لیکن اتفاقاً وہ جاگ نہ سکا تو ایسی صورت میں وہ نماز وتر قضاۓ شدہ صبح کو یا کسی اور وقت ادا کرے، لیکن خواہ مخواہ کی تاخیر درست نہیں۔

۲۔ اس حدیث مبارک سے یہ بھی معلوم ہوا کہ فرائض کی طرح وتروں کی بھی قضاۓ ہے۔ پہلے ایک حدیث پاک گزری ہے کہ یہ وتر فرض نماز کی طرح فرض نہیں جب کہ یہ ہم سب کو معلوم ہے کہ سنتوں کی قضاۓ نہیں ہوتی، لہذا نتیجہ یہ نکلا کہ وتر واجب ہیں اور فوت ہو

جانے پر ان کی قضا ہوتی ہے۔

نماز تراویح

۳۱۸- عَنْ أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ قِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَةً -

حضرت ابی بیان فرتے ہیں کہ سرور دو جہاں شفیع عاصیاں ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان شریف کے روزے فرض کئے ہیں اور میں رمضان شریف کے قیام (تراویح کو) تمہارے لئے سنت قرار دیتا ہوں۔ (سنن نسائی صفحہ ۳۰۸)

۳۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ -

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا جس نے ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کیلئے رمضان المبارک میں قیام کیا (یعنی تراویح ادا کی) تو اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

(مسلم جلد اول صفحہ ۲۵۹، بخاری جلد اول صفحہ ۲۶۹، مشکوٰۃ صفحہ ۱۷۳)

۳۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْغَبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانِ -

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول مقبول ﷺ لوگوں کو رمضان المبارک میں تراویح پڑھنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ (سنن نسائی جلد اول صفحہ ۳۰۷، ابو داؤد صفحہ ۲۰۱)

نماز تراویح عہد نبوی ﷺ میں

۳۲۱- عَنْ جَبِيرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي ذِرٍّ قَالَ صَمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى بَقَى سَبْعُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ نَقْلَتْنَا قِيَامُ هَذِهِ اللَّيْلِ قَالَ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفُ

خُسْبَ لَهُ قِيَامٌ لَيْلَةً قَالَ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ
جَمَعَ أَهْلَ وَنِسَاءَهُ وَالنَّاسَ فَقَامَ بِنَا حَتَّىٰ خَشِينَا أَنْ يَفْوَتَنَا الْفَلَاحُ قَالَ
فُلْتُ مَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ -

جبیر بن نفیر حضرت ابوذر رغفاریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
ہم نے رمضان المبارک کا روزہ رکھا، پورے مہینہ آپؐ نے ہمیں رات میں نمازوں میں
پڑھائی یہاں تک کہ سات دن باقی رہ گئے تو (تیسیوں رات میں) آپؐ نے نماز
پڑھائی یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی جب چھ دن رہ گئے تو نمازوں میں پڑھائی (یعنی
چوبیسیوں رات) پھر جب پانچ دن رہ گئے تو نماز پڑھائی (یعنی پچھیسوں رات)
یہاں تک کہ آدمی رات گزر گئی میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اللہ ﷺ!
کاش ان راتوں کا قیام آپؐ ہمارے لئے (فرائض واجبات کے علاوہ) مزید
متعین فرمادیتے۔ آپؐ نے فرمایا جب کوئی شخص امام کے ساتھ نماز عشاء پڑھے پھر
اپنے گھر واپس جائے تو پوری نماز پڑھنے والا شمار کیا جائے گا۔ ابوذرؓ کہتے ہیں کہ
جب چار دن رہ گئے تو آپؐ نے ہمیں نمازوں میں پڑھائی (یعنی چھبیسوں رات
میں) جب تین دن باقی رہ گئے تو آپؐ نے اپنے گھر والوں، عورتوں اور لوگوں کو جمع
کیا ورنماز پڑھائی (یعنی ستائیسوں رات میں) اور ایسی طویل نماز تھی کہ ہمیں
خوف ہوا کہ ہم سے فلاخ فوت ہو جائیگی۔ جبیر بن نفیرؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض
کیا کہ فلاخ کا کیا مطلب ہے، فرمایا ”سحری“، پھر بقیہ ایام میں حضور ﷺ نے نماز
نہیں پڑھائی۔

(سنن ابی داؤد صفحہ ۲۰۲، جامع ترمذی صفحہ ۱۹۹، سنن ابن ماجہ صفحہ ۹۵، سنن نسائی صفحہ ۲۳۸)

مزید تفصیل

۳۲۲-عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ..... ثُمَّ فَقَدُ وَأَصَوْتَهُ لَيْلَةً وَظَنُوا إِنَّهُ قَدْ نَامَ فَجَعَلَ
بَعْضُهُمْ يَتَخَخُّ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتَ مِنْ
صَنِيعِكُمْ حَتَّىٰ خَشِيتُ أَنْ يَكْتَبَ عَلَيْكُمْ وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا
قُمْتُ بِهِ -

پھر ایک رات صحابہؓ کرام نے محبوب کریم ﷺ کی آواز محسوس نہ کی سمجھے کہ شاید آپؐ

آرام فرمادی گئے ہیں کچھ نے کھکارنا شروع کیا تاکہ آپ (نماز تراویح کی امامت کیلئے) باہر تشریف لے آئیں۔ جب آپ (نماز فجر کے وقت) باہر تشریف لائے تو فرمایا مجھے تمہارے (مسجد) آنے کا حال معلوم تھا (مگر میں اس لئے نہیں آیا کہ) مبادا کہیں تم پر یہ نماز (تراویح) فرض نہ ہو جائے اور اگر فرض ہو گئی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اسے ادا نہ کر سکو۔ (نسائی صفحہ ۲۳۷، بخاری جلد دوم صفحہ ۱۰۸۲، مشکوہ صفحہ ۱۱۲)

۳۲۳-عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُصَلِّونَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ بِاللَّيْلِ أَوْ زَاعِمًا يَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الشَّيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ فَيَكُونُ مَعَهُ النَّفَرُ الْخَمْسَةُ أَوِ السِّتَّةُ وَأَقْلُ مِنْ ذَالِكَ وَأَكْثَرُ يُصَلِّونَ بِصَلَاوَتِهِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدارِ ملک اتنی ﷺ کی مسجد میں لوگ رمضان المبارک میں متفرق طور پر نماز ادا کرتے تھے (یوں کہ) ایک آدمی کو قرآن کریم کا کچھ حصہ یاد ہوتا تو پانچ چھٹا آدمی یا کم و بیش اس کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔
(سنابودلہ صفحہ ۲۰۲)

۳۲۴-عَنْ أَبْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي فِي رَمَضَانَ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً۔

حضرت عبد اللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ سرور ہر دوسرے رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعت تراویح ادا فرماتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۷)

۳۲۵-عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا نَاسٌ فِي رَمَضَانَ يُصَلِّونَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا هُوَ لِأَفَقِيلٌ هُوَ لِأَنَّ نَاسًا لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَأَبِي بْنِ كَعْبٍ يُصَلِّي وَهُمْ يُصَلِّونَ بِصَلَاوَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابُوا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ (رمضان المبارک میں) سرکار دو عالم ﷺ مسجد میں آئے تو دیکھا کہ لوگ مسجد کے ایک گوشے میں نماز ہڑھر ہے ہیں آپ نے پوچھا یہ لوگ کیا کر رہے ہیں بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو خود حافظ نہیں ہیں اور ابی بن کعب

کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں آپ نے فرمایا ان لوگوں نے اچھا کیا اور درست کیا۔

(سنن ابو داؤد صفحہ ۲۰)

نماز تراویح میں رکعت ہے

۳۲۶- عَنْ سَائِبِ بْنِ يَزِيدٍ..... قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَابِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِينَ رَكْعَةً۔

سائب بن یزید بتاتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں صحابہ کرام رمضان المبارک میں میں (۲۰) رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔

(سنن کبریٰ للبیہقی جلد دوم صفحہ ۳۹۲)

۳۲۷- عَنْ يَزِيدِ بْنِ رُومَانَ..... كَانَ النَّاسُ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَابِ فِي
رَمَضَانَ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ رَكْعَةً۔

یزید بن رومان راوی ہیں کہ لوگ سیدنا عمر فاروقؓ کے دور میں میں (۲۰) رکعت تراویح اور تین رکعت نمازو تراویح کیا کرتے تھے۔

(بیہقی جلد دوم صفحہ ۳۹۶، موطا امام مالک صفحہ ۹۸)

۳۲۸- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَابِ أَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِهِمْ
عِشْرِينَ رَكْعَةً۔

یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروقؓ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو میں (۲۰) رکعت تراویح پڑھائے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۲۹- عَنْ أَبِي بْنِ كَعْبٍ..... إِنَّ عُمَرَ أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ
فَصَلَّى بِهِمْ عِشْرِينَ رَكْعَةً۔

حضرت ابی بن کعبؓ سے مردی ہے کہ حضرت عمر نے انہیں رمضان شریف کی راتوں میں لوگوں کو میں (۲۰) رکعت تراویح پڑھانے کا حکم دیا۔

(کنز العمال جلد آٹھ صفحہ ۳۰۹)

۳۳۰- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ..... كَانَ أَبِي بْنِ كَعْبٍ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ فِي

رمضان بالمدینۃ عشرین رکعۃ ویوتو بشلات۔

عبدالعزیز بن رفع کا کہنا ہے کہ ابی بن کعب رمضان المبارک میں لوگوں کو مدینہ منورہ میں بیس (۲۰) رکعت نماز تراویح اور تین رکعت وتر پڑھایا کرتے تھے۔

(ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۱ - عن عطاء بن رباح قال أذر كث الناس وهم يصلون ثلاثة عشرین رکعۃ بالووتر۔

حضرت عطاء بن رباح کہتے ہیں کہ ”میں نے صحابہ کرام اور تابعین کو وتر سمیت تینیں (۲۳) رکعت پڑھتا پایا۔ (ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۲ - عن عبد الرحمن سلمی عن علي دعا القراء فامر منهم رجلا يصلی بالناس عشرین رکعۃ۔

عبد الرحمن سلمی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے قراء کرام کو بلا کران میں سے کسی ایک کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت نماز تراویح پڑھائے۔

(بیہقی جلد دوم صفحہ ۳۹۶، ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۳ - عن نافع بن عمر كان ابن ملیکة يصلی بنا في رمضان عشرین رکعۃ۔

نافع بن عمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن ملکیہ رمضان المبارک میں ہمیں بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھاتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۴ - عن سعید بن عبید إن علي بن ربیعة كان يصلی بهم في رمضان خمس ترویحات ویوتو بشلات۔

سعید بن عبید کہتے ہیں کہ علی بن ربیعہ ہمیں رمضان المبارک میں پانچ ترویح (ایک ترویجہ چار رکعت کو کہتے ہیں یوں پانچ ترویح کی بیس رکعت ہوئی) پڑھاتے اور تین رکعت وتر۔ (ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۵ - عن شتیر بن شکل آنہ کان یومہم فی شهر رمضان بعشرين

رَكْعَةٌ وَيُؤْتِرُ بِثَلَاثٍ۔

حضرت شیر بن شکل لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعت تراویح اور تین رکعت و تر پڑھاتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

۳۳۶-عَنِ الْحَارِثِ إِنَّهُ كَانَ يَوْمُ النَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِعَشْرِينَ رَكْعَةً -

جناب حارث لوگوں کو رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعت تراویح پڑھایا کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ جلد دوم صفحہ ۳۹۳)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مأخذ و مراجع

- ۱ قرآن کریم
- ۲ صحیح بخاری
- ۳ صحیح مسلم
- ۴ جامع ترمذی
- ۵ سنن ابو داؤد
- ۶ سنن نسائی
- ۷ سنن ابن ماجہ
- ۸ اسرار الاحکام
- ۹ حجۃ اللہ البالغہ
- ۱۰ شرح صحیح مسلم
- ۱۱ مصنف ابن ابی شیبہ
- ۱۲ مصنف عبد الرزاق
- ۱۳ منداد امام احمد بن حنبل
- ۱۴ المنجد
- ۱۵ منداد الفردوس
- ۱۶ معجم الکبیر
- ۱۷ مشکوٰۃ المصانع
- ضیاء القرآن بلیکلیشنز، لاہور
- امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری (متوفی ۲۵۶ھ) قدیمی کتب خانہ، کراچی
- امام ابو الحسین مسلم بن جمیع الشیری (متوفی ۲۶۱ھ) قدیمی کتب خانہ، کراچی
- امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (متوفی ۲۷۹ھ) فاروقی کتب خانہ، ملتان
- امام ابو داؤد سلیمان بن ابی حیث (متوفی ۲۸۵ھ) مکتبہ امدادیہ، ملتان
- امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی (متوفی ۳۰۳ھ) قدیمی کتب خانہ، کراچی
- امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ (متوفی ۲۷۳ھ) قدیمی کتب خانہ، کراچی
- حکیم الامت مفتی احمد یارخان صاحب نعیمی مکتبہ اسلامیہ، اردو بازار، لاہور
- شیخ احمد بن عبد الرحیم المعروف بے شاہ ولی اللہ
- محمد شاہ ولی اللہ عاصمی (متوفی ۲۷۱ھ) قدیمی کتب خانہ، کراچی
- فخر الحکمة شیخ خامسہ غلام رسول صاحب سعیدی فرید بک شال، اردو بازار،
- اطال اللہ عمرۃ لاہور
- اماں ابوکبر عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ (متوفی ۲۳۵ھ) ادارۃ القرآن، کراچی
- اماں عبد الرزاق بن ہمام صنعاۃ (متوفی ۲۶۱ھ) مکتب اسلامی، بیروت
- اماں احمد بن حنبل (متوفی ۲۳۱ھ) مؤسسة الزمالہ، بیروت
- لوئیس معلوف الیسوعی الغاثویکہ، بیروت
- حافظ شیرودیہ بن شہردار الدیلمی (متوفی ۵۰۹ھ) دارالکتاب العربي، بیروت
- حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد ایوب الطبرانی (متوفی ۳۶۰ھ) مطبوعۃ العراق
- شیخ ولی اللہ بن تبریزی (متوفی ۳۲۷ھ) مکتبہ امدادیہ، ملتان

خواتین کے مسائل پر بہترین کتاب

خواتین کے مسائل

مؤلفہ

محترمہ شازیہ قادری صاحبہ

باہتمام

حافظ محمد جمیل قادری

جن میں خواتین کے دیگر جدید مسائل کو شامل کیا گیا ہے۔
اس کتاب کا پڑھنا ہر خاتون کیلئے ضروری ہے اور تخفہ کے
طور پر شادی یا دیگر موقع پر دینے کیلئے بہترین کتاب ہے۔

ناشر

مکتبہ غوثیہ ہول سیل، پرانی سبزی منڈی کراچی نمبر ۵

Ph: 4926110, 4910580, 0300-2196801

ایک نظر ادھر بھی

☆--- دینی اداروں کا معاشرتی کردار:-

اسلامی معاشرے میں دینی اداروں کے موثر کردار سے انکار نہیں کیا جا سکتا کیونکہ یہی ادارے اسلام کے قلعے، اسلام کی بقا کے ضامن، اسلام اور بانی اسلام کے سچے پیامی اور عزت و ناموس الہیت و رسالت کے محافظ، عشق و محبت الہی و رسول کے گھوارے، اخلاقی اور روحانی اقدار کے ضامن اور باطل قولوں کے مذموم عزائم کے راستے میں سد سکندری ہیں، ان سے ہر طرح کا تعاون کیجئے دوستوں کو تعاون کی ترغیب دیجئے، ان سے محبت کیجئے، ان میں اپنے نوہالوں کو بھیجئے لیکن کچھ دینے سے پہلے انہیں خود آ کر دیکھئے اُنکے کام کا جائزہ لیجئے مطمئن ہونے کے بعد دیجئے تاکہ آپکے عطیات ضائع نہ ہوں۔

بلا مبالغہ طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ملک خداداد پاکستان میں جو تھوڑا بہت بلکہ الحمد للہ دوسرے ممالک سے بہت زیادہ جو اسلام کی محبت اور اس پر انفرادی و اجتماعی عمل پایا جاتا ہے وجہ بھی یہی مدارسِ اسلامیہ ہیں جن کو حکومتوں کی سر توڑ مخالفتوں کے باوجود محض چند صاحب خیر حضرات کے تعاون سے چلایا جا رہا ہے۔ اگر اللہ نہ کرے ملک پاکستان سے ان مدارس کا خاتمه کر دیا جائے جیسا کہ ترکی وغیرہ سے کر دیا گیا ہے تو مغربی تہذیب تمدن کے سامنے کوئی رکاوٹ نہیں رہے گی اگر ہمیں یہاں اسلام کو بچانا ہے تو اپنے اندر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم دین پر مر منے کا جذبہ پیدا کرنا ہوگا اور اسکے لئے اپنے عزیز ترین مال کی مسلسل قربانی دینی ہوگی ان مدارسِ اسلامیہ کی سر پرستی کرنی ہوگی اور اُنکے قدم مضبوط کرنا ہو نگے انکو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالنا ہوگا تاکہ یہ سفر جلد از جلد اپنی منزل مرا د کو پہنچے اور خدا تعالیٰ اور مسلمانانِ اسلام کے سامنے سرخ رو ہو سکے۔

☆ جامعہ تجوید القرآن ٹرسٹ:-

جامعہ تجوید القرآن خالصتاً ایک دینی، علمی اور فلاحی ادارہ ہے جس کا مقصد بنیادی طور پر مدارس اہل سنت و جماعت کو ایسے قابل اور دیانتدار افراد فراہم کرنا ہے جو معاشرے کی صحیح اسلامی خطوط پر تشکیل کے لئے اپنے فرائض بجالا سکیں اور الحمد للہ جامعہ اپنے اس عظیم مقصد میں بہت حد تک کامیاب جا رہا ہے، اس کا ثبوت ایک سوچاپاں (150) سے زائدہ معلمین اور معلمات ہیں جو مختلف چھوٹے بڑے مدارس، مساجد کے اندر شعبہ ناظرہ، شعبہ حفظ القرآن، شعبہ تجوید و قراؤۃ اور شعبہ درس نظامی کی تدریس کر کے اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ جو جامعہ سے فراغت

پاچکے ہیں ان طلاء و طالبات کی مختلف شعبوں میں تعداد انداز ایسے ہے (۱) ناظرہ 1500، (۲) شعبہ حفظ - 200 شعبہ تجوید و قرأت (دوسارہ کورس) 275 اور شعبہ درس نظامی تقریباً 20۔

☆ جامعہ کی عمارت:-

سن 1988ء میں پہلی عمارت سے متصل ایک نئی عمارت کی بنیاد رکھی گئی اور ساتھ ہی یہ منصوبہ بنایا گیا کہ جامعہ کے شعبہ جات میں بھی اضافہ کیا جائے چنانچہ ناظرہ قرآن کریم، شعبہ طلاء اور ناظرہ قرآن کریم برائے طالبات کے ساتھ ساتھ شعبہ حفظ برائے طلاء، شروع کیا گیا اور ساتھ ہی ساتھ نئی عمارت اپنی تکمیل کے مراحل طے کرنے لگی اور پھر مختلف صاحبانِ خیر کے توسط سے یہ ۱۶ اوسیع کمروں پر مشتمل عمارت تقریباً ۱۰ برس کی صبر آزماجدوجہد کے بعد مکمل ہو گئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

☆ شعبہ جات:-

پندرہ بچوں پر مشتمل ناظرہ قرآن کریم کی کلاس سے، صحنِ مسجد میں شروع ہونے والا یہ ادارہ سن 1996ء تک شہر کراچی کا ایک ایسا ممتاز اور منفرد ادارہ بن گیا، جو شعبہ حفظ و ناظرہ اور تجوید و قرأت میں اساتذہ پیدا کرنے والا، ملک کا سب سے بڑا ادارہ بن چکا تھا۔ بہر کیف جامعہ میں ناظرہ قرآن کے شعبے میں شعبہ طلاء، شعبہ طالبات، حفظ القرآن کے شعبے میں شعبہ طلاء، شعبہ طالبات، تجوید و قرأت کے شعبے میں شعبہ طلاء و طالبات اور شعبہ درس نظامی برائے طالبات کے شعبے نہ صرف یہ کہ قائم ہوئے بلکہ ان شعبہ جات میں قابل تقلید مثالی کام بھی ہوا۔

☆ دینی اور درسی کتب پر کام:-

جامعہ نے تجوید و قرأت اور درس نظامی کی کتب کے ترجم اور ان پر شروحات لکھوا کر منظر عام لانے کا کام بھی اپنے منصوبے میں شامل کر رکھا ہے چند ایک کتب پر کام ہو بھی رہا ہے مثلاً۔ (۱) ضياء القراءة (۲) حاشیہ مقدمة الجزرية (۳) نماز پنجگانہ احادیث صحیحہ کی روشنی میں (۴) حاشیہ کریما سعدی (۵) قدوری شریف کی شرح۔ وغیرہ

مگر وسائل کی شدید قلت کے سبب اس شعبے کی رفتار نہایت سست ہے، کسی قدر وسائل کے مہیا ہوتے ہی پوری رفتار سے اس کام کو رو بہتر ترقی لایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور اگر کوئی صاحب ذوق اپنے بزرگوں کے ایصالِ ثواب کیلئے یا محض رضاۓ اللہ کی خاطر کوئی کتاب شائع کروانا چاہیں تو ہم سے کتاب کا مسودہ لیں اور چھپوا کر خود ہی تقسیم فرمادیں اور اگر یہ امانت ہمارے پرورد کریں تو بھی ہم اسے اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھیں گے۔ (بتعاون القائم اکیڈمی)

صاجان ذوق ومجت ادارا بکر نظر

مُرْدَةَ جَالِفَرَا

سیرت انبی ملائیکہ سلم کے موضوع پر
حضرت ضیا الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رضا شاہی کے
بھار آفریں سلم سے نکلا ہوا لازوال شاہکار
درد دوز اور تحقیق و آگہی سے معور تصنیف

ضیا الی

مکمل سیٹ سات جلدیں

ضیا القرآن پبلی کریشنز

لاہور، کراچی - پاکستان

قرآنی تعلیم کے لئے تجوید کے ضروری قواعد پر مشتمل نہایت آسان قاعدہ

تيسیر القرآن

مؤلف: فضیلۃ الشیخ مجود عصر قاری محمد اسماعیل سیالوی

خصوصیات

- ۱) مولف کے 30 سال تجربے کا خلاصہ
- ۲) 200 قراء کرام کے نقد و تبرہ کے نتیجہ میں مرتب دیا گیا ہے 25 وال ایڈیشن
- ۳) کراچی کا مقبول ترین قاعدہ
- ۴) ہر مشق کی ابتداء میں دی گئی حد ایات
- ۵) بچوں کی نفیات کے میں مطابق مرتبہ
- ۶) ملک بھر کا غیر جماعتی کیشرا اشاعت قاعدہ

الفتاویٰ الحنفیہ کلچری

بنی کی معرفہ الاراء کتاب قدوری شریف کی ایک اپھونی میں

مِصَبَّاحُ اللَّيَالِی

فِی حلِّ

مختصر القدوری

چند خصوصیات

عنقریب آرہی ہے

۱) فتحی اصطلاحات کی وضاحت

۲) ہر ہر جملہ کی جامع تشریع

۳) زبان نہایت سلیمانی

۴) مختصر اختلاف فقهاء

۵) کثیر الجہت مسائل کے نقشے

۶) ورق عمدہ، سفید

۷) خوبصورت کپوزنگ، مضبوط جلد لکش سرورق

الفتاویٰ الحنفیہ کلچری

ایک تحقیقی حاشیہ

تحفۃ الطلباء

حاشیہ

کریما سعدی

خصوصیات

۱) الفاظ کے عربی یا فارسی ہونے کا تعین

۲) ہر لفظ کے جملہ معانی

۳) مرادی معنی کی تعین

۴) صیغہ جات کی تجزیع

۵) عمدہ کتابت، خوبصورت سرورق

الفتاویٰ الحنفیہ کلچری

الفتاویٰ الحنفیہ کلچری

صاجان ذوق و محبت اور بابِ نکردن
مُشَدَّهَ جَانْفَرَا

سیرتِ انبیٰ مَنِ اعْلَمَ عَنْمَ کے موضوع پر
 حضرت ضیا الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کے
 بہار آفرین فسلہ سے نکلا ہوا لازوال شاہکار
 درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے معور تصنیف

ضیا ابی

مکمل سیست سات جلدیں
 ضیا القرآن پبلی کرشنز
 لاہور، کراچی - پاکستان

قرآنی تعلیم کے لئے تجوید کے ضروری قواعد پر مشتمل نہایت آسان قاعدہ

تيسیر القرآن

مؤلف:- فضیلۃ الشیخ محمود عصرقاری محمد اسماعیل سیالوی

خصوصیات

- ۱) مولف کے 30 سالہ تجربے کا خلاصہ
- ۲) 200 قراء کرام کے نقد و تبصرہ کے نتیجہ میں ترتیب دیا گیا ہے 25 وال ایڈیشن
- ۳) کراچی کا مقبول ترین قاعدہ
- ۴) ہر مشق کی ابتداء میں دی گئی حد ایات
- ۵) بچوں کی نفیات کے میں مطابق ترتیب
- ۶) ملک بھر کا غیر جماعتی کیشرا اشاعت قاعدہ

الفتاویٰ لکھنؤی کلچرل

فقی کی معرکہ الاراء کتاب قدوری شریف کی ایک اچھی تر مختصر القدوری
 مصباح اللیالی فی حل مختصر القدوری

چند خصوصیات

- ۱) فقی اصطلاحات کی وضاحت
- ۲) ہر ہر جملہ کی جامع تشریع
- ۳) زبان نہایت سلیمانی
- ۴) مختصر اختلاف فقہاء
- ۵) کثیر الجہت مسائل کے نقشے
- ۶) ورق عمده، سفید
- ۷) خوبصورت کپوزنگ، مضبوط جلد لکش سرورق

الفتاویٰ لکھنؤی کلچرل

ایک تحقیقی حاشیہ

تحفہ الطباء حاشیہ کریما سعدی

خصوصیات

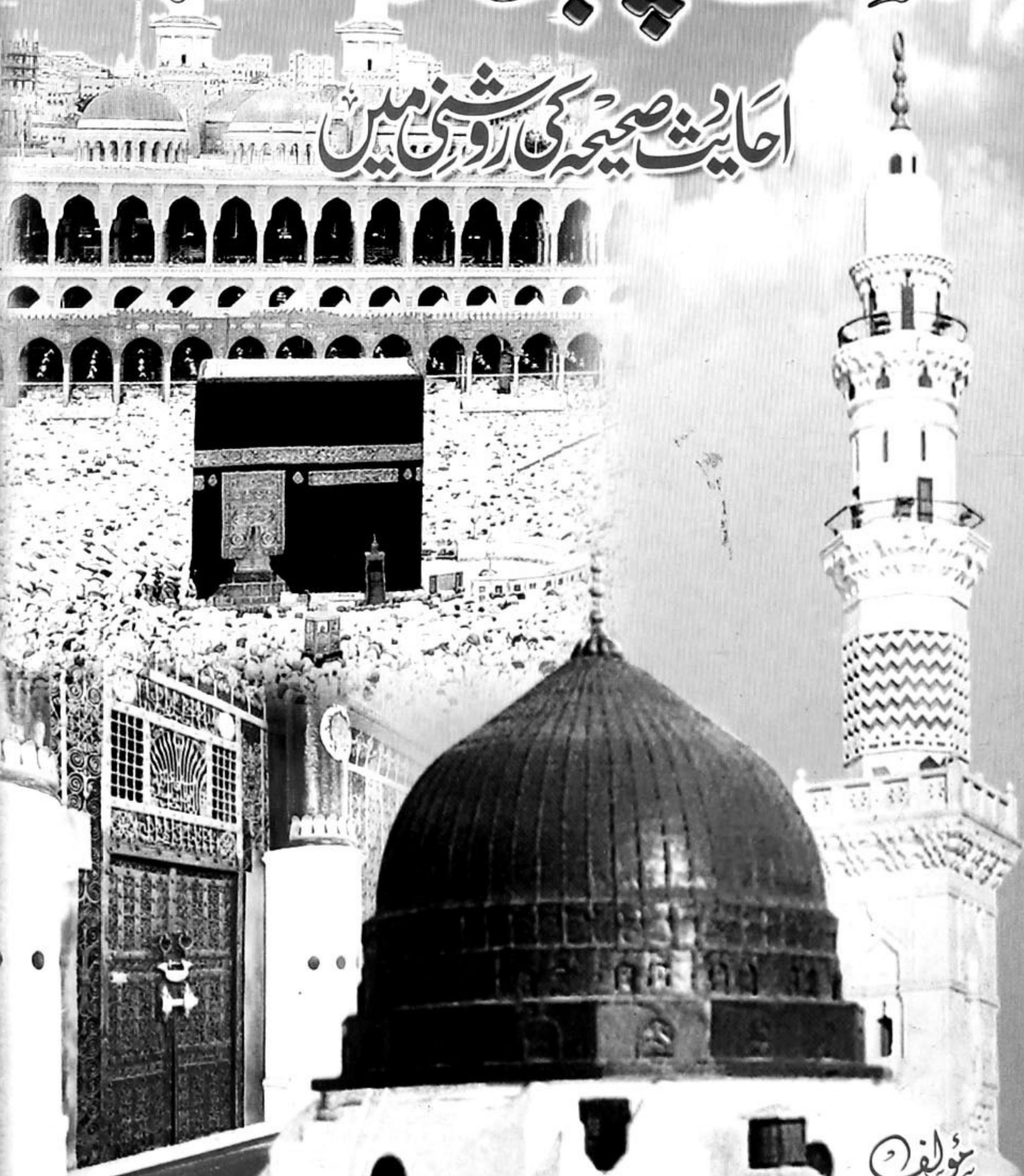
- ۱) الفاظ کے عربی یا فارسی ہونے کا تعین
- ۲) ہر لفظ کے جملہ معانی
- ۳) مرادی معنی کی تعین
- ۴) صیغہ جات کی تجزیع
- ۵) عمده کتابت، خوبصورت سرورق

الفتاویٰ لکھنؤی کلچرل

صَلَوَاتٌ عَلَى مَنْ أَنْتُمْ بِهِ مُؤْمِنٴونَ أَصْبَحْتُ

مِنْ شَفَاعَةِ أَنْجَانِي

احْيَا يَتِيمَ صَحِيحَهُ كَمَا رَأَيْتُمْ



الْفَاتِحَةُ لِكَيْدِي دُمِّي كَلْبِي

بِحَلْقَةِ حَفَضِكَلَا يَسِيرُ الْمَلِي

بِرْ وَلَفْ